Globethics Repository

Al-In'am fi fadhl al-shiyam wa al-qiyam

This page was generated automatically upon download from the Globethics Repository. More information on Globethics see https://www.globethics.net. Data and content policy of Globethics Repository see https://repository.globethics.net/pages/policy.

Item Type	Book
Authors	Al-Qodiri, Muhammad Thohir
Publisher	Manshurat Minhaj al-Quran
Rights	With permission of the license/copyright holder
Download date	2026-07-14 20:28:53
Link to Item	http://hdl.handle.net/20.500.12424/187459

اَلْإِنْعَام

فِي

فَضْلِ الصِّيَامِ وَالْقِيَام

﴿روزہ اور قیام اللّیل پر منتخب آیات و احادیث﴾

تألیف

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلی کیشنز

365- ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 35168514، 042-111-140-140

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 37237695

www.Minhaj.org-sales@Minhaj.org

جملہ حقوق بحقِ تحریکِ منہاجُ القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب : الإِنْعَام فِي فَضْلِ الصِّيَامِ وَالْقِيَام
(روزہ اور قیام اللیل کی فضیلت پر منتخب آیات واَحادیث)

تالیف : شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

معاونینِ ترجمہ و تخریج : محمد اَفضل قادری، فیض اللہ بغدادی

نظرِ ثانی : پروفیسر محمد نواز ظفر

پروف ریڈنگ : حسنین عباس

زیرِ اہتمام : فریدِ ملّتؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk

مطبع : منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور

اِشاعتِ اَوّل : ستمبر 2009ء

تعداد : 1,100

قیمت : -/140 روپے

❁ ❁ ❁

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے **تحریکِ منہاجُ القرآن** کے لیے وقف ہے۔

(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk

بسم الله الرحمن الرحيم

مَولَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَونَینِ وَالثَّقَلَینِ

وَالْفَرِیقَینِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

﴿صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحبِہٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ﴾

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش
www.MinhajBooks.com

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔ا) ۴-۱ / ۸۰ پی آئی وی، مؤرّخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل و ایم ۴ / ۹۷۰-۳-۷، مؤرّخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷ این۔ا / اے ڈی (لائبریری)، مؤرّخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومتِ آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت / اِنتظامیہ ۶۳-۸۰۶۱ / ۹۲، مؤرّخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی کتب تمام تعلیمی اداروں کی لائبریریوں کے لئے منظور شدہ ہیں۔

فہرس

الرقم	الأبواب	الصفحة
١.	فَصْلٌ فِي فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ ﴿ماہِ رمضان المبارک کی فضیلت کا بیان﴾	١١
٢.	فَصْلٌ فِي فَضْلِ الصِّيَامِ وَالْقِيَامِ ﴿روزے اور قیام کی فضیلت کا بیان﴾	٢٣
٣.	فَصْلٌ فِي فَضْلِ صَلَاةِ التَّرَاوِيْحِ وَعَدَدِ رَكَعَاتِهَا ﴿نمازِ تراویح اور اس کی تعدادِ رکعات کا بیان﴾	٤١
٤.	فَصْلٌ فِي فَضْلِ تَنَاوُلِ السَّحُوْرِ وَالْإِفْطَارِ ﴿سحری اور افطاری کی فضیلت کا بیان﴾	٦٣
٥.	فَصْلٌ فِي اجْتِنَابِ الصَّائِمِ مِنَ اللَّغْوِ وَالْمُنْكَرَاتِ ﴿حالتِ روزہ میں منکرات ولغویات سے اجتناب کا بیان﴾	٧٦

الرقم	الأبواب	الصفحة
٦.	فَصْلٌ فِي فَضْلِ الإِعْتِكَافِ ﴿ فضیلتِ اِعتکاف کا بیان ﴾	٨٢
٧.	فَصْلٌ فِي فَضْلِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ﴿لیلۃ القدر کی فضیلت کا بیان ﴾	٩٥
٨.	فَصْلٌ فِي تَحَرّي لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ ﴿رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں تلاشِ لیلۃ القدر کا بیان﴾	١٠٤
٩.	فَصْلٌ فِي فَضْلِ تِلاوَةِ الْقُرْآنِ فِي رَمَضَانَ ﴿رمضان المبارک میں تلاوت قرآن کی فضیلت کا بیان﴾	١١٦
١٠.	فَصْلٌ فِي فَضْلِ صَدَقَةِ الْفِطْرِ ﴿صدقہ فطر کی فضیلت کا بیان ﴾	١٢٦
١١.	فَصْلٌ فِي فَضْلِ لَيْلَةِ الْفِطْرِ	١٣٥

الرقم	الأبواب	الصفحة
	﴿شب عید الفطر کی فضیلت کا بیان﴾	
١٢.	فَصْلٌ فِي فَضْلِ صِيَامِ التَّطَوُّعِ	١٤٢
	﴿نفلی روزوں کی فضیلت کا بیان﴾	
	(١) فَضْلُ صِيَامِ شَعْبَانَ وَنِصْفٍ مِّنْ شَعْبَانَ	١٤٣
	﴿شعبان اور نصف شعبان کے روزوں کی فضیلت کا بیان﴾	
	(٢) فَضْلُ صِيَامِ الشَّوَّالِ	١٤٩
	﴿شوال کے روزوں کی فضیلت کا بیان﴾	
	(٣) فَضْلُ صِيَامِ الْمُحَرَّمِ وَيَوْمِ الْعَاشُوْرَاء	١٥١
	﴿ماہ محرم اور یومِ عاشوراء کے روزوں کی فضیلت کا بیان﴾	
	(٤) فَضْلُ صِيَامِ يَوْمِ عَرَفَةَ	١٥٥
	﴿یومِ عرفہ کے روزہ کی فضیلت کا بیان﴾	
	(٥) فَضْلُ صِيَامِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ	١٥٨

الرقم	الأبواب	الصفحة
	﴿پیر اور جمعرات کے روزوں کی فضیلت کا بیان﴾	
	(٦) فَضْلُ مَنْ صَامَ الْأَيَّامَ الْبِيْضَ	١٦٥
	﴿ایام بیض کے روزے رکھنے کی فضیلت کا بیان﴾	
	(٧) فَضْلُ مَنْ صَامَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ	١٦٧
	﴿ہر ماہ تین روزے رکھنے کی فضیلت کا بیان﴾	
	(٨) فَضْلُ مَنْ صَامَ يَوْمًا وَأَفْطَرَ يَوْمًا	١٧٢
	﴿صوم داؤدی (ایک دن روزہ اور ایک دن افطار) کی فضیلت کا بیان﴾	
	(٩) فَصْلٌ فِي النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ الْعِيْدَيْنِ وَأَيَّامِ التَّشْرِيْقِ	١٧٧
	﴿عیدین اور ایام تشریق کے روزوں کی ممانعت کا بیان﴾	
	(١٠) فَصْلٌ فِي كَرَاهَةِ إِفْرَادِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَيَوْمِ السَّبْتِ بِالصَّوْمِ	١٨٢
	﴿محض جمعہ یا ہفتہ کے روزہ کے مکروہ ہونے کا بیان﴾	

الرقم	الأبواب	الصفحة
	(۱۱) فَصْلٌ فِي النَّهْيِ عَنْ صِيَامِ الْوِصَالِ ﴿مسلسل نفلی روزوں کی ممانعت کا بیان﴾	۱۸۸
۞	مصادر التخريج	۱۹۵

فَصْلٌ فِي فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ

﴿ ماہِ رمضان المبارک کی فضیلت کا بیان ﴾

اَلآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ ج فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ط وَ مَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ط يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰی مَا هَدٰكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ o. (البقرة، ۲: ۱۸۵)

”رمضان کا مہینہ (وہ ہے) جس میں قرآن اُتارا گیا ہے جو لوگوں کے لیے ہدایت ہے اور (جس میں) رہنمائی کرنے والی اور (حق و باطل میں) امتیاز کرنے والی واضح نشانیاں ہیں، پس تم میں سے جو کوئی اس مہینہ کو پالے تو وہ اس کے روزے ضرور رکھے اور جو کوئی بیمار ہو یا سفر پر ہو تو دوسرے دنوں (کے روزوں) سے گنتی پوری کرے، اللہ تمہارے حق میں آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لیے دشواری نہیں چاہتا، اور اس لیے کہ تم گنتی پوری کرسکو اور اس لیے کہ اس نے تمہیں جو ہدایت فرمائی ہے اس پر اس کی بڑائی بیان کرو اور اس لیے کہ تم شکر گزار بن جاؤo۔“

اَلأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

۱. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: إِذَا دَخَلَ شَهْرُ

رَمَضَانَ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ، وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو زنجیروں سے جکڑ دیا جاتا ہے۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیے

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصوم، باب هل يقال رمضان أو شهر رمضان ومن رأى كله واسعا، ٢/٦٧٢، الرقم: ١٨٠٠، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب فضل شهر رمضان، ٢/٧٥٨، الرقم: ١٠٧٩، والنسائي في السنن، كتاب الصيام، باب فضل شهر رمضان، ٤/١٢٦، الرقم: ٢٠٩٧۔

٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب فضل شهر رمضان، ٢: ٧٥٨، الرقم: ١٠٧٩، والنسائي في السنن، كتاب الصيام، باب فضل شهر رمضان، ٤/١٢٧، الرقم: ٢١٠٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٥٧، الرقم: ٨٦٦٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٢٠٢، الرقم: ٧٦٩٥۔

جاتے ہیں اور شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ، صُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ، وَمَرَدَةُ الْجِنِّ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ، فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ، وَفُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ، وَيُنَادِي مُنَادٍ: يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ، أَقْبِلْ، وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ، أَقْصِرْ، وَ لِلّٰهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ، وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب ماہ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے شیطانوں اور سرکش جنوں کو بیڑیاں پہنا دی جاتی ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور ان میں سے کوئی دروازہ کھولا نہیں جاتا، اور جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں پس ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا۔ ایک ندا دینے والا پکارتا ہے: اے طالب خیر! آگے آ، اے شر کے متلاشی! رک جا، اور اللہ تعالیٰ کئی لوگوں کو جہنم سے آزاد کر دیتا ہے۔ ماہ رمضان کی ہر رات یونہی ہوتا رہتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: أَتَاكُمْ رَمَضَانُ

٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في فضل شهر رمضان، ٣/٦٦، الرقم: ٦٨٢، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب ما جاء في فضل شهر رمضان، ١/٥٢٦، الرقم: ١٦٤٢، وابن حبان في الصحيح، ٨/٢٢١، الرقم: ٣٤٣٥۔

٤: أخرجه النسائي في السنن، كتاب الصيام، باب ذكر الاختلاف على ـــ

شَهْرٌ مُبَارَكٌ فَرَضَ اللهُ ﷻ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ تُفْتَحُ فِيْهِ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَتُغْلَقُ فِيْهِ أَبْوَابُ الْجَحِيْمِ وَتُغَلُّ فِيْهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِيْنِ لِلّٰهِ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس ماہ رمضان آیا۔ یہ مبارک مہینہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تم پر اس کے روزے فرض کیے ہیں۔ اس میں آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور بڑے شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ اس (مہینہ) میں اللہ تعالیٰ کی ایک ایسی رات (بھی) ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے جو اس کے ثواب سے محروم ہوگیا سو وہ محروم ہوگیا۔''

اِس حدیث کو امام نسائی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: هَذَا رَمَضَانُ قَدْ جَاءَ تُفْتَحُ فِيْهِ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَتُغْلَقُ أَبْوَابُ النَّارِ وَتُغَلُّ فِيْهِ الشَّيَاطِيْنُ. بُعْدًا لِمَنْ أَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ إِذَا لَمْ يُغْفَرْ لَهُ فِيْهِ فَمَتَى؟

--------- معمر فيه، ٤/١٤٢، الرقم: ٢١٠٦، وفي السنن الكبرى، ٢/٦٦، الرقم: ٢٤١٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/٢٧٠، الرقم: ٨٨٦٧، ، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٦٠، الرقم: ١٤٩٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/١٤٣۔

٥: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢/٢٧٠، الرقم: ٨٨٧١، والطبراني في المعجم الأوسط، ٧/٣٢٣، الرقم: ٧٦٢٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٦٠، الرقم: ١٤٩٢۔

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اُنہوں نے بیان کیا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: رمضان المبارک کا مقدس مہینہ آ گیا ہے۔ اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اس میں شیاطین کو (زنجیروں میں) جکڑ دیا جاتا ہے۔ وہ شخص بڑا ہی بد نصیب ہے جس نے رمضان کا مہینہ پایا لیکن اس کی بخشش نہ ہوئی۔ اگر اس کی اس (مغفرت کے) مہینہ میں بھی بخشش نہ ہوئی تو (پھر) کب ہوگی؟‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم كَانَ يَقُوْلُ: اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ مَا بَيْنَهُنَّ إِذَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پانچ

٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب الصلوات الخمس والجمعة إلى الجمعة ورمضان إلى رمضان مكفرات لما بينهن ما اجتنبت الكبائر، ١/٢٠٩، الرقم: ٢٣٣، والترمذي في السنن، أبواب الصلاة، باب ما جاء في فضل الصلوات الخمس، ١/٤١٨، الرقم: ٢١٤، وابن ماجه عن أبي أيوب الأنصاري في السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب تحت كل شعرة جنابة، ١/١٩٦، الرقم: ٥٩٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٥٩، ٤١٤، ٤٨٤، الرقم: ٨٧٠٠، ٩٣٤٥، ١٠٢٩٠، وأبو يعلى في المسند، ١١/٣٧١، الرقم: ٦٤٨٦، وابن حبان في الصحيح، ٥/٢٤، الرقم: ١٧٣٣۔

نمازیں اور ایک جمعہ سے لے کر دوسرا جمعہ پڑھنا اور ایک رمضان سے دوسرے رمضان کے روزے رکھنا، ان کے درمیان واقع ہونے والے گناہوں کے لیے کفارہ بن جاتے ہیں، جب تک کہ انسان گناہ کبیرہ نہ کرے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ: أَظَلَّكُمْ شَهْرُكُمْ هَذَا بِمَحْلُوْفِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مَا مَرَّ بِالْمُسْلِمِيْنَ شَهْرٌ خَيْرٌ لَهُمْ مِنْهُ وَلَا مَرَّ بِالْمُنَافِقِيْنَ شَهْرٌ شَرٌّ لَهُمْ مِنْهُ بِمَحْلُوْفِ رَسُوْلِ اللهِ لَيَكْتُبُ أَجْرَهُ وَنَوَافِلَهُ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهُ وَيَكْتُبُ إِصْرَهُ وَشَقَاءَهُ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهُ وَذَلِكَ أَنَّ الْمُؤْمِنَ يُعِدُّ فِيْهِ الْقُوَّةَ مِنَ النَّفَقَةِ لِلْعِبَادَةِ وَيُعِدُّ فِيْهِ الْمُنَافِقُ اتِّبَاعَ غَفَلَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاتِّبَاعَ عَوْرَاتِهِمْ. رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَأَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حلفاً فرمایا: تم پر ایسا مہینہ سایہ فگن ہوگیا ہے کہ مسلمانوں پر اِس سے بہتر مہینہ اور منافقین پر اس سے بڑھ کر برا مہینہ کبھی نہیں آیا۔ پھر دوبارہ رسول اللہ ﷺ نے حلفاً ارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ اس مہینے کا ثواب اور اس کی نفلی عبادت اس کے آنے سے پہلے لکھ دیتا ہے اور اس کی بدبختی اور گناہ بھی اس کے آنے سے پہلے لکھ دیتا ہے، کیونکہ مومن اس میں انفاق کے ذریعے قوت حاصل کر کے عبادت کرنے کو تیاری کرتا ہے اور منافق مومنوں کی غفلتوں اور ان کے عیب

٧: أخرجه ابن خزيمة في الصحيح، ٣/١٨٨، الرقم: ١٨٨٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٧٤، الرقم: ٨٨٥٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٣٠٤، الرقم: ٣٦٠٧، والطبراني في المعجم الأوسط، ٩/٢١، الرقم: ٩٠٠٨، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٥٨، الرقم: ١٤٨٥۔

تلاش کرنے کی تیاری کرتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن خزیمہ، احمد اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۸. عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: احْضُرُوا الْمِنبَرَ فَحَضَرْنَا. فَلَمَّا ارْتَقَى دَرَجَةً قَالَ: آمِيْنَ فَلَمَّا ارْتَقَى الدَّرْجَةَ الثَّانِيَةَ، قَالَ: آمِيْنَ فَلَمَّا ارْتَقَى الدَّرْجَةَ الثَّالِثَةَ قَالَ: آمِيْنَ فَلَمَّا نَزَلَ، قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، سَمِعْنَا مِنْكَ الْيَوْمَ شَيْئًا مَا كُنَّا نَسْمَعُهُ، قَالَ: إِنَّ جِبْرِيْلَ عَرَضَ لِي فَقَالَ: بُعْدًا لِمَنْ أَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ قُلْتُ آمِيْنَ. فَلَمَّا رَقِيْتُ الثَّانِيَّةَ قَالَ: بُعْدًا لِمَنْ ذُكِرْتَ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ، قُلْتُ: آمِيْنَ، فَلَمَّا رَقِيْتُ الثَّالِثَةَ، قَالَ: بُعْدًا لِمَنْ أَدْرَكَ أَبَوَاهُ الْكِبَرَ عِنْدَهُ أَوْ أَحَدُهُمَا فَلَمْ يُدْخِلاهُ الْجَنَّةَ. قُلْتُ: آمِيْنَ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

۸: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٤/١٧٠، الرقم: ٧٢٥٦، وابن حبان في الصحيح، ٢/١٤٠، الرقم: ٤٠٩، وابن خزيمة في الصحيح، ٣/١٩٢، الرقم: ١٨٨٨، والبيهقى في السنن الكبرى، ٤/٣٠٤، الرقم: ٨٢٨٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/٢٧٠، الرقم: ٨٨٧١، والطبراني في المعجم الأوسط، ٩/١٧، الرقم: ٨٩٩٤، والمعجم الكبير، ١٩/١٤٤، الرقم: ٣١٥، وأبو يعلى في المسند، ١٠/٣٠٨، الرقم: ٥٩٢٢، والبزار في المسند، ٤/٢٤١، الرقم: ١٤٠٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣٣٠، الرقم: ٢٥٩١۔

’’حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: منبر کے پاس آ جاؤ، ہم آ گئے۔ جب ایک درجہ چڑھے تو فرمایا: ’’آمین‘‘ جب دوسرا چڑھے تو فرمایا: ’’آمین‘‘ اور جب تیسرا چڑھے تو فرمایا: ’’آمین‘‘۔ جب اترے تو ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نے آج آپ سے ایک ایسی چیز سنی ہے جو پہلے نہیں سنا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا جسے رمضان ملا لیکن اسے بخشا نہ گیا وہ بدقسمت ہوگیا۔ میں نے کہا: آمین۔ جب میں دوسرے درجے پر چڑھا تو انہوں نے کہا: جس کے سامنے آپ کا نام لیا گیا اور اس نے درود نہ بھیجا وہ بھی بدقسمت ہو گیا۔ میں نے کہا: آمین جب میں تیسرے درجے پر چڑھا تو انہوں نے کہا: جس شخص کی زندگی میں اس کے ماں باپ دونوں یا ان میں سے ایک بوڑھا ہوگیا اور انہوں نے اسے (خدمت و اِطاعت کے باعث) جنت میں داخل نہ کیا، وہ بھی بدقسمت ہوگیا۔ میں نے کہا: آمین۔‘‘

اسے امام حاکم، ابن حبان، ابن خزیمہ، بیہقی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۹. عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ الْغِفَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذَاتَ يَوْمٍ وَأَهَلَّ رَمَضَانُ فَقَالَ: لَوْ يَعْلَمُ الْعِبَادُ مَا رَمَضَانُ لَتَمَنَّتْ أُمَّتِي أَنْ يَكُوْنَ السَّنَةَ كُلَّهَا. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

’’حضرت ابو مسعود غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رمضان کا مہینہ شروع ہو چکا تھا کہ ایک دن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اگر لوگوں کو رمضان کی رحمتوں اور برکتوں کا پتہ ہوتا تو وہ خواہش کرتے کہ پورا سال رمضان ہی ہو۔‘‘

۹: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ۳/۳۱۳، الرقم: ۳٦۳٤، وابن خزيمة في الصحيح، ۳/۱۹۰، الرقم: ۱۸۸٦، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲/٦۲، الرقم: ۱٤۹٥۔

اِس حدیث کو امام بیہقی اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

١٠. عَنْ سَلْمَانَ ﷺ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي آخِرِ يَومٍ مِنْ شَعْبَانَ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، قَدْ أَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيْمٌ شَهْرٌ مُبَارَكٌ شَهْرٌ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ جعَلَ اللهُ صِيَامَهُ فَرِيْضَةً وَقِيَامَ لَيْلِهِ تَطَوُّعًا. مَنْ تَقَرَّبَ فِيْهِ بِخَصْلَةٍ مِنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ أَدَّى فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وَمَنْ أَدَّى فِيْهِ فَرِيْضَةً كَانَ كَمَنْ أَدَّى سَبْعِيْنَ فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ. وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ، وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ وَشَهْرٌ يَزْدَادُ فِيْهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ. مَنْ فَطَّرَ فِيْهِ صَائِمًا كَانَ مَغْفِرَةً لِذُنُوْبِهِ وَعِتْقَ رَقَبَتِهِ مِنَ النَّارِ وَكَانَ لَهُ مِثْلَ أَجْرِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَجْرِهِ شَيْءٌ قَالُوْا: لَيْسَ كُلُّنَا نَجِدُ مَا يُفَطِّرُ الصَّائِمَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يُعْطِي اللهُ هَذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلَى تَمْرَةٍ أَوْ شَرْبَةِ مَاءٍ أَوْ مَذْقَةِ لَبَنٍ وَهُوَ شَهْرٌ أَوَّلُهُ رَحْمَةٌ وَ أَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ وَآخِرُهُ عِتْقٌ مِنَ النَّارِ. مَنْ خَفَّفَ عَنْ مَمْلُوْكِهِ غَفَرَ اللهُ لَهُ وَأَعْتَقَهُ مِنَ النَّارِ وَاسْتَكْثِرُوْا فِيْهِ مِنْ أَرْبَعِ خِصَالٍ خَصْلَتَيْنِ تُرْضُوْنَ بِهِمَا رَبَّكُمْ وَخَصْلَتَيْنِ لَا غِنَى بِكُمْ عَنْهُمَا. فَأَمَّا الْخَصْلَتَانِ اللَّتَانِ تُرْضُوْنَ بِهِمَا رَبَّكُمْ فَشَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَتَسْتَغْفِرُوْنَهُ وَأَمَّا اللَّتَانِ لَا غِنَى

١٠: أخرجه ابن خزيمه في الصحيح، ٣/١٩١، الرقم: ١٨٨٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٣٠٥، الرقم: ٣٦٠٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٥٨، الرقم: ١٤٨٣، والحارث في المسند، ١/٤١٢، الرقم: ٣١٢۔

بِكُمْ عَنْهُمَا فَتَسْأَلُوْنَ اللهَ الْجَنَّةَ. وَتَعُوْذُوْنَ بِهِ مِنَ النَّارِ وَمَنْ أَشْبَعَ فِيْهِ صَائِماً سَقَاهُ اللهُ مِنْ حَوْضِي شَرْبَةً لَا يَظْمَأُ حَتَّى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ.

رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شعبان کے آخری دن ہمیں خطاب کیا اور فرمایا: اے لوگو! تم پر ایک عظیم الشان اور بابرکت مہینہ سایہ فگن ہو گیا ہے۔ اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینے سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزوں کو فرض کیا ہے اور راتوں کے قیام کو نفل۔ جو شخص اس میں قرب الٰہی کی نیت سے کوئی نیکی کرتا ہے اسے دیگر مہینوں میں ایک فرض ادا کرنے کے برابر سمجھا جاتا ہے اور جو شخص اس میں ایک فرض ادا کرتا ہے گویا اس نے باقی مہینوں میں ستر فرائض ادا کیے۔ یہ صبر کا مہینہ اور صبر کا ثواب جنت ہی ہے۔ یہ غم خواری کا مہینہ ہے، اس مہینے میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے۔ جو شخص کسی روزہ دار کی افطاری کراتا ہے اس کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں اور اسے دوزخ سے آزاد کر دیا جاتا ہے۔ نیز اسے اس (روزہ دار) کے برابر ثواب ملتا ہے۔ اس سے اس کے ثواب میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم میں سے ہر ایک روزہ افطار کرانے کی طاقت نہیں رکھتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ ثواب اللہ تعالیٰ ایک کھجور کھلانے یا پانی پلانے یا دودھ کا ایک گھونٹ پلا کر افطاری کرانے والے کو بھی دے دیتا ہے۔ اس مہینے کا ابتدائی حصہ رحمت ہے۔ درمیانہ حصہ مغفرت ہے اور آخری حصہ دوزخ سے آزادی ہے۔ جو شخص اس مہینے میں اپنے ملازم پر تخفیف کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بخش دیتا ہے اور اسے دوزخ سے آزاد کر دیتا ہے۔ اس میں چار کام زیادہ سے زیادہ کرنے کی کوشش کرو۔ دو کاموں کے ذریعے تم اپنے رب کو راضی کروگے اور دو کاموں کے بغیر تمہارے لیے کوئی چارہ کار نہیں۔ جن دو کاموں کے ذریعے تم اپنے رب کو راضی کروگے ان میں سے ایک لا الہ الا اللہ کی گواہی دینا ہے

اور دوسرا اس سے بخشش طلب کرنا ہے۔ جن دو کاموں کے بغیر تمہارے لیے کوئی چارہ نہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرو اور دوسرا یہ ہے کہ دوزخ سے پناہ مانگو۔ جو شخص روزہ دار کو پانی پلائے گا اللہ تعالیٰ اسے میرے حوض سے پانی پلائے گا۔ اسے جنت میں داخل ہونے تک پیاس نہیں لگے گی۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابن خزیمہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۱. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: أُعْطِيَتْ أُمَّتِي فِي شَهْرِ رَمَضَانَ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ نَبِيٌّ قَبْلِي: أَمَّا وَاحِدَةٌ فَإِنَّهُ إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ نَظَرَ اللهُ ﷻ إِلَيْهِمْ وَمَنْ نَظَرَ اللهُ إِلَيْهِ لَمْ يُعَذِّبْهُ أَبَدًا. وَأَمَّا الثَّانِيَةُ فَإِنَّ خُلُوْفَ أَفْوَاهِهِمْ حِيْنَ يُمْسُوْنَ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ. وَأَمَّا الثَّالِثَةُ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ. وَأَمَّا الرَّابِعَةُ فَإِنَّ اللهَ ﷻ يَأْمُرُ جَنَّتَهُ فَيَقُوْلُ لَهَا: اسْتَعِدِّيْ وَتَزَيَّنِي لِعِبَادِيْ أَوْشَكُوْا أَنْ يَسْتَرِيْحُوْا مِنْ تَعَبِ الدُّنْيَا إِلٰى دَارِي وَكَرَامَتِي. وَأَمَّا الْخَامِسَةُ فَإِنَّهُ إِذَا كَانَ آخِرُ لَيْلَةٍ غُفِرَ لَهُمْ جَمِيْعًا. فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَهِيَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ؟ فَقَالَ: لَا، أَلَمْ تَرَ إِلَى الْعُمَّالِ يَعْمَلُوْنَ فَإِذَا فَرَغُوْا مِنْ أَعْمَالِهِمْ وُفُّوْا أُجُوْرَهُمْ؟ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

۱۱: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ۳/۳۰۳، الرقم: ۳۶۰۳، وفي فضائل الأوقات، ۱/۱٤٥، الرقم: ۳٦، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲/٥٦، الرقم: ۱٤۷۷۔

فرمایا: میری اُمت کو ماہ رمضان میں پانچ تحفے ملے ہیں جو اس سے پہلے کسی نبی کو نہیں ملے۔ پہلا یہ ہے کہ جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان کی طرف نظرِ التفات فرماتا ہے اور جس پر اُس کی نظرِ رحمت پڑ جائے اسے کبھی عذاب نہیں دے گا۔ دوسرا یہ ہے کہ شام کے وقت ان کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کو کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ اچھی لگتی ہے۔ تیسرا یہ ہے کہ فرشتے ہر دن اور ہر رات ان کے لیے بخشش کی دعا کرتے رہتے ہیں۔ چوتھا یہ ہے کہ اللہ ﷻ اپنی جنت کو حکم دیتا ہے کہ میرے بندوں کے لیے تیاری کر لے اور مزین ہو جا، تاکہ وہ دنیا کی تھکاوٹ سے میرے گھر اور میرے دارِ رحمت میں پہنچ کر آرام حاصل کریں۔ پانچواں یہ ہے کہ جب (رمضان کی) آخری رات ہوتی ہے ان سب کو بخش دیا جاتا ہے۔ ایک صحابی نے عرض کیا: کیا یہ شبِ قدر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ کیا تم جانتے نہیں ہو کہ جب مزدور اپنے کام سے فارغ ہو جاتے ہیں تو انہیں پوری پوری مزدوری دی جاتی ہے؟'' اِس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

١٢. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ذَاكِرُ اللهِ فِي رَمَضَانَ مَغْفُوْرٌ لَهُ، وَسَائِلُ اللهِ فِيْهِ لَا يَخِيْبُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت عمر بن خطاب رضی الله عنه سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ماہِ رمضان میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا بخش دیا جاتا ہے اور اس ماہ میں اللہ تعالیٰ سے مانگنے والے کو نامراد نہیں کیا جاتا۔'' اس حدیث کو امام طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

١٢: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٦/١٩٥، الرقم: ٦١٧٠، ٧/٢٢٦، الرقم: ٧٣٤١، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٣١١، الرقم: ٣٦٢٧، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/٢٤٢، الرقم: ٣١٤١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٦٤، الرقم: ١٥٠١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢/٦٤۔

فَصْلٌ فِي فَضْلِ الصِّيَامِ وَالْقِيَامِ

﴿روزے اور قیام کی فضیلت کا بیان﴾

اَلآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ○ (البقرة، ٢:١٨٣)

’’اے ایمان والو! تم پر اسی طرح روزے فرض کیے گئے ہیں جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ○‘‘

٢. فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ؕ وَ مَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ يُرِيْدُ اللهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللهَ عَلٰى مَا هَدٰكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ○

(البقرة، ٢:١٨٥)

’’پس تم میں سے جو کوئی اس مہینہ کو پا لے تو وہ اس کے روزے ضرور رکھے اور جو کوئی بیمار ہو یا سفر پر ہو تو دوسرے دنوں (کے روزوں) سے گنتی پوری کرے، اللہ تمہارے حق میں آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لیے دشواری نہیں چاہتا، اور اس لیے کہ تم گنتی پوری کر سکو اور اس لیے کہ اس نے تمہیں جو ہدایت فرمائی ہے اس پر اس کی بڑائی بیان کرو اور اس لیے کہ تم شکر گزار بن جاؤ○‘‘

٣. وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِيَامًا○

(الفرقان، ۲٥: ٦۳)

’’اور (یہ) وہ لوگ ہیں جو اپنے رب کے لئے سجدہ ریزی اور قیامِ (نیاز) میں راتیں بسر کرتے ہیںo‘‘

٤. تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا.

(السجدة، ۳۲: ١٦)

’’ان کے پہلو اُن کی خوابگاہوں سے جدا رہتے ہیں اور اپنے رب کو خوف اور امید (کی مِلی جُلی کیفیت) سے پکارتے ہیں۔‘‘

٥. وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًاo

(الأحزاب، ۳۳: ۳٥)

’’اور روزہ دار مرد اور روزہ دار عورتیں، اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں، اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی عورتیں، اللہ نے اِن سب کے لیے بخشِش اور عظیم اجر تیار فرما رکھا ہےo‘‘

٦. يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُo قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًاo نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًاo اَوْزِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًاo اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًاo اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلًاo اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًاo

(المزمل، ۷۳: ١-۷)

’’اے کملی کی جھرمٹ والے (حبیب!)o آپ رات کو (نماز میں) قیام فرمایا کریں مگر تھوڑی دیر (کے لیے)o آدھی رات یا اِس سے تھوڑا کم کر دیںo یا اس پر کچھ زیادہ کر دیں اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کریںo ہم عنقریب آپ پر ایک بھاری

فرمان نازل کریں گے ○ بے شک رات کا اُٹھنا (نفس کو) سخت پامال کرتا ہے اور (دِل و دِماغ کی یکسوئی کے ساتھ) زبان سے سیدھی بات نکالتا ہے ○ بے شک آپ کے لیے دن میں بہت سی مصروفیات ہوتی ہیں○‘‘

٧. وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ○ وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا ○ (الإنسان، ٧٦: ٢٥، ٢٦)

’’اور صبح و شام اپنے رب کے نام کا ذکر کیا کریں ○ اور رات کی کچھ گھڑیاں اس کے حضور سجدہ ریزی کیا کریں اور رات کے (بقیہ) طویل حصہ میں اس کی تسبیح کیا کریں○‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: قَالَ اللهُ: كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ، فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهٖ، وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ، وَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ، فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ: إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ، لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصوم، باب هل يقول إني صائم إذا شتم، ٢/ ٦٧٣، الرقم: ١٨٠٥، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب فضل الصيام، ٢/ ٨٠٧، الرقم: ١١٥١، والنسائي في السنن، كتاب الصيام، باب فضل الصيام، ٤/ ١٦٣، الرقم: ٢٢١٦، وفي السنن الكبرى، ٢/ ٩٠، الرقم: ٢٥٢٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٣٢٣، الرقم: ٧١٧٤، والبزار في المسند، ٣/ ١٢٩، الرقم: ٩١٥۔

أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ. لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا: إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ، وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ابن آدم کا ہر عمل اُسی کے لیے ہے سوائے روزے کے، کیونکہ روزہ میرے لیے ہے اور اُس کی جزاء میں ہی دیتا ہوں۔ روزہ ڈھال ہے اور جس روز تم میں سے کوئی روزے سے ہو تو نہ فحش باتیں کرے اور نہ جھگڑے۔ اگر اُسے کوئی گالی دے یا لڑے تو کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں۔ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان ہے! روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ تعالیٰ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پیاری ہے۔ روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں جن سے اُسے فرحت ہوتی ہے۔ جب افطار کرے تو خوش ہوتا ہے اور جب اپنے رب سے ملے گا تو اپنے روزے کے (عظیم اجر کے) باعث خوش ہو گا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: يَقُوْلُ اللهُ تَعَالَى: كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ فَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ إِلَّا الصِّيَامَ هُوَ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ. إِنَّهُ يَتْرُكُ الطَّعَامَ وَشَهْوَتَهُ مِنْ أَجْلِي وَيَتْرُكُ الشَّرَابَ وَشَهْوَتَهُ مِنْ أَجْلِي فَهُوَ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَأَحْمَدُ.

٢: أخرجه الدارمي في السنن، ٢/ ٤٠، الرقم: ١٧٧٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٤٤٣، الرقم: ٩٧١٢، وابن خزيمة في الصحيح، ٣/ ١٩٧، الرقم: ١٨٩٨، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/ ٤٧، الرقم: ١٤٤٢۔

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آدمی کا ہر عمل اس کے لئے ہے اور ہر نیکی کا ثواب دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک ہے۔ سوائے روزہ کے کہ وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا عطا کرتا ہوں، یقیناً وہ (روزہ دار) کھانا اور شہوت نفسانی کو میری وجہ سے ترک کرتا ہے اور اپنا پینا اور شہوت میری وجہ سے ترک کرتا ہے، پس وہ (روزہ) میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا عطا کرتا ہوں۔‘‘ اس حدیث کو امام دارمی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے رمضان میں بحالتِ ایمان ثواب کی نیت سے قیام کیا تو اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کر دیئے گئے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤. عَنْ سَهْلٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الإيمان، باب تطوع قيام رمضان من الإيمان، ١/٢٢، الرقم: ٣٧، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب الترغيب في قيام رمضان، ١/٥٢٣، الرقم: ٧٥٩، والنسائي في السنن، كتاب قيام الليل وتطوع النهار، باب ثواب من قام رمضان إيمانا واحتسابا، ٣/٢٠١، الرقم: ١٦٠٢-١٦٠٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٠٨، الرقم: ٩٢٧٧، وابن خزيمة في الصحيح، ٣/٣٣٦، الرقم: ٢٢٠٣، والدارمي في السنن، ٢/٤٢، الرقم: ١٧٧٦.

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصوم، باب الريان للصائمين، ٢/٦٧١، الرقم: ١٧٩٧، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب فضل —

الرَّيَّانُ، يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ. يُقَالُ: أَيْنَ الصَّائِمُوْنَ؟ فَيَقُوْمُوْنَ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ. فَإِذَا دَخَلُوْا أُغْلِقَ، فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک دروازہ ہے جس کو رَیَّان کہا جاتا ہے۔ قیامت کے روز اُس سے (صرف) روزہ دار داخل ہوں گے اور اُن کے سوا اُس سے کوئی داخل نہیں ہوگا۔ کہا جائے گا کہ روزے دار کہاں ہیں؟ (اس دروازہ میں سے داخل ہونے کے لئے) روزے دار کھڑے ہو جائیں گے۔ اس دروازہ میں سے ان کے علاوہ کوئی اور داخل نہیں ہوگا۔ پھر جب وہ داخل ہو جائیں گے تو دروازہ بند کر دیا جائے گا اور کوئی دوسرا اُس سے داخل نہیں ہوگا۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٥. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مُرْنِي بِعَمَلٍ. قَالَ:

.... الصيام، ٢/٨٠٨، الرقم: ١١٥٢، والنسائي في السنن، كتاب الصيام، باب ذكر الاختلاف على محمد بن أبي يعقوب في حديث أبي أمامة في فضل الصائم، ٤/١٦٨، الرقم: ٢٢٣٦، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب ما جاء في فضل الصيام، ١/٥٢٥، الرقم: ١٦٤٠ـ

٥: أخرجه النسائي في السنن، كتاب الصيام، باب في فضل الصيام، ٤/١٦٥، الرقم: ٢٢٢٣، وعبد الرزاق في المصنف، ٤/٣٠٨، الرقم: ٧٨٩٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/٢٧٣، الرقم: ٨٨٩٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٤٩، الرقم: ٢٢٢٠٣، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/٩١، الرقم: ٧٤٦٤، والحاكم في المستدرك، ١/٥٨٢، الرقم: ١٥٣٣ـ

عَلَيْکَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا عِدْلَ لَهُ. قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مُرْنِي بِعَمَلٍ. قَالَ: عَلَيْکَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا عِدْلَ لَهُ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کسی عمل کے کرنے کا حکم فرمایئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روزہ ! اس کے برابر کوئی دوسرا عمل نہیں۔ میں نے دوبارہ عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کسی عمل کے کرنے کا حکم فرمایئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: روزہ رکھو، اس کے برابر کوئی دوسرا عمل نہیں ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی، عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رضی الله عنه: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم ذَكَرَ رَمَضَانَ يُفَضِّلُهُ عَلَى الشُّهُوْرِ فَقَالَ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رمضان کی دوسرے مہینوں پر فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا: جو شخص رمضان المبارک میں ایمان و اخلاص کے ساتھ قیام کرتا ہے وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جس طرح آج ہی اس کی ماں نے اسے جنا ہو۔‘‘

٦: أخرجه النسائي في السنن، كتاب الصيام، باب ذكر اختلاف يحيى بن أبي كثير والنضر بن شيبان، ٤/١٥٨، الرقم: ٢٢٠٨، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في قيام شهر رمضان، ١/٤٢١، الرقم: ١٣٢٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٣١٤، الرقم: ٣٦٣٥، وابن خزيمة في الصحيح، ٣/٣٣٥، الرقم: ٢٢٠١۔

اس حدیث کو امام نسائی، ابن ماجہ، اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٧. عَنِ النَّضْرِ بْنِ شَيْبَانَ قَالَ: لَقِيتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقُلْتُ: حَدِّثْنِي بِحَدِيْثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ أَبِيْکَ يَذْكُرُهُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، قَالَ: نَعَمْ، حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ ذَكَرَ شَهْرَ رَمَضَانَ فَقَالَ: شَهْرٌ كَتَبَ اللهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ وَسَنَنْتُ لَكُمْ قِيَامَهُ، فَمَنْ صَامَهُ وَقَامَهُ إِيْمَاناً وَاحْتِسَابًا خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو يَعْلَى وأَبُوْدَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ.

’’نضر بن شیبان سے مروی ہے کہ میں نے ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی تو ان سے کہا: آپ مجھے کوئی ایسی حدیث بیان فرمایئے جو آپ نے اپنے والد ماجد سے رمضان کے متعلق سماعت کی ہو، آپ نے فرمایا: اچھا! مجھے میرے والدِ گرامی نے حدیث بیان کی، حضور نبی اکرم ﷺ نے ماہِ رمضان کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: یہ ایسا مہینہ ہے جس کے روزے اللہ تعالیٰ نے تم پر فرض کیے ہیں اور میں نے تمہارے لئے اس کے قیام (نمازِ تراویح) کو سنت قرار دیا ہے، پس جو شخص ایمان اور حصولِ ثواب کی نیت کے ساتھ ماہِ رمضان کے روزے رکھتا ہے اور اس کی راتوں میں قیام کرتا ہے وہ گناہوں سے یوں پاک صاف ہو جاتا ہے جیسے وہ اس دن تھا جب اسے اس کی ماں نے جنم دیا تھا۔‘‘

٧: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ماجاء في قيام شهر رمضان، ١/٤٢١، الرقم: ١٣٢٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/١٦٥، الرقم: ٧٧٠٥، وأبو يعلى في المسند، ٢/١٧٠، الرقم: ٨٦٥، وأبوداود الطيالسي في المسند: ٣٠، الرقم: ٢٢٤، والشاشي في المسند، ١/٢٧٣، الرقم: ٢٤١۔

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ، ابو یعلی اور ابو داود طیالسی نے روایت کیا ہے۔

٨. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم أَنَّهُ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ، فَإِنَّهُ دَأْبُ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَكُمْ، وَهُوَ قُرْبَةٌ إِلٰى رَبِّكُمْ، وَمَكْفَرَةٌ لِلسَّيِّئَاتِ، وَمَنْهَاةٌ لِلْإِثْمِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ أَصَحُّ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: رات کا قیام اپنے اوپر لازم کرلو کہ وہ تم سے پہلے کے نیک لوگوں کا طریقہ ہے اور تمہارے لیے قربِ خداوندی کا باعث ہے، برائیوں کو مٹانے والا اور گناہوں سے روکنے والا ہے۔''

اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی اور امام حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم فَإِذَا أُنَاسٌ فِي

٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب في دعاء النبي صلی الله عليه وآله وسلم، ٥/٥٥٢، الرقم: ٣٥٤٩، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/٩٢، الرقم: ٧٧٦٦، والحاكم في المستدرك، ١/٤٥١، الرقم: ١١٥٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٥٠٢، الرقم: ٤٤٢٣۔

٩: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب الصلاة، باب في قيام شهر رمضان، ٢/٥٠، الرقم: ١٣٧٧، وابن خزيمة في الصحيح، ٣/٣٣٩، الرقم: ٢٢٠٨، وابن حبان في الصحيح، ٦/٢٨٢، الرقم: ٢٥٤١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤٩٥، الرقم: ٤٣٨٦۔ ٤٣٨٨، وابن عبد البر في التمهيد، ٨/١١١، وابن قدامة في المغني، ١/٤٥٥۔

رَمَضَانَ يُصَلُّوْنَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ: مَا هَؤُلَاءِ؟ فَقِيْلَ: هَؤُلَاءِ نَاسٌ لَيْسَ مَعَهُمْ قُرْآنٌ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يُصَلِّي وَهُمْ يُصَلُّوْنَ بِصَلَاتِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَصَابُوْا وَنِعْمَ مَا صَنَعُوْا.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ خَزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

وفي رواية للبيهقي: قَالَ: قَدْ أَحْسَنُوْا أَوْ قَدْ أَصَابُوْا وَلَمْ يَكْرَهْ ذَلِکَ لَهُمْ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ (حجرہ مبارک سے) باہر تشریف لائے تو (آپ ﷺ نے دیکھا کہ) رمضان المبارک میں لوگ مسجد کے ایک گوشہ میں نماز پڑھ رہے تھے، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ کون ہیں؟ عرض کیا گیا: یہ وہ لوگ ہیں جنہیں قرآن پاک یاد نہیں ۔ حضرت ابی بن کعب نماز پڑھتے ہیں اور یہ لوگ ان کی اقتداء میں نماز پڑھتے ہیں تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انہوں نے درست کیا اور کتنا ہی اچھا عمل ہے جو انہوں نے کیا۔''

اِس حدیث کو امام ابو داود، ابن خزیمہ، ابن حبان اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

اور بیہقی کی ایک روایت میں ہے، فرمایا: ''اُنہوں نے کتنا احسن اقدام یا کتنا اچھا عمل کیا اور ان کے اس عمل کو حضور نبی اکرم ﷺ نے ناپسند نہیں فرمایا۔''

١٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لِكُلِّ شَيْءٍ زَكَاةٌ

١٠: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب في الصوم زكاة الجسد، ١/٥٥٥، الرقم: ١٧٤٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٦/١٩٣، الرقم: ٥٩٧٣، وعبد بن حميد في المسند، ١/٤٢٣، الرقم: ١٤٤٩، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٧/١٣٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٢٩٢، الرقم: ٣٥٧٨۔

وَزَكَاةُ الْجَسَدِ الصَّوْمُ. زَادَ مُحْرِزٌ فِي حَدِيْثِهٖ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلصِّيَامُ نِصْفُ الصَّبْرِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر چیز کی کوئی نہ کوئی زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے محرز نے اپنی روایت میں یہ اِضافہ کیا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: روزہ آدھا صبر ہے۔''

اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١١. عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ كَجُنَّةِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْقِتَالِ، قَالَ: وَصِيَامٌ حَسَنٌ صِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ.

''حضرت عثمان ابن ابی العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جیسے تم میدانِ جنگ میں (دشمن سے بچاؤ کے لیے) ڈھال استعمال کرتے ہو ایسے ہی روزہ دوزخ سے (بچاؤ کے لیے) ڈھال ہے۔ بہتر (طریقہ) ہر ماہ تین دن روزہ رکھنا ہے۔''

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، نسائی اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے، مذکورہ

١١: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب ما جاء في فضل الصيام، ١/٥٢٥، الرقم: ١٦٣٩، والنسائي في السنن، كتاب الصيام، باب ذكر الاختلاف على محمد بن أبي يعقوب في حديث أبي أمامة في فضل الصائم، ٤/١٦٧، الرقم: ٢٢٣١، والطبراني في المعجم الكبير، ٩/٥١، الرقم: ٨٣٦٠، وابن خزيمة في الصحيح، ٣/١٩٣، الرقم: ١٨٩١۔

الفاظ ابن خزیمہ کے ہیں۔

١٢. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الصِّيَامُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ فَمَنْ أَصْبَحَ صَائِمًا فَلَا يَجْهَلُ يَوْمَئِذٍ وَإِنْ امْرُؤٌ جَهِلَ عَلَيْهِ فَلَا يَشْتُمُهُ وَلَا يَسُبَّهُ وَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ. وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: روزہ آگ سے بچنے کی ڈھال ہے جو شخص صبح کے وقت روزہ دار اٹھے اور اس دن وہ بدتمیزی نہ کرے، اگر کوئی دوسرا شخص اس کے ساتھ بدتمیزی کرے تو وہ اسے گالی نہ دے، برا نہ کہے بلکہ یوں کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! بے شک روزہ دار کے منہ کی خوشبو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پاکیزہ ہے۔''

اِس حدیث کو امام نسائی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ، وَحِصْنٌ

١٢: أخرجه النسائي في السنن، كتاب الصيام، باب ذكر الاختلاف على محمد بن أبي يعقوب في حديث أبي امامة في فضل الصائم، ١٦٧/٤، الرقم: ٢٢٣٤، وفي السنن الكبرى، ٢/٢٤٠، الرقم: ٣٢٥٨، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢٧٣/٤، الرقم: ٤١٧٩۔

١٣: أخرجه حنبل في المسند، ٤٠٢/٢، الرقم: ٩٢١٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢٨٩/٣، الرقم: ٣٥٧١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٥٠، الرقم: ١٤٥١، وقال: إسناده حسن، وابن رجب في جامع العلوم والحكم، ٢٧١/١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٨٠/٣، وقال: إسناده حسن۔

حَصِيْنٌ مِنَ النَّارِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالْبَيْهَقِيُّ.

١٤. وفي رواية: عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّمَا الصِّيَامُ جُنَّةٌ يَسْتَجِنُّ بِهَا الْعَبْدُ مِنَ النَّارِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: روزہ ڈھال ہے اور دوزخ کی آگ سے بچاؤ کے لئے محفوظ قلعہ ہے۔'' اس حدیث کو امام احمد نے سندِ حسن کے ساتھ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

''اور ایک روایت میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: روزہ ڈھال ہے اس کے ساتھ بندہ خود کو دوزخ کی آگ سے بچاتا ہے۔''

اِس حدیث کو امام احمد نے سندِ حسن کے ساتھ اور بزار، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

١٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٩٦، الرقم: ١٥٢٩٩، والبزار عن ابن أبي الوقاص رضي الله عنه، ٦/٣٠٩، الرقم: ٢٣٢١، والطبراني في المعجم الكبير، ٩/٥٨، الرقم: ٨٣٨٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٢٩٤، الرقم: ٣٥٨٢، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٥٠، الرقم: ١٤٥٢، وقال: إسناد حسن، وابن رجب في جامع العلوم والحكم، ١/٢٧١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/١٨٠، وقال: رواه أحمد وإسناده حسن۔

١٥. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اَلصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يَقُوْلُ الصِّيَامُ: أَيْ رَبِّ، مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِي فِيْهِ، وَيَقُوْلُ الْقُرْآنُ: مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِي فِيْهِ. قَالَ: فَيُشَفَّعَانِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ: صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روزہ اور قرآن بندے کے لیے قیامت کے دن شفاعت کریں گے۔ روزہ کہے گا: اے میرے رب! میں نے اسے کھانے پینے اور خواہش نفس سے روکے رکھا لہٰذا اس کے لیے میری شفاعت قبول فرما اور قرآن کہے گا: اے میرے رب! میں نے اسے رات کے وقت نیند سے روکے رکھا (اور قیام اللیل میں مجھے پڑھتا یا سنتا رہا) لہٰذا اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دونوں کی شفاعت قبول کر لی جائے گی۔‘‘

اِس حدیث کو امام احمد، طبرانی اور حاکم نے روایت کیا ہے، نیز امام حاکم نے اِسے مسلم کی شرط کے مطابق صحیح قرار دیا ہے۔

١٦. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ

١٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٧٤، الرقم: ٦٦٢٦، والحاكم في المستدرك، ١/٧٤٠، الرقم: ٢٠٣٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٣٤٦، الرقم: ١٩٩٤، وابن المبارك في المسند، ١/٥٩، الرقم: ٩٦، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/٤٠٨، الرقم: ٣٨١٥.

١٦: أخرجه ابن خزيمة في الصحيح، ٣/٣٤٢، الرقم: ٢٢١٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٦٦، الرقم: ٢٤٤٢٢، والبيهقي في شعب—

اللهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ شَدَّ مِئْزَرَهُ ثُمَّ لَمْ يَأْتِ فِرَاشَهُ حَتَّى يَنْسَلِخَ. رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَأَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: جب ماہِ رمضان شروع ہو جاتا تو حضور نبی اکرم ﷺ اپنا کمرِ ہمت کس لیتے پھر آپ ﷺ اپنے بستر پر تشریف نہیں لاتے تھے یہاں تک کہ رمضان گزر جاتا۔''

اِس حدیث کو امام ابن خزیمہ، احمد اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۷. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانَ تَغَيَّرَ لَوْنُهُ وَكَثُرَتْ صَلَاتُهُ وَابْتَهَلَ فِي الدُّعَاءِ وَأَشْفَقَ مِنْهُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جب ماہِ رمضان شروع ہوتا تو آپ ﷺ کا رنگ مبارک متغیر ہو جاتا اور آپ ﷺ نمازوں کی (مزید) کثرت کر دیتے اور اللہ تعالیٰ سے عاجزی و گڑگڑا کر دعا کرتے اور اس ماہ میں نہایت محتاط رہتے۔'' اِس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

...... الإيمان، ۳/۳۱۰، الرقم: ۳۶۲٤، والسيوطي في الجامع الصغير، ۱/۱٤۳، الرقم: ۲۱۱۔

۱۷: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ۳/۳۱۰، الرقم: ۳٦۲٥، وفي فضائل الأوقات، ۱/۱۹۱، الرقم: ٦۷، والسيوطي في الجامع الصغير، ۱/۱٤۳، الرقم: ۲۱۲۔

١٨. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ فِي رَمَضَانَ يُنَادِي مُنَادٍ بَعْدَ ثُلُثِ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ أَوْ ثُلُثِ اللَّيْلِ الْآخِرِ أَلَا سَائِلٌ يَسْأَلُ فَيُعْطَى، أَلَا مُسْتَغْفِرٌ يَسْتَغْفِرُ فَيُغْفَرُ لَهُ، أَلَا تَائِبٌ يَتُوْبُ فَيَتُوْبُ اللهُ عَلَيْهِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت بیان کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک رمضان المبارک میں رات کے پہلے تیسرے پہر کے بعد یا آخری تیسرے پہر کے بعد ایک ندا کرنے والا ندا کرتا ہے: ہے کوئی سوال کرنے والا کہ وہ سوال کرے تو اسے عطا کیا جائے؟ کیا ہے کوئی مغفرت کا طلبگار کہ وہ مغفرت طلب کرے تو اسے بخش دیا جائے؟ کیا ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ وہ توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے؟'' اِس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

اَلآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

١. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ يَقُوْلُ: قَالَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها: لَا

١٨: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٣/ ٣١١، الرقم: ٣٦٢٨۔

١: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب قيام الليل، ٢/ ٣٢، الرقم: ١٣٠٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/ ٢٤٩، الرقم: ٢٦١٥٧، والحاكم في المستدرك، ١/ ٤٥٢، الرقم: ١١٥٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/ ١٤، الرقم: ٤٤٩٨، والطيالسي في المسند، ١/ ٢١٤، الرقم: ١٥١٩، وابن خزيمة في الصحيح، ٢/ ١٧٧، الرقم: ١١٣٧، والبخاري في الأدب المفرد، ١/ ٢٧٩، الرقم: ٨٠٠۔

تَدَعْ قِيَامَ اللَّيْلِ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ لَا يَدَعُهُ، وَكَانَ إِذَا مَرِضَ أَوْ كَسِلَ صَلّٰى قَاعِدًا. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت عبد اللہ بن ابی قیس کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے نصیحت کی کہ قیام اللیل نہ چھوڑنا، کیونکہ حضور نبی اکرم ﷺ اسے نہیں چھوڑا کرتے تھے۔ جب آپ ﷺ بیمار ہو جاتے یا کمزور ہو جاتے تو (نماز) بیٹھ کر پڑھ لیتے۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابو داود اور احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

٢. قَالَ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ رَحِمَهُ اللهُ: ذُكِرَ لِي أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يَصُوْمُ الصَّيْفَ وَيُفْطِرُ الشِّتَاءَ.

’’حضرت ابو بکر بن حفص رَحِمَہُ اللہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے بتایا گیا کہ حضرت ابوبکر گرمیوں میں روزے سے ہوتے اور سردیوں میں افطار کرتے۔‘‘

٣. قَالَ رَبِيْعُ بْنُ خِرَاشٍ رَحِمَهُ اللهُ: اَلْجُوْعُ يُصَفِّي الْفُؤَادَ وَيُمِيْتُ الْهَوٰى وَيُوْرِثُ الْعِلْمَ.

’’حضرت ربیع بن خراش رَحِمَہُ اللہ نے فرمایا کہ بھوک دل کو صاف کرتی ہے، خواہش نفس کو تباہ کرتی ہے اور علم کا وارث بناتی ہے۔‘‘

٤. قَالَ سَهْلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ التُّسْتَرِيُّ رحمه الله لِأَصْحَابِهٖ: مَا دَامَتِ النَّفْسُ تَطْلُبُ مِنْكُمُ الْمَعْصِيَةَ فَأَدِّبُوْهَا بِالْجُوْعِ وَالْعَطَشِ، فَإِذَا لَمْ تُرِدْ

٢: أخرجه أحمد بن حنبل في الزهد/١٦٧۔

٣: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ٦٧۔

٤: أخرجه الشعراني في الطبقات الكبرى: ١١٩۔

مِنْكُمُ الْمَعْصِيَةَ فَأَطْعِمُوْهَا مَا شَاءَتْ، وَاتْرُكُوْهَا تَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ مَا أَحَبَّتْ.

’’حضرت سہل بن عبد اللہ تستری رَحِمَهُ الله اپنے خدام سے فرماتے: جب تک تمہارا نفس گناہ طلب کرتا ہے اسے بھوک اور پیاس کے ذریعے ادب سکھاؤ (یعنی بھوک اور پیاس کے ساتھ اس کی تہذیب و اصلاح کرو)۔ پھر جب تم سے گناہ کی طلب نہ کرے تو جو چاہے اسے کھلاؤ اور اسے رات کو جب تک چاہے سویا رہنے دو۔‘‘

٥. قَالَ سُفْيَانُ رحمه الله: إِيَّاكُمْ وَالْبِطْنَةَ، فَإِنَّهَا تُقْسِي الْقَلْبَ، وَاكْظِمُوْا الْعِلْمَ، وَلَا تُكْثِرُوْا الضَحِكَ فَتَمُجُّهُ الْقُلُوْبُ.

’’حضرت سفیان ثوری رَحِمَهُ الله نے فرمایا: کثرتِ طعام سے بچو کہ یہ دل میں سختی پیدا کرتا ہے اور علم سے اپنے آپ کو سیراب کرو، اور کثرت سے نہ ہنسو کہ دلوں کو ناگزیر لگنے لگے۔‘‘

٥: أخرجه ابن المبارك في الزهد: ١١٤، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٧/٣٦۔

فَصْلٌ فِي فَضْلِ صَلَاةِ التَّرَاوِيحِ وَعَدَدِ رَكَعَاتِهَا

﴿نمازِ تراویح کی فضیلت اور اس کی تعدادِ رکعات کا بیان﴾

اَلآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِيَامًا○

(الفرقان، ٢٥: ٦٣)

''اور (یہ) وہ لوگ ہیں جو اپنے رب کے لئے سجدہ ریزی اور قیامِ (نیاز) میں راتیں بسر کرتے ہیں○''

٢. تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا.

(السجدة، ٣٢: ١٦)

''ان کے پہلو اُن کی خوابگاہوں سے جدا رہتے ہیں اور اپنے رب کو خوف اور امید (کی مِلی جُلی کیفیت) سے پکارتے ہیں۔''

٣. وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ○ وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا ○ (الإنسان، ٧٦: ٢٥، ٢٦)

''اور صبح و شام اپنے رب کے نام کا ذکر کیا کریں ۔ اور رات کی کچھ گھڑیاں اس کے حضور سجدہ ریزی کیا کریں اور رات کے (بقیہ) طویل حصہ میں اس کی تسبیح کیا کریں○''

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رضي الله عنها أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ صَلَّى ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَصَلَّى بِصَلَاتِهِ نَاسٌ، ثُمَّ صَلَّى مِنَ الْقَابِلَةِ فَكَثُرَ النَّاسُ، ثُمَّ اجْتَمَعُوْا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ: قَدْ رَأَيْتُ الَّذِي صَنَعْتُمْ وَلَمْ يَمْنَعْنِي مِنَ الْخُرُوْجِ إِلَيْكُمْ إِلَّا أَنِّي خَشِيْتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ، وَذٰلِكَ فِي رَمَضَانَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وأخرج العسقلاني في ”التلخيص“: أَنَّهُ ﷺ صَلَّى بِالنَّاسِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً لَيْلَتَيْنِ فَلَمَّا كَانَ فِي اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ اجْتَمَعَ النَّاسُ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ مِنَ الْغَدِ: خَشِيْتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ فَلَا تُطِيْقُوْهَا.

١: أخرجه البخارى في الصحيح، كتاب صلاة التراويح، باب فضل من قام رمضان، ١/ ٣٨٠، الرقم: ١٠٧٧، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب الترغيب في قيام رمضان وهو التراويح، ١/ ٥٢٤، الرقم: ٧٦١، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب في قيام شهر رمضان، ٢/ ٤٩، الرقم: ١٣٧٣، والنسائي في السنن، كتاب قيام الليل وتطوع النهار، باب قيام شهر رمضان، ٣/ ٢٠٢، الرقم: ١٦٠٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/ ١٧٧، الرقم: ٢٥٤٨٥، وابن حبان في الصحيح، ٦/ ٢٨٣، الرقم: ٢٥٤٢، والبيهقى في السنن الكبرى، ٢/ ٤٩٢، الرقم: ٤٣٧٧، والعسقلاني في تلخيص الحبير، ٢/ ٢١، الرقم: ٥٤٠۔

’’عُروہ بن زُبیر نے اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک رات حضور نبی اکرم ﷺ نے مسجد میں نماز پڑھی تو لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر آپ ﷺ نے اگلی رات نماز پڑھی تو لوگ اور زیادہ ہو گئے۔ پھر تیسری یا چوتھی رات بھی لوگ اکٹھے ہوئے لیکن رسول اللہ ﷺ ان کی طرف تشریف نہ لائے۔ جب صبح ہوئی تو فرمایا: جو تم نے کیا میں نے دیکھا لیکن مجھے تمہارے پاس آنے سے صرف یہ خوف مانع تھا کہ کہیں تم پر یہ نمازِ تراویح فرض نہ ہو جائے۔ یہ رمضان المبارک کا واقعہ ہے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

> امام عسقلانی نے ’’التلخیص‘‘ میں بیان کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو دو راتیں ۲۰ رکعت نماز تراویح پڑھائی جب تیسری رات لوگ پھر جمع ہوگئے تو آپ ﷺ ان کی طرف (حجرہ مبارک سے باہر) تشریف نہیں لائے۔ پھر صبح آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں (نمازِ تراویح) تم پر فرض کردی جائے لیکن تم اس کی طاقت نہ رکھو۔‘‘

۲. عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَخْبَرَتْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ خَرَجَ لَيْلَةً مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ، وَصَلَّى رِجَالٌ بِصَلَاتِهِ فَأَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوْا، فَاجْتَمَعَ أَكْثَرُ مِنْهُمْ، فَصَلَّى فَصَلَّوْا مَعَهُ، فَأَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوْا، فَكَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ، فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَصَلَّى فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهِ، فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ أَهْلِهِ حَتَّى خَرَجَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ، فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَتَشَهَّدَ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّهُ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ مَكَانُكُمْ وَلَكِنِّي خَشِيْتُ أَنْ تُفْتَرَضَ عَلَيْكُمْ فَتَعْجِزُوْا عَنْهَا فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ

اللهِ ﷺ وَالْأَمْرُ عَلَى ذَلِکَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت عروہ سے روایت ہے کہ اُنہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ آدھی رات کے وقت باہر تشریف لے گئے اور مسجد میں نماز پڑھنے لگے اور کتنے ہی لوگوں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ صبح کے وقت لوگوں نے اس کا چرچا کیا تو دوسرے روز اور زیادہ لوگوں نے آپ کی اقتداء میں نماز پڑھی۔ صبح ہوئی تو لوگوں نے چرچا کیا۔ پس مسجد میں حاضرین کی تعداد تیسری رات میں اور بڑھ گئی۔ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ ﷺ نے نماز پڑھی تو لوگوں نے آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب چوتھی رات آئی تو نمازی مسجد میں سا نہیں رہے تھے یہاں تک کہ آپ ﷺ صبح کی نماز کے لیے تشریف لائے۔ جب نمازِ فجر پڑھ چکے تو لوگوں کی جانب متوجہ ہوکر شہادتِ توحید و رسالت کے بعد فرمایا: اما بعد! تمہاری موجودگی مجھ سے پوشیدہ نہیں تھی لیکن میں تم پر نمازِ تراویح فرض ہو جانے اور تمہارے اس سے عاجز آ جانے سے ڈرا۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ کے وصال تک معاملہ اسی طرح رہا۔''

اِس حدیث کو امام بخاری، ابن خزیمہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، يُرَغِّبُ فِي قِيَامِ

٢: أخرجه البخارى في الصحيح، كتاب صلاة التراويح، باب فضل من قام رمضان، ٢/٧٠٨، الرقم: ١٩٠٨، وأيضاً في كتاب الجمعة، باب من قال في الخطبة بعد الثناء أما بعد، ١/ ٣١٣، الرقم: ٨٨٢، وابن خزيمة في الصحيح، ٢/١٧٢، الرقم: ١١٢٨، وابن حبان في الصحيح، ١/٣٥٣، الرقم: ١٤١۔

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب صلاة التروايح، باب فضل من قام رمضان، ٢/٧٠٧، الرقم: ١٩٠٥، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب الترغيب في قيام رمضان وهو—

رَمَضَانَ، مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَ بِعَزِيْمَةٍ، فَيَقُوْلُ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، وَالْأَمْرُ عَلَى ذٰلِکَ، ثُمَّ کَانَ الْأَمْرُ عَلَى ذٰلِکَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَکْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ عَلَى ذٰلِکَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز تراویح پڑھنے کی رغبت دلایا کرتے تھے لیکن حکماً نہیں فرماتے تھے چنانچہ فرماتے کہ جس نے رمضان المبارک میں حصولِ ثواب کی نیت سے اور حالتِ ایمان کے ساتھ قیام کیا تو اس کے سابقہ (تمام) گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے وصال مبارک تک نمازِ تراویح کی یہی صورت برقرار رہی اور خلافت ابوبکر رضی اللہ عنہ میں اور پھر خلافت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے شروع تک یہی صورت برقرار رہی۔“

یہ حدیث متفق علیہ اور مذکورہ الفاظ امام مسلم کے ہیں۔

-------- التراويح، ١/٥٢٣، الرقم: ٧٥٩، والترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب الترغيب في قيام رمضان وما جاء فيه من الفضل، ٣/١٧١، الرقم: ٨٠٨، وقال: هذا حديث حسن صحيح، وأبوداود في السنن، كتاب الصلاة، باب في قيام شهر رمضان، ٢/٤٩، الرقم: ١٣٧١، والنسائي في السنن، كتاب الصيام، باب ثواب من قام رمضان وصامه إيمانا واحتسابا، ٤/١٥٤، الرقم: ٢١٩٢، ومالك في الموطأ، كتاب الصلاة في رمضان، باب الترغيب في الصلاة في رمضان، ١/١١٣، الرقم: ٢٤٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٨١، الرقم: ٧٧٧٤۔

٤. وزاد مسلم وغيره أيضًا: عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ خَرَجَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ فَصَلَّى رِجَالٌ بِصَلَاتِهِ، فَأَصْبَحَ النَّاسُ يَتَحَدَّثُوْنَ بِذَلِكَ فَاجْتَمَعَ أَكْثَرُ مِنْهُمْ، فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةِ فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهِ، فَأَصْبَحَ النَّاسُ يَذْكُرُوْنَ ذَلِكَ فَكَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ فَخَرَجَ فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهِ، فَلَمَّا كَانَتْ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ أَهْلِهِ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَطَفِقَ رِجَالٌ مِنْهُمْ يَقُوْلُوْنَ: الصَّلَاةَ، فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حَتَّى خَرَجَ لِصَلَاةِ الْفَجْرِ، فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ تَشَهَّدَ فَقَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّهُ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ شَأْنُكُمُ اللَّيْلَةَ وَلَكِنِّي خَشِيْتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ صَلَاةُ اللَّيْلِ فَتَعْجِزُوْا عَنْهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ رَاهَوَيْهِ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ آدھی رات کو تشریف لے گئے اور مسجد میں نماز پڑھی، لوگوں نے بھی آپ کی اقتداء میں نماز پڑھنی شروع کر دی۔ صبح لوگوں نے آپس میں اس واقعہ کا ذکر کیا تو پہلی بار سے زیادہ لوگ

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب الترغيب في قيام رمضان وهو التراويح، ١/٥٢٤، الرقم: ٧٦١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/١٦٩، الرقم: ٢٥٤٠١، وابن راهويه في المسند، ٢/٣٠٤، الرقم: ٨٢٧، وابن حبان في الصحيح، ٦/٢٨٤، الرقم: ٢٥٤٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤٩٣، الرقم: ٤٣٧٨۔

جمع ہو گئے، حضور نبی اکرم ﷺ دوسری رات تشریف لے گئے تو لوگوں نے پھر آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھی، صبح لوگوں نے پھر اس واقعہ کا تذکرہ کیا تو تیسری رات مسجد میں بہت زیادہ لوگ جمع ہو گئے حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور لوگوں نے آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھی، چوتھی رات اس کثرت سے صحابہ جمع ہو گئے کہ مسجد تنگ پڑ گئی لیکن حضور نبی اکرم ﷺ ان کے پاس تشریف نہ لائے، لوگوں نے ''نماز! نماز'' پکارنا شروع کر دیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نہیں آئے حتیٰ کہ نمازِ فجر کے وقت تشریف لائے، جب نماز ہوگئی تو آپ ﷺ نے لوگوں کی طرف متوجہ ہوکر کلمہ شہادت پڑھنے کے بعد فرمایا: گزشتہ رات تمہارا حال مجھ سے مخفی نہ تھا لیکن مجھے یہ خوف تھا کہ تم پر رات کی نماز (تراویح) فرض کر دی جائے گی اورتم اس کی ادائیگی سے عاجز ہو جاؤ گے۔''

اِس حدیث کو امام مسلم، احمد، ابن راہویہ، ابن حبان اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ ﷺ، قَالَ: صُمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَلَمْ يُصَلِّ بِنَا، حَتَّى بَقِيَ سَبْعٌ مِنَ الشَّهْرِ فَقَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ

٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في قيام شهر رمضان، ٣/١٦٩ـ١٧٠، الرقم: ٨٠٦، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب في قيام شهر رمضان، ٢/٥٠، الرقم: ١٣٧٥، والنسائي في السنن، كتاب السهو، باب ثواب من صلى مع الإمام حتى ينصرف، ٣/ ٨٣، الرقم: ١٣٦٤، وأيضاً في كتاب قيام الليل وتطوع النهار، باب قيام شهر رمضان، ٣/ ٢٠٢، الرقم: ١٦٠٥، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في قيام شهر رمضان، ١/٤٢٠، الرقم: ١٣٢٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/١٦٤، الرقم: ٧٦٩٥، وابن خزيمة في الصحيح، ٣/٣٣٧، الرقم: ٢٢٠٦، وجعفر بن محمد الفريابي في كتاب الصيام: ١١٧، الرقم: ١٥٣ـ

ثُلُثُ اللَّيْلِ، ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا فِي السَّادِسَةِ، وَقَامَ بِنَا فِي الْخَامِسَةِ حَتَّى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ، فَقُلْنَا لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، لَوْ نَفَّلْتَنَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِنَا هَذِهِ؟ فَقَالَ: إِنَّهُ مَنْ قَامَ مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ كُتِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ، ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ بِنَا حَتَّى بَقِيَ ثَلَاثٌ مِنَ الشَّهْرِ وَصَلَّى بِنَا فِي الثَّالِثَةِ وَدَعَا أَهْلَهُ وَنِسَاءَهُ، فَقَامَ بِنَا حَتَّى تَخَوَّفْنَا الْفَلَاحَ، قُلْتُ لَهُ: وَمَا الْفَلَاحُ؟ قَالَ: السُّحُوْرُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ روزے رکھے لیکن آپ نے ہمیں نماز (تراویح) نہ پڑھائی، جب رمضان کے سات دن باقی رہ گئے (یعنی ۲۳ ویں رات آئی) تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے ساتھ (نماز پڑھانے کے لیے) کھڑے ہوئے یہاں تک کہ تہائی رات گزر گئی، پھر چوبیسویں رات قیام نہ فرمایا اور پچیسویں رات کو نماز پڑھائی یہاں تک کہ نصف رات گزر گئی۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کاش آپ باقی راتیں بھی ہمیں نماز پڑھاتے (ہمارے لئے باعثِ سعادت ہوتا)، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص امام کے ہمراہ (نماز کے لیے) سلام پھیرنے تک کھڑا ہو اس کے لیے پوری رات قیام (کا ثواب) لکھا جاتا ہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز تراویح نہ پڑھائی یہاں تک کہ تین دن باقی رہ گئے تو آپ نے ستائیسویں شب کو نماز پڑھائی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اہلِ بیت و ازواجِ مطہرات کو بھی بلایا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اتنی لمبی نماز پڑھائی کہ ہمیں فلاح (کے چھوٹ جانے) کا خوف ہوا۔ (جبیر بن نفیر کہتے ہیں) میں نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: فلاح کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سحری۔‘‘

اِس حدیث کو اِمام ترمذی، ابو داود، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ اِمام

ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٦. عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ النَّاسُ يُصَلُّوْنَ فِي الْمَسْجِدِ فِي رَمَضَانَ أَوْزَاعًا، فَأَمَرَنِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَضَرَبْتُ لَهُ حَصِيْرًا، فَصَلَّى عَلَيْهِ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

''ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رمضان المبارک کے مہینے میں لوگ مسجد کے اندر علیحدہ علیحدہ نماز پڑھا کرتے تھے۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے حکم فرمایا تو میں نے آپ ﷺ کے لیے ایک چٹائی بچھا دی، سو آپ ﷺ نے اس پر نماز ادا فرمائی۔''

اس حدیث کو امام ابو داود نے روایت کیا ہے۔

٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَإِذَا أُنَاسٌ فِي رَمَضَانَ يُصَلُّوْنَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ: مَا هَؤُلَاءِ؟ فَقِيْلَ: هَؤُلَاءِ نَاسٌ لَيْسَ مَعَهُمْ قُرْآنٌ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يُصَلِّي وَهُمْ يُصَلُّوْنَ بِصَلَاتِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَصَابُوْا وَنِعْمَ مَا صَنَعُوْا.

٦: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب في قيام شهر رمضان، ٢/٥٠، الرقم: ١٣٧٤۔

٧: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب الصلاة، باب في قيام شهر رمضان، ٢/٥٠، الرقم: ١٣٧٧، وابن خزيمة في الصحيح، ٣/٣٣٩، الرقم: ٢٢٠٨، وابن حبان في الصحيح، ٦/٢٨٢، الرقم: ٢٥٤١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤٩٥، الرقم: ٤٣٨٦۔ ٤٣٨٨، وابن عبد البر في التمهيد، ٨/١١١، وابن قدامة في المغني، ١/٤٥٥۔

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ خَزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

وفي رواية للبيهقي: قَالَ: قَدْ أَحْسَنُوْا أَوْ قَدْ أَصَابُوْا وَلَمْ يَكْرَهْ ذَلِكَ لَهُمْ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (حجرہ مبارک سے) باہر تشریف لائے تو (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا کہ) رمضان المبارک میں لوگ مسجد کے ایک گوشہ میں نماز پڑھ رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا: یہ کون ہیں؟ عرض کیا گیا: یہ وہ لوگ ہیں جنہیں قرآن پاک یاد نہیں اور حضرت ابی بن کعب نماز پڑھتے ہیں اور یہ لوگ ان کی اقتداء میں نماز پڑھتے ہیں تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: انہوں نے درست کیا اور کتنا ہی اچھا عمل ہے جو انہوں نے کیا۔''

اِس حدیث کو امام ابو داود، ابن خزیمہ، ابن حبان اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

امام بیہقی کی ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: انہوں نے کتنا اَحسن اقدام یا کتنا اچھا عمل کیا اور ان کے اس عمل کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ناپسند نہیں جانا۔''

٨. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ لَيْلَةً فِي رَمَضَانَ إِلَى الْمَسْجِدِ، فَإِذَا النَّاسُ أَوْزَاعٌ

٨: أخرجه البخاری في الصحيح، كتاب صلاة التراويح، باب فضل من قام رمضان، ٢/٧٠٧، الرقم: ١٩٠٦، ومالك في الموطأ، كتاب الصلاة في رمضان، باب الترغيب في الصلاة في رمضان، ١/١١٤، الرقم: ٦٥٠، وابن خزيمة في الصحيح، ٢/١٥٥، الرقم: ١٥٥، وعبد الرزاق في المصنف، ٤/٢٥٨، الرقم: ٧٧٢٣، والبيهقی في السنن الكبری، ٢، ٤٩٣، الرقم: ٤٣٧٨، وفي شعب الإيمان، ٣/١٧٧، الرقم: ٣٢٦٩۔

مُتَفَرِّقُوْنَ يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهِ، وَ يُصَلِّي الرَّجُلُ فَيُصَلِّي بِصَلَاتِهِ الرَّهْطُ، فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: إِنِّي أَرَى لَوْ جَمَعْتُ هَؤُلَاءِ عَلَى قَارِئٍ وَاحِدٍ لَكَانَ أَمْثَلَ، ثُمَّ عَزَمَ فَجَمَعَهُمْ عَلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ لَيْلَةً أُخْرَى وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلَاةِ قَارِئِهِمْ، قَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: نِعْمَ الْبِدْعَةُ هَذِهِ، وَالَّتِي يَنَامُوْنَ عَنْهَا أَفْضَلُ مِنَ الَّتِي يَقُوْمُوْنَ، يُرِيْدُ آخِرَ اللَّيْلِ، وَكَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ أَوَّلَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمَالِكٌ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عبدالرحمٰن بن عبد القاری روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ رمضان کی ایک رات مسجد کی طرف نکلا تو لوگ متفرق تھے، کوئی تنہا نماز پڑھ رہا تھا اور کسی کی اقتداء میں ایک گروہ نماز پڑھ رہا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے خیال میں انہیں ایک قاری کے پیچھے جمع کر دوں تو اچھا ہوگا، انہوں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پیچھے سب کو جمع کر دیا، پھر میں ایک اور رات ان کے ساتھ نکلا اور لوگ ایک امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (انہیں دیکھ کر) فرمایا: یہ کتنی اچھی بدعت ہے، اور وہ نماز جس سے لوگ سوئے رہتے ہیں وہ اس سے بہتر ہے جسے لوگ ادا کر رہے ہیں۔ اس بہتر نماز سے آپ کی مراد رات کے آخری پہر کی نماز یعنی نماز تہجد تھی، کیونکہ لوگ اول شب میں قیام (یعنی نمازِ تراویح ادا) کرتے تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، مالک، ابن خزیمہ، عبدالرزاق اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٩. عَنْ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ فِي زَمَانِ عُمَرَ

٩: أخرجه مالك في الموطأ، كتاب الصلاة في رمضان، باب الترغيب في الصلاة في رمضان، ١/١١٥، الرقم: ٢٥٢، والبيهقي في السنن—

بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ فِي رَمَضَانَ، بِثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ رَكْعَةً.

رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْفِرْيَابِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ الْفِرْيَابِيُّ: رِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ.

وَقَالَ ابْنُ قُدَامَةَ فِي الْمُغْنِي: وَهَذَا كَالإِجْمَاعِ.

''حضرت یزید بن رومان نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطاب ﷺ کے دور میں لوگ (بشمول وتر) ۲۳ رکعت پڑھتے تھے۔''

اس حدیث کو امام مالک، فریابی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام فریابی نے کہا کہ اس کی سند کے رجال ثقہ ہیں اور ابن قدامہ نے ''المغني'' میں کہا کہ یہ عمل بصورت اِجماع ہے۔

١٠. عَنْ مَالِكٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، أَنَّهُ سَمِعَ الْأَعْرَجَ يَقُوْلُ: مَا أَدْرَكْتُ النَّاسَ إِلَّا وَهُمْ يَلْعَنُوْنَ الْكَفَرَةَ فِي رَمَضَانَ، قَالَ: وَكَانَ

.... الكبرى، ٢/٤٩٦، الرقم: ٤٣٩٤، وفي شعب الإيمان، ٣/١٧٧، الرقم: ٣٢٧٠، والفريابي في كتاب الصيام، ١/١٣٢، الرقم: ١٧٩، وابن عبد البر في التمهيد، ٨/١١٥، وابن قدامة في المغني، ١/٤٥٦، والشوكاني في نيل الأوطار، ٣/٦٣۔

١٠: أخرجه مالك في الموطأ، كتاب الصلاة في رمضان، باب ما جاء في قيام رمضان، ١/١١٥، الرقم: ٧٥٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤٩٧، الرقم: ٤٤٠١، وفي شعب الإيمان، ٣/١٧٧، الرقم: ٣٢٧١، والفريابي في كتاب الصيام، ١/١٣٣، الرقم: ١٨١، وابن عبد البر في التمهيد، ١٧/٤٠٥، والسيوطي في تنوير الحوالك شرح موطأ مالك، ١/١٠٥، والزرقاني في شرحه على الموطأ، ١/٣٤٢، وولي الله الدهلوي في المسوى من أحاديث الموطأ، ١/١٧٥۔

الْقَارِئُ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فِي ثَمَانِ رَكَعَاتٍ، فَإِذَا قَامَ بِهَا فِي اثْنَتَي عَشْرَةَ رَكْعَةً، رَأَى النَّاسُ أَنَّهُ قَدْ خَفَّفَ.

رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالْفَرْيَابِيُّ وَقَالَ: إِسْنَادُهُ قَوِيٌّ.

وَقَالَ الْإِمَامُ وَلِيُّ اللهِ الدِّهْلَوِيُّ: هُوَ مَذْهَبُ الشَّافِعِيَّةِ وَالْحَنَفِيَّةِ، وَعِشْرُوْنَ رَكْعَةً تَرَاوِيْحُ وَثَلَاثٌ وِتْرٌ عِنْدَ الْفَرِيْقَيْنِ هَكَذَا قَالَ الْمُحَلِّيُّ عَنِ الْبَيْهَقِيِّ.

’’حضرت مالک نے داود بن حصین سے روایت کیا، انہوں نے حضرت اعرج کو فرماتے ہوئے سنا: میں نے لوگوں کو اس حال میں پایا کہ وہ رمضان میں کافروں پر لعنت کیا کرتے تھے انہوں نے فرمایا (نمازِ تراویح میں) قاری سورہ بقرہ کو آٹھ رکعتوں میں پڑھتا اور جب باقی بارہ رکعتیں پڑھی جاتیں تو لوگ دیکھتے کہ امام انہیں ہلکی (مختصر) کر دیتا۔‘‘

’’حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی نے (اس حدیث کی شرح میں) بیان کیا کہ بیس رکعت تراویح اور تین وتر شوافع اور احناف کا مذہب ہے۔ اسی طرح محلّی نے امام بیہقی سے بیان کیا۔‘‘

١١. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي فِي

١١: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢/١٦٤، الرقم: ٧٦٩٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/٢٤٣، الرقم: ٧٩٨، ٥/٣٢٤، الرقم: ٥٤٤٠، وفي المعجم الكبير، ١١/٣٩٣، الرقم: ١٢١٠٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤٩٦، الرقم: ٤٣٩١، وعبد بن حميد في المسند، ١/٢١٨، الرقم: ٦٥٣، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٦/١١٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/١٧٢، وابن ـــ

رَمَضَانَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً سِوَى الْوِتْرِ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ حُمَيْدٍ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ رمضان المبارک میں وتر کے علاوہ بیس رکعت تراویح پڑھا کرتے تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ، ابن حمید، بیہقی اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور مذکورہ الفاظ طبرانی کے ہیں۔

١٢. عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ أَمَرَ رَجُلًا يُصَلِّي بِهِمْ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. إِسْنَادُهُ مُرْسَلٌ قَوِيٌّ.

’’حضرت یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک

.... عبد البر في التمهيد، ١١٥/٨، والعسقلاني في فتح الباري، ٢٥٤/٤، الرقم: ١٩٠٨، وفي الدراية، ٢٠٣/١، الرقم: ٢٥٧، والسيوطي في تنوير الحوالك، ١٠٨/١، الرقم: ٢٦٣، والذهبي في ميزان الاعتدال، ١٧٠/١، والصنعاني في سبل السلام، ١٠/٢، والمزي في تهذيب الكمال، ١٤٩/٢، والخطيب البغدادی في موضع أوهام الجمع والتفريق، ٣٨٧/١، والزيلعي في نصب الراية، ١٥٣/٢، والزرقاني في شرحه على الموطأ، ٣٤٢/١، ٣٥١، والعظيم آبادي في عون المعبود، ١٥٣/٤، والمباركفوي في تحفة الأحوذي، ٤٤٥/٣۔

١٢: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ١٦٣/٢، الرقم: ٧٦٨٢، وابن عبد البر في الاستذكار، ٦٨/٢، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٤٤٥/٣۔

شخص کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو بیس رکعت تراویح پڑھائے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ اس کی سند مرسل قوی ہے۔

١٣. عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رضي الله عنه قَالَ: كُنَّا نَنْصَرِفُ مِنَ الْقِيَامِ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ رضي الله عنه وَقَدْ دَنَا فُرُوْعُ الْفَجْرِ، وَكَانَ الْقِيَامُ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ رضي الله عنه ثَلَاثَةً وَعِشْرِيْنَ رَكْعَةً. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ.

’’حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں فجر کے قریب تراویح سے فارغ ہوتے تھے اور عہدِ عمر رضی اللہ عنہ میں (بشمول وتر) تئیس رکعات تراویح پڑھنے کا معمول تھا۔‘‘ اس حدیث کو امام عبدالرزاق نے روایت کیا ہے۔

١٤. عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رضي الله عنه قَالَ: كَانُوْا يَقُوْمُوْنَ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه فِي شَهْرِ رَمَضَانَ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً، قَالَ: وَكَانُوْا يَقْرَؤُوْنَ بِالْمِئَيْنِ وَكَانُوا يَتَوَكَّؤُنَ عَلَى عَصِيِّهِمْ فِي عَهْدِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضي الله عنه مِنْ شِدَّةِ الْقِيَامِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالْفَرْيَابِيُّ وَابْنُ الْجَعْدِ.

إِسْنَادُهُ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ كَمَا قَالَ الْفَرْيَابِيُّ.

١٣: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ٤/٢٦١، الرقم: ٧٧٣٣، وابن عبد البر في التمهيد، ٨/١١٤، وأيضا في الاستذكار، ٢/٦٩، وابن حزم في الإحكام، ٢/٢٣٠۔

١٤: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤٩٦، الرقم: ٤٣٩٣، وابن الحسن الفريابي في كتاب الصيام، ١/١٣١، الرقم: ١٧٦، وابن الجعد في المسند، ١/٤١٣، الرقم: ٢٨٢٥، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٣/٤٤٧۔

''حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے عہد میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ماہ رمضان میں بیس رکعت تراویح پڑھتے تھے اور ان میں سو آیات والی سورتیں پڑھتے تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد میں شدتِ قیام کی وجہ سے وہ اپنی لاٹھیوں سے ٹیک لگاتے تھے۔''

اِس حدیث کو امام بیہقی، فریابی اور ابن جعد نے روایت کیا۔ اور بقول امام فریابی اس کی سند اور رجال ثقہ ہیں۔

١٥. عَنِ ابْنِ أَبِي الْحَسَنَاءِ أَنَّ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ أَمَرَ رَجُلًا يُصَلِّي بِهِمْ فِي رَمَضَانَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''ابنِ ابو الحسناء بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو رمضان میں لوگوں کو بیس رکعت تراویح پڑھانے کا حکم دیا۔''

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

١٦. عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَعَا الْقُرَّاءَ فِي رَمَضَانَ فَأَمَرَ مِنْهُمْ رَجُلًا يُصَلِّي بِالنَّاسِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً، قَالَ: وَكَانَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ يُوْتِرُ بِهِمْ. وَرُوِيَ ذَلِكَ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ.

١٥: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢/١٦٣، الرقم: ٧٦٨١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤٩٧، الرقم: ٤٣٩٧، وابن عبد البر في التمهيد، ٨/١١٥، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٣/٤٤٤، وابن قدامة في المغني، ١/٤٥٦۔

١٦: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤٩٦، الرقم: ٤٣٩٦، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٣/٤٤٤۔

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

''ابوعبد الرحمٰن سلمی سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رمضان المبارک میں قاریوں کو بلایا اور ان میں سے ایک شخص کو بیس رکعت تراویح پڑھانے کا حکم دیا اور خود حضرت علی رضی اللہ عنہ انہیں وتر پڑھاتے تھے۔ یہ حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دوسری سند سے بھی مروی ہے۔'' اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

١٧. وفي رواية: أَنَّ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ كَانَ يَؤُمُّهُمْ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَيُوْتِرُ بِثَلَاثٍ. رَوَاهُ ابْنُ الإِسْمَاعِيْلِ الصَّنْعَانِيُّ وَقَالَ: فِيْهِ قُوَّةٌ.

''ایک روایت میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ انہیں بیس رکعت تراویح اور تین وتر پڑھایا کرتے تھے۔'' اس کو ابن اسماعیل صنعانی نے روایت کیا اور کہا کہ اس کی سند قوی ہے۔

١٨. عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رَفِيْعٍ قَالَ: كَانَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فِي رَمَضَانَ بِالْمَدِيْنَةِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. إِسْنَادُهُ مُرْسَلٌ قَوِيٌّ.

''عبد العزیز بن رفیع نے بیان کیا کہ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں لوگوں کو رمضان المبارک میں بیس رکعت تراویح اور تین رکعت وتر پڑھاتے تھے۔''

اِسے ابن ابی شیبہ نے روایت کیا، اس کی سند مرسل قوی ہے۔

١٧: أخرجه الصنعاني في سبل السلام، ٢ / ١٠۔

١٨: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢/١٦٣، الرقم: ٧٦٨٤، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٣/٤٤٥۔

١٩. عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلٍ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ عَلِيٍّ ﷺ: أَنَّهُ كَانَ يَؤُمُّهُمْ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَيُوْتِرُ بِثَلَاثٍ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ، وَقَالَ: وَفِي ذَلِکَ قُوَّةٌ.

''حضرت علی ﷺ کے اصحاب میں سے حضرت شُتیر بن شکل سے روایت ہے کہ وہ لوگوں کو رمضان میں بیس رکعت تراویح اور تین وتر پڑھاتے تھے۔''

اِس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے، مذکورہ الفاظ بیہقی کے ہیں، اور آپ نے کہا کہ اس حدیث کی سند میں قوت ہے۔

٢٠. عَنْ أَبِي الْخَصِيْبِ، قَالَ: کَانَ يَؤُمُّنَا سُوَيْدُ بْنُ غَفْلَةَ فِي رَمَضَانَ فَيُصَلِّي خَمْسَ تَرْوِيْحَاتٍ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ، وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكُنَى.

''ابوخصیب نے بیان کیا کہ ہمیں حضرت سوید بن غفلہ ماہِ رمضان میں نمازِ تراویح پانچ ترویحوں یعنی بیس رکعات میں پڑھاتے تھے۔''

اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے، اور اس کی سند حسن ہے، اور امام بخاری نے ''الکنی'' میں روایت کیا ہے۔

١٩: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢/١٦٣، الرقم: ٧٦٨٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤٩٦، الرقم: ٤٣٩٥۔

٢٠: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤٤٦، الرقم: ٤٣٩٥، والبخاري في الكنى، ١/٢٨، الرقم: ٢٣٤۔

٢١. عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ يُصَلِّي بِنَا فِي رَمَضَانَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

''حضرت نافع بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت ابنِ ابی ملیکہ ہمیں رمضان المبارک میں بیس رکعت تراویح پڑھایا کرتے تھے۔''

اِس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے، اور اس کی سند صحیح ہے۔

٢٢. عَنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ كَانَ يَؤُمُّ النَّاسَ فِي رَمَضَانَ بِاللَّيْلِ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَيُوْتِرُ بِثَلَاثٍ وَيَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوْعِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت حارث سے مروی ہے کہ وہ لوگوں کو رمضان المبارک کی راتوں میں (نماز تراویح) میں بیس رکعتیں اور تین وتر پڑھایا کرتے تھے اور رکوع سے پہلے دعا قنوت پڑھتے تھے۔'' اِسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے، اور اس کی سند صحیح ہے۔

٢٣. عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي خَمْسَ تَرْوِيْحَاتٍ فِي رَمَضَانَ وَيُوْتِرُ بِثَلَاثٍ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابو البُختَری سے روایت ہے کہ وہ رمضان المبارک میں پانچ ترویحات (یعنی بیس رکعتیں) اور تین وتر پڑھا کرتے تھے۔''

اِسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے، اور اس کی سند حسن ہے۔

٢٤. عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: أَدْرَكْتُ النَّاسَ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ ثَلَاثًا وَعِشْرِيْنَ

٢١: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢/١٦٣، الرقم: ٧٦٨٣۔

٢٢: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢/١٦٣، الرقم: ٧٦٨٥۔

٢٣: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢/١٦٣، الرقم: ٧٦٨٦۔

٢٤: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢/١٦٣، الرقم: ٧٦٨٨۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

رَكْعَةً بِالْوِتْرِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

''حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ بشمول وتر ۲۳ رکعت تراویح پڑھتے تھے۔''

اسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے، اور اس کی سند حسن ہے۔

۲۵. عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ رَبِيْعَةَ كَانَ يُصَلِّي بِهِمْ فِي رَمَضَانَ خَمْسَ تَرْوِيْحَاتٍ وَ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

''حضرت سعید بن عبید سے مروی ہے کہ حضرت علی بن ربیعہ انہیں رمضان المبارک میں پانچ ترویحات (یعنی بیس رکعت) نماز تراویح اور تین وتر پڑھاتے تھے۔''

اِس کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے، اور اس کی سند صحیح ہے۔

۲۶. عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی الله عنه جَمَعَ النَّاسَ عَلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ فَكَانَ يُصَلِّي بِهِمْ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً.

رَوَاهُ الذَّهَبِيُّ وَالْعَسْقَلَانِيُّ وَابْنُ قُدَامَةَ.

۲۵: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۲/۱٦۳، الرقم: ۷٦۹۰۔

۲٦: أخرجه الذهبي في سير أعلام النبلاء، ۱/۴۰۰، والعسقلاني في تلخيص الحبير، ۲/۲۱، الرقم: ۵۴۰، وابن قدامة في المغني، ۱/۴۵٦، ومالك في المدونة الكبرى، ۱/۲۲۲، والسيوطي في تنوير الحوالك، ۱/۱۰۴، والزرقاني في شرحه على الموطأ، ۱/۳۳۸، وابن تيمية في ممجموع فتاوى، ۲/۴۰۱۔

’’حضرت حسن (بصری) رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں قیام رمضان کے لئے اکٹھا کیا تو وہ انہیں بیس رکعت تراویح پڑھاتے تھے۔‘‘

اس کو امام ذہبی، عسقلانی اور ابن قدامہ نے روایت کیا ہے۔

٢٧. وقال ابن رشد القرطبي: فَاخْتَارَ مَالِكٌ فِي أَحَدِ قَوْلَيْهِ وَأَبُوحَنِيْفَةَ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَدَاوُدُ الْقِيَامَ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً سِوَى الْوِتْرِ ...... أَنَّ مَالِكًا رَوَى عَنْ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه بِثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ رَكْعَةً.

’’ابن رشد قرطبی نے فرمایا کہ امام مالک رضی اللہ عنہ نے اپنے دو اقوال میں سے ایک میں اور امام ابوحنیفہ، امام شافعی، امام احمد اور امام داود ظاہری رضی اللہ عنہم نے بیس تراویح کا قیام پسند کیا ہے اور تین وتر اس کے علاوہ ہیں...... اسی طرح امام مالک رضی اللہ عنہ نے یزید بن رومان سے روایت بیان کی فرمایا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں لوگ تئیس (٢٣) رکعت (تراویح بشمول تین وتر) کا قیام کیا کرتے تھے۔‘‘

٢٨. وقال ابن تيمية في ’’الفتاوى‘‘: ثَبَتَ أَنَّ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ كَانَ يَقُوْمُ بِالنَّاسِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً فِي رَمَضَانَ وَيُوتِرُ بِثَلَاثٍ فَرَأَى كَثِيْرًا مِنَ الْعُلَمَاءِ أَنَّ ذَلِكَ هُوَ السُّنَّةُ لِأَنَّهُ قَامَ بَيْنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ وَلَمْ

٢٧: أخرجه ابن رشد في بداية المجتهد، ١/١٥٢۔

٢٨: أخرجه ابن تيمية في مجموع الفتاوى، ١/١٩١، وإسماعيل بن محمد الأنصاري في تصحيح حديث صلاة التراويح عشرين ركعة، ١/٣٥۔

يُنْكِرُهُ مُنْكِرٌ.

”علامہ ابنِ تیمیہ نے ”اپنے فتاویٰ“ (مجموعہ فتاویٰ) میں کہا کہ ثابت ہوا کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ رمضان المبارک میں لوگوں کو بیس رکعت تراویح اور تین وتر پڑھاتے تھے تو اکثر اہلِ علم نے اسے سنت مانا ہے۔ اس لئے کہ وہ مہاجرین اور انصار (تمام) صحابہ کرام کی موجودگی میں قیام کرتے (بیس رکعت پڑھاتے) اور ان صحابہ میں سے کسی نے بھی انہیں نہیں روکا۔“

٢٩. وَفِي مَجْمُوْعَةِ الْفَتَاوَى النَّجْدِيَّةِ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ ذَكَرَ فِي جَوَابِهِ عَنْ عَدَدِ التَّرَاوِيْحِ أَنَّ عُمَرَ رضي الله عنه لَمَّا جَمَعَ النَّاسَ عَلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، كَانَتْ صَلَاتُهُمْ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً.

”مجموعہ الفتاوی النجدیہ میں ہے کہ عبد اللہ بن محمد بن عبدالوہاب نے تعدادِ رکعات تراویح سے متعلق سوال کے جواب میں بیان کیا کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز تراویح کے لئے جمع کیا تو وہ انہیں بیس رکعت پڑھاتے تھے۔“

٢٩: أخرجه إسماعيل بن محمد الأنصاري في تصحيح حديث صلاة التراويح عشرين ركعة، ١/٣٥.

فَصْلٌ فِي فَضْلِ تَنَاوُلِ السَّحُوْرِ وَالْإِفْطَارِ

﴿سحری اور افطاری کی فضیلت کا بیان﴾

اَلآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ج (البقره، ٢:١٨٧)

”اور کھاتے پیتے رہا کرو یہاں تک کہ تم پر صبح کا سفید ڈورا (رات کے) سیاہ ڈورے سے (الگ ہو کر) نمایاں ہو جائے، پھر روزہ رات (کی آمد) تک پورا کرو“

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی الله عليه وآله وسلم: تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصوم، باب بركة السحور، ٢/٦٧٨، الرقم: ١٨٢٣، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب فضل السحور وتأكيد استحبابه واستحباب تأخيره وتعجيل الفطر، ٢/ ٧٧٠، الرقم: ١٠٩٥، والترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في فضل السحور، ٣/٨٨، الرقم: ٧٠٨، والنسائي في السنن، كتاب الصوم، باب الحث على السحور، ٤/١٤٠، الرقم: ٢١٤٤، وعبد الرزاق في المصنف، ٤/٢٢٧، الرقم: ٧٥٩٨۔

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سحری کھایا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوْا الْفِطْرَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لوگ اس وقت تک خیر پر رہیں گے جب تک افطاری میں جلدی کرتے رہیں گے۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ تَسَحَّرَا

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصيام، باب تعجيل الافطار، ٢/٦٩٢، الرقم: ١٨٥٦، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب فضل السحور وتأكيد استحبابه واستحباب تأخيره وتعجيل الفطر، ٢/٧٧١، الرقم: ١٠٩٨، والترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في تعجيل الإفطار، ٣/٨٢، الرقم: ٦٩٩، ومالك في الموطأ، كتاب الصيام، باب ما جاء في تعجيل الفطر، ١/ ٢٨٨، الرقم: ٦٣٤، والشافعي في المسند، ١/١٠٤، وعبد الرزاق في المصنف، ٤/٢٢٦، الرقم: ٧٥٩٢۔

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب مواقيت الصلاة، باب وقت الفجر، ١/٢١٥، الرقم: ٥٥١، وفي أبواب التهجد، باب من شحر فلم ينحم حتى صلى الصبح، ١: ٣٨١، الرقم: ١٠٨٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢٣٤، الرقم: ١٣٤٨٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/٤٥٥، الرقم: ١٩٧٩، وابن حجر عسقلاني في تلخيص الحبير، ٢/١٩٩، الرقم: ٩٠١۔

فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ سَحُوْرِهِمَا قَامَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى قُلْنَا لِأَنَسٍ: كَمْ كَانَ بَيْنَ فَرَاغِهِمَا مِنْ سَحُوْرِهِمَا وَدُخُوْلِهِمَا فِي الصَّلَاةِ. قَالَ قَدْرُ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِيْنَ آيَةً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ اور حضرت زید بن ثابت نے سحری کھائی۔ جب دونوں اپنی سحری سے فارغ ہوئے تو حضور نبی اکرم ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہو گئے اور نماز پڑھی۔ ہم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ان کے سحری سے فارغ ہونے اور نماز میں شامل ہونے میں کتنا وقفہ تھا؟ فرمایا کہ جتنی دیر میں کوئی آدمی پچاس آیتیں پڑھے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، احمد اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَقُوْلُ كُنْتُ أَتَسَحَّرُ فِي أَهْلِي ثُمَّ يَكُوْنُ سُرْعَةٌ بِي أَنْ أُدْرِکَ صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ أَبُوْ يَعْلَى وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’ابو حازم نے حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں اپنے گھر والوں میں سحری کھایا کرتا تھا۔ پھر جلدی کرتا کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز فجر پڑھ سکوں۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری، ابویعلی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب مواقيت الصلاة، باب وقت الفجر، ١/٢١٠، الرقم: ٥٥٢، وأبو يعلى في المسند، ١٣/٥٢٨، الرقم: ٧٥٣٣، والطبراني في المعجم الكبير، ٦/١٦٥، الرقم: ٥٨٧١، وابن خزيمة في الصحيح، ٣/٢١٥، الرقم: ١٩٤٢، والروياني في المسند، ٢/١٩٠، الرقم: ١٠٢٠۔

٥. عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوْقٌ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْنَا: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ، رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ قَالَتْ: أَيُّهُمَا الَّذِي يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ؟ قَالَ: قُلْنَا: عَبْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ كَذَلِكَ كَانَ يَصْنَعُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ زَادَ أَبُوْ كُرَيْبٍ وَالْآخَرُ أَبُوْ مُوْسَى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

’’ابوعطیہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے، ہم نے عرض کیا: اے اُم المومنین! حضور نبی اکرم ﷺ کے دو اصحاب میں سے ایک جلد روزہ افطار کر کے جلد نماز پڑھتے ہیں، دوسرے تاخیر سے روزہ افطار کر کے تاخیر سے نماز پڑھتے ہیں۔ ام المومنین نے پوچھا: وہ کون ہے جو جلد افطار کرتا اور جلد نماز پڑھتا ہے! ہم نے عرض کیا: وہ حضرت عبد اللہ بن مسعود ہیں! حضرت عائشہ نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ کا بھی یہی معمول تھا۔ ابو کریب کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ دوسرے صاحب حضرت ابوموسیٰ ہیں۔‘‘

٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب فضل السحور وتأكيد استحبابه واستحباب تأخيره وتعجيل الفطر، ٢/٧٧١، الرقم: ١٠٩٩، والترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في تعجيل الإفطار، ٣/٨٣، الرقم: ٧٠٢، وأبو داود في السنن، كتاب الصوم، باب ما يستحب من تعجيل الفطر، ٢/٣٠٥، الرقم: ٢٣٥٤، والنسائي في السنن، كتاب الصيام، باب ذكر اختلاف على سليمان بن مهران في حديث عائشة في تأخير السحور واختلاف ألفاظهم، ٤/١٤٤، الرقم: ٢١٦١۔

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: قَالَ اللهُ ﷻ: أَحَبُّ عِبَادِي إِلَيَّ أَعْجَلُهُمْ فِطْرًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے سب سے پسندیدہ بندے وہ ہیں، جو روزہ جلد افطار کرتے ہیں۔‘‘

اِس حدیث کو امام ترمذی اور احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا يَزَالُ الدِّيْنُ ظَاهِرًا مَا عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ لِأَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارَى يُؤَخِّرُوْنَ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في تعجيل الإفطار، ٣/٨٣، الرقم: ٧٠٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٣٧، الرقم: ٧٢٤٠، وأبو يعلى في المسند، ١٠/٣٧٨، الرقم: ٥٩٧٤، وابن حبان في الصحيح، ٨/٢٧٥، الرقم: ٣٥٠٧، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/٥٤، الرقم: ١٤٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/ ٢٣٧، الرقم: ٧٩٠٩۔

٧: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصوم، باب ما يستحب من تعجيل الفطر، ٢/٣٠٥، الرقم: ٢٣٥٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/ ٢٧٧، الرقم: ٨٩٤٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٥٠، الرقم: ٩٨٠٩، والنسائي في السنن الكبرى، ٢/٢٥٣، الرقم: ٣٣١٣، وابن حبان في الصحيح، ٨/٢٧٣، الرقم: ٣٥٠٣، والحاكم في المستدرك، ١/٥٩٦، الرقم: ١٥٧٣۔

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دین ہمیشہ غالب رہے گا جب تک لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے کیونکہ یہود و نصاریٰ دیر کیا کرتے ہیں۔'' اس حدیث کو امام ابو داود اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٨. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوْا الْإِفْطَارَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ.

''سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگ اس وقت تک بھلائی پر رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کریں گے۔''

اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

٩. عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ: دَعَانِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَى السَّحُوْرِ فِي رَمَضَانَ فَقَالَ: هَلُمَّ إِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

٨: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب ما جاء في تعجيل الإفطار، ١/٥٤١، الرقم: ١٦٩٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٤٧، الرقم: ٢١٣٥٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٦/١٩١، الرقم: ٥٩٦٣، وعبد بن حميد في المسند، ١/١٦٨، الرقم: ٤٥٨، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٧/١٣٦۔

٩: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصوم، باب من سمى السحور الغداء، ٢/٣٠٣، الرقم: ٢٣٤٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٢٦، والطبراني في المعجم الكبير، ١٨/٢٥١، الرقم: ٦٢٨، والمزي في تهذيب الكمال، ٥/٢٣٠، الرقم: ١٠١٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٨٩، الرقم: ١٦١٨۔

’’حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے رمضان میں سحری کھانے کے لئے بلایا تو فرمایا: صبح کے مبارک کھانے کی طرف آؤ۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابو داود اور احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

١٠. عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ فَصْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكْلَةُ السَّحَرِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ.

’’حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہمارے اور اہل کتاب کے روزے میں صرف سحری کھانے کا فرق ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔

١١. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ

١٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب فضل السحور وتأكيد استحباب تأخيره وتعجيل الفطر، ٢/٧٧٠، الرقم: ١٠٩٦، والترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في فضل السحور، ٣/٨٨، الرقم: ٧٠٨، وأبو داود في السنن، كتاب الصوم، باب في توكيد السحور، ٢/٣٠٢، الرقم: ٢٣٤٣، والنسائي في السنن، كتاب الصيام، باب فصل ما بين صيامنا وصيام أهل الكتاب، ٤/١٤٦، الرقم: ٢١٦٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٩٧، الرقم: ١٧٧٩٧، والدارمي في السنن، ٢/١١، الرقم: ١٦٩٧۔

١١: أخرجه النسائي في السنن، كتاب الصيام، باب فضل السحور، ٤/ ١٤٥، الرقم: ٢١٦٢، وفي السنن الكبرى، ٢/ ٧٩، الرقم: ٢٤٧٢، والمقدسي في فضائل الأعمال، ١/٤٥، الرقم: ١٨١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/ ٩٠، الرقم: ١٦٢١۔

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَتَسَحَّرُ فَقَالَ: إِنَّهَا بَرَكَةٌ أَعْطَاكُمُ اللهُ إِيَّاهَا فَـلَا تَدَعُوْهُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

''عبد اللہ بن حارث حضور نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا: میں سرکارِ دو عالم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سحری تناول فرما رہے تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ اللہ کی دی ہوئی برکت ہے، تم اسے ترک نہ کیا کرو۔'' اس حدیث کو امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

١٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: نِعْمَ سَحُوْرُ الْمُؤْمِنِ التَّمْرُ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مومن کی بہترین سحری کھجور ہے۔''

اِس حدیث کو امام ابو داود نے روایت کیا ہے۔

١٣. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلسَّحُوْرُ أَكْلُهُ بَرَكَةٌ فَـلَا تَدَعُوْهُ وَلَوْ أَنْ يَجْرَعَ أَحَدُكُمْ جُرْعَةً مِنْ مَاءٍ فَإِنَّ اللهَ عزوجل وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الْمُتَسَحِّرِيْنَ.

١٢: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصوم، باب من سمى السحور الغداء، ٢/٣٠٣، الرقم: ٢٣٤٥۔

١٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٢، ٤٤، الرقم: ١١١٠١، ١١٤١٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٩٠، الرقم: ١٦٢٣، وقال: رواه أحمد وإسناده قوي۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

’’حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سحری کرنا سراپا برکت ہے، لہٰذا اسے نہ چھوڑو، اگرچہ پانی کے ایک گھونٹ کے ذریعے ہی ہو۔ اللہ ﷻ اور فرشتے سحری کھانے والوں کے لیے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔‘‘

اسے امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

۱٤. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اسْتَعِينُوا بِطَعَامِ السَّحُرِ عَلَى صِيَامِ النَّهَارِ وَبِالْقَيْلُوْلَةِ عَلَى قِيَامِ اللَّيْلِ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت بیان کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: سحری کے کھانے کے ذریعے دن کے روزہ (کو پورا کرنے) کے لئے مدد لو اور قیلولہ (دوپہر کو کچھ دیر کی نیند) کے ذریعے رات کے قیام کے لئے مدد لو۔‘‘ اِس حدیث کو امام ابن ماجہ، ابن خزیمہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۱٥. عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ لِلّٰهِ عِنْدَ كُلِّ فِطْرٍ

۱٤: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب ما جاء في السحور، ١/٥٤٠، الرقم: ١٦٩٣، وابن خزيمة في الصحيح، ٣/٢١٤، الرقم: ١٩٣٩، والحاكم في المستدرك، ١/٥٨٨، الرقم: ١٥٥١، والبيهقي في شعب الايمان، ٤/١٨٣، الرقم: ٤٧٤٢، والقرطبي في الاستذكار، ٢/٨٣، الرقم: ٣۔

۱٥: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب ما جاء في فضل الصيام، ١: ٥٢٥، الرقم: ١٦٤٣، وأحمد بن حنبل عن أبي أمامة في المسند، ٥/٢٥٦، الرقم: ٢٢٢٥٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/٢٨٤، الرقم: ٨٠٨٨، ٨٠٨٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٣٠٤، الرقم: ٣٦٠٥۔

عُتَقَاءَ وَذَلِکَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجه وَأَحْمَدُ.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر افطار کے وقت اور ہر رات میں لوگوں کو دوزخ سے آزاد کیا جاتا ہے۔''

اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

١٦. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الْمُتَسَحِّرِيْنَ. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَأَحْمَدُ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں کے لئے دعا کرتے ہیں۔''

اِس حدیث کو امام ابن حبان اور احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

١٧. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ثَلَاثَةٌ لَيْسَ عَلَيْهِمْ حِسَابٌ فِيْمَا طَعِمُوْا إِذَا كَانَ حَلَالاً: الصَّائِمُ وَالْمُتَسَحِّرُ وَالْمُرَابِطُ فِي سَبِيْلِ اللهِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ

١٦: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ٨/٢٤٥، الرقم: ٣٤٦٧، و احمد بن حنبل في المسند،٣/ ١٢، الرقم: ١١١٠١، و المنذرى في الترغيب و الترهيب، ٢/٨٩، الرقم: ١٦١٧، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/١٥٠-

١٧: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١١/٣٥٩، الرقم: ١٢٠١٢، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٩٠، الرقم: ١٦٢٢-

نے فرمایا: اگر اﷲ تعالیٰ نے چاہا تو تین آدمیوں کے کھانے کا کوئی حساب نہیں ہوگا بشرطیکہ (ان کا کھانا) حلال ہو۔ روزہ دار کا، سحری کرنے والے کا، مجاہد کا۔‘‘

اِس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۸. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: لَا تَزَالُ أُمَّتِي عَلَى سُنَّتِي مَالَمْ تَنْتَظِرْ بِفِطْرِهَا النُّجُومَ. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت اس وقت تک میری سنت پر قائم رہے گی جب تک افطاری کرنے کے لیے ستاروں (کے نظر آنے) کا انتظار نہیں کرے گی۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۱۹. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی الله عليه وآله وسلم يُفْطِرُ قَبْلَ أَنْ

۱۸: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ۸/۲۷۷، الرقم: ۳۵۱۰، والحاكم في المستدرك، ۱/ ۵۹۹، الرقم: ۱۵۸٤، وابن خزيمة في الصحيح، ۳/۲۷۵، الرقم: ۲۰٦۱، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲/ ۹۱، الرقم: ۱٦۲۸، والهيثمي في موارد الظمآن، ۱/۲۲٤، الرقم: ۸۹۱، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲/۹۱، الرقم: ۱٦۲۸، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۳/۱۵٤۔

۱۹: أخرجه الترمذي في السنن، كتابي الصوم، باب ما جاء ما يستحب عليه الإفطار، ۳/۷۹، الرقم: ٦۹٦، وأبو داود في السنن، كتاب الصوم، باب ما يفطر عليه، ۲/۳۰٦، الرقم: ۲۳۵٦، والمقدسي في فضائل الأعمال، ۱/۵۲، الرقم: ۲۱٦، والنووي في رياض الصالحين، ۱/۲۹۰، الرقم: ۲۹۰۔

يُصَلِّيَ عَلَى رُطَبَاتٍ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ رُطَبَاتٌ فَتُمَيْرَاتٌ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تُمَيْرَاتٌ حَسَا حَسَوَاتٍ مِنْ مَاءٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (مغرب کی) نماز سے پہلے چند تازہ کھجوروں سے روزہ افطار فرماتے، اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو خشک کھجوروں سے روزہ کھولتے، اگر یہ بھی نہ ہوتیں تو پانی کے چند گھونٹ پی لیتے۔''

اِس حدیث کو امام ترمذی اور ابوداود نے روایت کیا ہے۔ اور امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٢٠. عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الصَّائِمِ شَيْئًا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

''حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے روزہ دار کا روزہ افطار کرایا اس کے لیے اس کی مثل ثواب ہے، اس کے بغیر کہ روزہ دار کے ثواب میں کچھ کمی ہو۔''

٢٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في فضل من فطر صائما، ٣/١٧١، الرقم: ٨٠٧، وابن ماجه في السنن، كتاب الصوم، باب في ثواب من فطر صائما، ١/٥٥٥، الرقم: ١٧٤٦، وعبد الرزاق في المصنف، ٤/٣١١، الرقم: ٧٩٠٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٩٢، الرقم: ٢١٧٢٠، والدارمي في السنن، ٢/١٤، الرقم: ١٧٠٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢/٧، الرقم: ١٠٤٨۔

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۱. عَنْ مُعَاذِ بْنِ زُهْرَةَ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت معاذ بن زہرہ کو یہ خبر پہنچی کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب افطار کرتے تو فرماتے۔ اے اللہ! میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق سے افطار کیا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۲۱: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصوم، باب القول عند الإفطار، ۲/۳۰۶، الرقم: ۲۳۵۸، وابن أبي شيبة عن أبي هريرة في المصنف، ۲/۳٤٤، الرقم: ۹۷٤٤، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۲/۱٤٦، الرقم: ۱۲۷۲۰، وابن المبارك في الزهد، ۱/٤۹٥، الرقم: ۱٤۱۰۔

فَصْلٌ فِي اجْتِنَابِ الصَّائِمِ مِنَ اللَّغْوِ وَالْمُنكَرَاتِ

﴿حالتِ روزہ میں منکرات ولغویات سے اجتناب کا بیان﴾

اَلآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ ط هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَ اَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ط عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ج فَالْئٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ج وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ ط تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ط كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ○

(البقرہ، ٢:١٨٧)

’’تمہارے لیے روزوں کی راتوں میں اپنی بیویوں کے پاس جانا حلال کر دیا گیا ہے وہ تمہاری پوشاک ہیں اورتم ان کی پوشاک ہو، اللہ کومعلوم ہے کہ تم اپنے حق میں خیانت کرتے تھے سو اس نے تمہارے حال پر رحم کیا اور تمہیں معاف فرما دیا، پس اب (روزوں کی راتوں میں بے شک) ان سے مباشرت کیا کرو اور جو اللہ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے چاہا کرو اور کھاتے پیتے رہا کرو یہاں تک کہ تم پر صبح کا سفید ڈورا (رات کے) سیاہ ڈورے سے (الگ ہوکر) نمایاں ہو جائے، پھر روزہ رات (کی آمد) تک پورا کرو، اورعورتوں سے اس دوران شب باشی نہ کیا کرو جب تم مسجدوں میں اعتکاف بیٹھے ہو، یہ اللہ کی (قائم کردہ) حدیں ہیں پس ان (کے توڑنے) کے نزدیک نہ جاؤ، اسی طرح اللہ

لوگوں کے لیے اپنی آیتیں (کھول کر) بیان فرماتا ہے تاکہ وہ پرہیزگاری اختیار کریں٥''

۲. قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْیَ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَ اَنْ تُشْرِكُوْا بِاللهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّ اَنْ تَقُوْلُوْا عَلَی اللهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ٥ (الأعراف، ۷: ۳۳)

''فرما دیجئے کہ میرے ربّ نے (تو) صرف بے حیائی کی باتوں کو حرام کیا ہے جو ان میں سے ظاہر ہوں اور جو پوشیدہ ہوں (سب کو) اور گناہ کو اور ناحق زیادتی کو اور اس بات کو کہ تم اللہ کا شریک ٹھہراؤ جس کی اس نے کوئی سند نہیں اتاری اور (مزید) یہ کہ تم اللہ (کی ذات) پر ایسی باتیں کہو جو تم خود بھی نہیں جانتے٥''

۳. اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللهِ ط وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ٥ (التوبه، ۹: ۱۱۲)

''(یہ مومنین جنہوں نے اللہ سے اُخروی سودا کر لیا ہے) توبہ کرنے والے، عبادت گذار، (اللہ کی) حمد و ثنا کرنے والے، دنیوی لذتوں سے کنارہ کش روزہ دار، (خشوع وخضوع سے) رکوع کرنے والے، (قربِ الٰہی کی خاطر) سجود کرنے والے، نیکی کا حکم کرنے والے اور برائی سے روکنے والے اور اللہ کی (مقرر کردہ) حدود کی حفاظت کرنے والے ہیں، اور ان اہلِ ایمان کو خوشخبری سنا دیجئے٥''

٤. وَالَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ یَغْفِرُوْنَ٥ (الشوری، ٤٢: ۳۷)

''اور جو لوگ کبیرہ گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے پرہیز کرتے ہیں اور

جب انہیں غصّہ آتا ہے تو معاف کر دیتے ہیں o‘‘

اَلأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ ِللهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص (بحالتِ روزہ) جھوٹ بولنا اور اس پر (برے) عمل کرنا ترک نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں کہ وہ کھانا پینا چھوڑ دے۔‘‘

اِس حدیث کو امام بخاری اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصوم، باب من لم يدع قول الزور والعمل به في الصوم، ٢/٦٧٣، الرقم: ١٨٠٤، وفي كتاب الأدب، باب قول الله تعالىٰ: واجتنبوا قول الزور، ٥/٢٢٥١، الرقم: ٥٧١٠، والترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في التشديد في الغيبة للصائم، ٣/٨٧، الرقم: ٧٠٧، وأبوداود في السنن، كتاب الصوم، باب الغيبة للصائم، ٢/٣٠٧، الرقم: ٢٣٦٢، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب ما جاء في الغيبة والرفث للصائم، ١/٥٣٩، الرقم: ١٦٨٩، والنسائي في السنن الكبرى، ٢/٢٣٨، الرقم: ٣٢٤٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٥٢، الرقم: ٩٨٣٨، وابن الجعد في المسند، ١/٤١٤، الرقم: ٢٨٣١۔

٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: الصِّيَامُ جُنَّةٌ. فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ وَإِنْ امْرُؤٌ قَاتَلَهُ أَوْ شَاتَمَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ مَرَّتَيْنِ. وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ تَعَالَى مِنْ رِيْحِ الْمِسْکِ يَتْرُکُ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَشَهْوَتَهُ مِنْ أَجْلِي. الصِّيَامُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ. وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: روزہ ڈھال ہے۔ پس روزہ دار نہ فحش کلامی کرے اور نہ جہالت کی باتیں اور اگر کوئی اُس سے لڑے یا گالی دے تو دو دفعہ کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں۔ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے! روزہ دار کے منہ کی بدبو اللہ تعالیٰ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے کیونکہ وہ اپنے کھانے، اپنے پینے اور اپنی خواہش کو میرے روزے کی خاطر چھوڑتا ہے، لہٰذا اس کا بدلہ میں خود دوں گا اور ہر نیکی کی جزا اُس سے دس گنا ہے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: إِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصوم، باب فضل الصوم، ٢/ ٦٧٠، الرقم: ١٧٩٥، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب حفظ اللسان للصائم، ٢: ٨٠٦، الرقم: ١١٥١، والنسائي في السنن، كتاب الصيام،باب ذكر الإختلاف على أبي صالح، ٤: ١٦٣، الرقم: ٢٢١٦۔

٣: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب ما جاء في الغيبة والرفث للصائم، ١/٥٣٩، الرقم: ١٦٩١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/٢٧١، الرقم: ٨٨٧٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٨٦، الرقم: ٧٨٢٧، وابن حبان في الصحيح، ٨/٢٥٨، الرقم: ٣٤٨٢، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٦٤/١٠٠۔

أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ. وَإِنْ جَهِلَ عَلَيْهِ أَحَدٌ فَلْيَقُلْ: إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ أَحْمَدُ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی روزہ رکھے تو فحش کلامی اور بدتمیزی نہ کرے، اگر کوئی دوسرا اس سے بدتمیزی کرے تو کہہ دے کہ میں روزہ سے ہوں۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: رُبَّ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ إِلَّا الْجُوْعُ وَرُبَّ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهِ إِلَّا السَّهَرُ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کتنے ہی روزے دار ایسے ہیں کہ انہیں اپنے روزے سے سوائے بھوک کے کچھ حاصل نہیں ہوتا، اور (اسی طرح) کتنے ہی راتوں کو جاگنے والے ایسے ہیں کہ انہیں اپنے قیام سے سوائے جاگنے کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، نسائی اور ابن مبارک نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: كَمْ مِنْ صَائِمٍ

٤: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب ما جاء في الغيبة والرفث للصائم، ١/٥٣٩، الرقم: ١٦٩٠، والنسائي في السنن الكبرى، ٢/٢٣٩، الرقم: ٣٢٤٩، وابن المبارك في المسند، ١/٤٣، الرقم: ٧٥، والقضاعي في مسند الشهاب، ٢/٣٠٩، الرقم: ١٤٢٤،

٥: أخرجه الدارمي في السنن، ٢/٣٩٠، الرقم: ٢٧٢٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٤١، الرقم: ٩٦٨٣، وفي الزهد، ١/٤٥۔

لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ إِلَّا الظَمَأُ وَكَمْ مِنْ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهِ إِلَّا السَّهَرُ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

وفي رواية: كَمْ مِنْ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ إِلَّا الْجُوْعُ وَكَمْ مِنْ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهِ إِلَّا السَّهَرُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کتنے ہی روزے دار ایسے ہیں جن کو اُن کے روزوں سے پیاس کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا ہے اور کتنے ہی راتوں کو قیام کرنے والے ایسے ہیں جن کو ان کے قیام سے سوائے جاگنے کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔‘‘ اِس حدیث کو دارمی نے روایت کیا ہے۔

’’اور امام احمد کی روایت میں ہے کہ کتنے ہی روزے دار ایسے ہیں کہ جن کو اُن کے روزوں سے بھوک کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا ہے اور کتنے ہی راتوں کو قیام کرنے والے ایسے ہیں کہ جن کو ان کے قیام سے سوائے جاگنے کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

فَصْلٌ فِي فَضْلِ الْاِعْتِكَافِ

﴿فضیلتِ اِعتکاف کا بیان﴾

اَلآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ○ (البقرة، ۲: ۵۱)

”اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) سے چالیس راتوں کا وعدہ فرمایا تھا پھر تم نے موسیٰ (علیہ السلام) کے چِلّہٴ اعتکاف میں جانے) کے بعد بچھڑے کو (اپنا) معبود بنا لیا اور تم واقعی بڑے ظالم تھے ○“

۲. وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ○ (البقرة، ۲: ۱۲۵)

”اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل (علیہما السلام) کو تاکید فرمائی کہ میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لیے پاک (صاف) کر دو ○“

۳. ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِى الْمَسٰجِدِ. (البقرة، ۲: ۱۸۷)

”پھر روزہ رات (کی آمد) تک پورا کرو، اور عورتوں سے اس دوران شب باشی نہ کیا کرو جب تم مسجدوں میں اعتکاف بیٹھے ہو۔“

٤. وَرَهْبَانِيَّةَنِ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَاج فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْج وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ○ (الحديد، ۵۷: ۲۷)

’’اور رہبانیت (یعنی عبادتِ الٰہی کے لئے ترکِ دنیا اور لذّتوں سے کنارہ کشی) کی بدعت انہوں نے خود ایجاد کر لی تھی، اسے ہم نے اُن پر فرض نہیں کیا تھا، مگر (انہوں نے رہبانیت کی یہ بدعت) محض اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے (شروع کی تھی) پھر اس کی عملی نگہداشت کا جو حق تھا وہ اس کی ویسی نگہداشت نہ کر سکے (یعنی اسے اسی جذبہ اور پابندی سے جاری نہ رکھ سکے)، سو ہم نے اُن لوگوں کو جو ان میں سے ایمان لائے (اور بدعتِ رہبانیت کو رضائے الٰہی کے لئے جاری رکھے ہوئے) تھے، اُن کا اجر و ثواب عطا کر دیا اور ان میں سے اکثر لوگ (جو اس کے تارک ہوگئے اور بدل گئے) بہت نافرمان ہیں○‘‘

٥. وَاصْبِرْ نَفْسَکَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰکَ عَنْهُمْ. (الكهف، ۱۸: ۲۸)

’’(اے میرے بندے!) تو اپنے آپ کو ان لوگوں کی سنگت میں جمائے رکھا کر جو صبح و شام اپنے رب کو یاد کرتے ہیں اس کی رضا کے طلب گار رہتے ہیں (اس کی دید کے متمنی اور اس کا مکھڑا تکنے کے آرزو مند ہیں) تیری (محبت اور توجہ کی) نگاہیں ان سے نہ ہٹیں۔‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللهُ، ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ رمضان المبارک کے آخری دس دن اعتکاف کیا کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ ﷺ کا وصال ہوگیا۔ پھر آپ ﷺ کے بعد آپ کی ازواج مطہرات نے بھی اعتکاف کیا ہے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعْتَكِفُ فِي كُلِّ

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الاعتكاف، باب الاعتكاف في العشر الأواخر والاعتكاف في المساجد، ٢/٧١٣، الرقم: ١٩٢٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الاعتكاف، باب اعتكاف العشر الأواخر من رمضان، ٢/٨٣١، الرقم: ١١٧٢، وأبوداود في السنن، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ٢/٣٣١، الرقم: ٢٤٦٢، والترمذي نحوه في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في الاعتكاف، وقال: حديث حسن صحيح، ٣/١٥٧، الرقم: ٧٩٠۔

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الاعتكاف، باب الاعتكاف في العشر الأوسط من رمضان، ٢/٧١٩، الرقم: ١٩٣٩، ومسلم في الصحيح، كتاب الاعتكاف، باب اعتكاف العشر الأواخر من رمضان، ٢/٨٣٠، الرقم: ١١٧١، وأبوداود في السنن، كتاب الصوم، باب أين يكون الاعتكاف، ٢/٣٣٢، الرقم: ٢٤٦٥۔

رَمَضَانَ عَشْرَةَ أَيَّامٍ، فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيْهِ اعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ يَوْمًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر سال رمضان المبارک میں دس دن اعتکاف فرماتے تھے اور جس سال آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال مبارک ہوا اس سال آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیس دن اعتکاف کیا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ عُمَرَ رضی اللہ عنہ سَأَلَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ؟ قَالَ: فَأَوْفِ بِنَذْرِکَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا: میں نے دورِ جاہلیت میں منت مانی تھی کہ خانہ کعبہ میں ایک رات کا اعتکاف کروں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنی منت پوری کرو۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤. عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الاعتكاف، باب الاعتكاف ليلا، ٢/٧١٤، الرقم: ١٩٢٧، ومسلم في الصحيح، كتاب الأيمان، باب نذر الكافر وما يفعل فيه إذا أسلم، ٣/١٢٧٧، الرقم: ١٦٥٦، والترمذي في السنن، كتاب الأيمان والنذور، باب ما جاء في وفاء النذر، ٤/١١٢، الرقم: ٥٣٩۔

٤: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب ما جاء في الاعتكاف، ١/٥٦٢، الرقم: ١٧٧٠، والنسائي في السنن الكبرى، ٢/٢٥٩، الرقم: ٣٣٤٤، والحاكم في المستدرك، ١/٦٠٥، الرقم:—

الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ فَسَافَرَ عَامًا فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ اعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ يَوْمًا. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيّ.

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہر سال دس دن کا اعتکاف فرماتے، ایک مرتبہ سفر پیش آ گیا تو اگلے سال بیس روز کا اعتکاف فرمایا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهُ وَأَحْيَا لَيْلَهُ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب (آخری) عشرہ شروع ہوتا تو حضور نبی اکرم ﷺ کمربستہ ہوجاتے، اس کی راتوں کو زندہ رکھتے (یعنی شب بیدار رہتے) اور گھر والوں کو جگایا کرتے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

.... ١٦٠٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣١٤/٤، الرقم: ٨٣٤٧، والطيالسي في المسند، ٧٥/١، الرقم: ٥٥٣، وعبد بن حميد في المسند، ٩٣/١، الرقم: ١٨١۔

٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصلاة التراويح، باب العمل في العشر الأواخر من رمضان، ٧١١/٢، الرقم: ١٩٢٠، ومسلم في الصحيح، كتاب الاجتهاد، باب الاجتهاد في عشر الآواخر من شهر رمضان، ٨٣٢/٢، الرقم: ١١٧٤، وأبوداود في السنن، أبواب: شهر رمضان، باب في قيام شهر رمضان، ٥٠/٢، الرقم: ١٣٧٦، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب في فضل العشر الأواخر من شهر رمضان، ١/ ٥٦٢، الرقم: ١٧٦٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤٠/٦، الرقم: ٢٤١٧٧۔

٦. عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ. قَالَ نَافِعٌ: وَقَدْ أَرَانِي عَبْدُ اللهِ رضي الله عنه الْمَكَانَ الَّذِيْ كَانَ يَعْتَكِفُ فِيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنَ الْمَسْجِدِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ نافع کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر نے مجھے مسجد میں وہ جگہ (بھی) دکھائی جہاں رسول اللہ ﷺ اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔

٧. عَن عَائِشَةَ رضي الله عنها: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ

٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الاعتكاف، باب اعتكاف العشر الأواخر من رمضان، ٢/ ٨٣٠، الرقم: ١١٧١، وأبو داود في السنن، كتاب الصوم، باب أين يكون الاعتكاف، ٢/ ٣٣٢، الرقم: ٢٤٦٦، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب ما جاء في الاعتكاف، ١/ ٥٦٢، الرقم: ١٧٦٩.

٧: أخرجه مسلم في الصحيح ، كتاب الإعتكاف، باب الإجتهاد في العشر الآواخر من شهر رمضان، ٢/ ٨٣٢، الرقم: ١١٧٥، والترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب: ٧٣، ٣/ ١٦١، الرقم: ٧٩٦، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب في فضل الغتر الأواخر من شهر رمضان، ١/ ٥٦٢، الرقم: ١٧٦٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/ ٢٥٥، الرقم: ٢٦٢٣١، والنسائي في السنن الكبرى، ٢/ ٢٧٠، الرقم: ٣٣٩٠.

الْأَوَاخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں باقی دنوں کی بہ نسبت عبادت میں زیادہ جدوجہد کرتے تھے۔''

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٨. عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُوْقِظُ أَهْلَهُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی اکرم ﷺ رمضان کے آخری دس دنوں میں گھر والوں کو (عبادت کے لیے) جگاتے۔''

اِس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٩. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ يَمُرُّ بِالْمَرِيْضِ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ، فَيَمُرُّ كَمَا هُوَ وَلَا يُعَرِّجُ يَسْأَلُ عَنْهُ وَ قَالَ ابْنُ عِيْسٰى: قَالَتْ: إِنْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب: ٧٣، ٣/١٦١، الرقم: ٧٩٥، وعبد الرزاق في المصنف، ٤/٢٥٣، الرقم: ٧٧٠٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/٢٥١، الرقم: ٨٦٧٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٩٨، الرقم: ٧٦٢، والبزار في المسند، ١/١٨، الرقم: ١١٨، وأبو يعلى في المسند، ١/٢٤٣، الرقم: ٢٨٢۔

٩: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصوم، باب المعتكف يعود المريض، ٢/٣٣٣، الرقم: ٢٤٧٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٣٢١، الرقم: ٨٣٧٨۔

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کسی مریض کے پاس سے اعتکاف کی حالت میں گذرتے تو بغیر ٹھہرے حسب معمول گزرتے جاتے اور اس کا حال پوچھ لیتے۔ ابن عیسیٰ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ اعتکاف کی حالت میں مریض کی مزاج پرسی فرما لیا کرتے تھے۔‘‘ اِس حدیث کو امام ابو داود نے روایت کیا ہے۔

١٠. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ فِي الْمُعْتَكِفِ: هُوَ يَعْكِفُ الذُّنُوْبَ، وَيُجْرٰى لَهٗ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے معتکف کے بارے میں فرمایا: وہ گناہوں سے رکا رہتا ہے۔ اس کے لئے ایسی نیکیاں لکھی جاتی ہیں جو تمام نیک عمل کرنے والوں کے لئے لکھی جاتی ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

١١. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنِ اعْتَكَفَ يَوْمًا

١٠: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب في ثواب الاعتكاف، ١/٥٦٧، الرقم: ١٧٨١، والديلمي في مسند الفردوس، ٤/٢٠٧، الرقم: ٦٦٣٢، والكناني في مصباح الزجاجة، ٢/٨٥، الرقم: ٦٤٣۔

١١: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٧/٢٢٠، الرقم: ٧٣٢٦، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٢٦٣، الرقم: ٣٩٧١، وقال: رواه الحاكم وقال: صحيح الإسناد، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/١٩٢۔

ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللهِ ﷻ جَعَلَ اللهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ ثَـلَاثَ خَنَادِقَ كُلُّ خَنْدَقٍ أَبْعَدُ مِمَّا بَيْنَ الْخَافِقَيْنِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جوشخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے (صدق وخلوص کے ساتھ) ایک دن اعتکاف بیٹھے اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان تین خندقوں کا فاصلہ کر دیتا ہے، ہر خندق مشرق سے مغرب کے درمیانی فاصلہ سے زیادہ لمبی ہے۔‘‘

اِس حدیث کو امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

١٢. عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ رضي الله عنهما عَنْ أَبِيْهِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنِ اعْتَكَفَ عَشْرًا فِي رَمَضَانَ كَانَ كَحَجَّتَيْنِ وَعُمْرَتَيْنِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما اپنے والد (حضرت امام حسین علیہ السلام) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جوشخص رمضان المبارک میں دس دن اعتکاف کرتا ہے اس کا ثواب دو حج اور دو عمرہ کے برابر ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

١٢: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٢٨/٣، الرقم: ٢٨٨٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٤٢٥/٣، الرقم: ٣٩٦٦، ٣٩٦٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٩٦/٢، الرقم: ١٦٤٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٧٣/٣۔

۱۳. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا بَقِيَ عَشْرٌ مِنْ رَمَضَانَ شَدَّ مِئْزَرَهُ وَاعْتَزَلَ أَهْلَهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: جب رمضان کے (آخری عشرہ) کے دس دن باقی رہ جاتے تو آپ ﷺ اپنا کمر بند (یعنی کمرِ ہمت) کس لیتے اور اپنے اہلِ خانہ سے الگ ہو (کر عبادت و ریاضت میں مشغول ہو) جاتے۔''

اِس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

اَلآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

۱. قَالَ عُمَرُ رضي الله عنه: إِنَّ فِي الْعُزْلَةِ الرَّاحَةَ مِنْ خُلَّاطِ السُّوْءِ.

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عزلت نشینی میں برے دوستوں سے راحت اور چھٹکارا ہے۔''

۲. قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضي الله عنه: خُذُوْا بِحَظِّكُمْ مِنَ الْعُزْلَةِ.

۱۳: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/٦٦، الرقم: ٢٤٤٢٢، والسيوطي في الجامع الصغير، ١/١٤٣، الرقم: ٢١١، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/٥٣٥، وابن حجر العسقلاني في فتح الباري، ٤/٢٦٩۔

۱: أخرجه أحمد بن حنبل في الزهد/ ١٧٦۔

۲: أخرجه ابن المبارك في الزهد/ ٤٤٢، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٤/١٦١، وابن عبد البر في التمهيد، ١٧/٤٤٦، وابن أبي عاصم في الزهد: ٤٨، الرقم: ٨٤۔

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عزلت نشینی میں سے بھی اپنا حصہ لو۔‘‘

٣. قَالَ ذُوْ النُّوْنِ رَحِمَهُ اللهُ: لَمْ أَرَ شَيْئًا أَبْعَثَ لِطَلَبِ الإِخْلَاصِ، مِنَ الْوَحْدَةِ؛ لأَنَّهُ إِذَا خَلَا، لَمْ يَرَ غَيْرَ اللهِ تَعَالٰى، فَإِذَا لَمْ يَرَ غَيْرَهُ، لَمْ يُحَرِّكْهُ إِلَّا حُكْمُ اللهِ. وَمَنْ أَحَبَّ الْخَلْوَةَ، فَقَدْ تَعَلَّقَ بِعُمُوْدِ الإِخْلَاصِ، وَاسْتَمْسَكَ بِرُكْنٍ كَبِيْرٍ مِنْ أَرْكَانِ الصِّدْقِ.

’’حضرت ذو النون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے تنہائی سے بڑھ کر کوئی چیز طلب اخلاص پر ابھارنے والی نہیں دیکھی، کیونکہ بندہ جب خلوت میں ہوتا ہے، تو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو نہیں دیکھتا، پس جب اس کے علاوہ کسی کو نہیں دیکھتا، تو اسے اللہ تعالیٰ کے حکم کے علاوہ کوئی چیز عمل کے لئے متحرک نہیں کرتی، اور جو خلوت کو پسند کرتا ہے، تو وہ اخلاص کے ستون کے ساتھ چمٹ جاتا ہے، اور صدق کے ستونوں میں سے ایک بڑے ستون کو مضبوطی سے تھام لیتا ہے۔‘‘

٤. قَالَ الْجُنَيْدُ رَحِمَهُ اللهُ: اَلْمَسِيْرُ مِنَ الدُّنْيَا إِلَى الآخِرَةِ سَهْلٌ هَيِّنٌ عَلَى الْمُؤْمِنِ. وَهِجْرَانُ الْخَلْقِ فِيْ جَنْبِ اللهِ شَدِيْدٌ.

’’حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ نے فرمایا: مومن کے لئے دنیا سے آخرت تک کا سفر آسان اور ہلکا ہے، اور اللہ تعالیٰ کے قرب کی خاطر مخلوق سے کنارہ کش ہونا تکلیف دہ ہے۔‘‘

٥. قَالَ الْجَرِيْرِيُّ رَحِمَهُ اللهُ: مَنْ لَمْ يَحْكُمْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللهِ تَعَالَى التَّقْوٰى

٣: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية: ٢١۔
٤: أخرجه ابن قيم الجوزية في مدارج السالكين، ٢/١١٧۔
٥: أخرجه القشيري في الرسالة/ ١٨٩۔

وَالْمُرَاقَبَةَ لَمْ يَصِلْ إِلَى الْكَشْفِ وَالْمُشَاهَدَةِ.

''امام جریری رَحِمَهُ الله نے فرمایا: جس شخص نے اپنے اور اللہ کے درمیان تقویٰ اور مراقبہ کو مضبوط نہیں کیا، وہ شخص کشف اور مشاہدہ تک نہیں پہنچ سکتا۔''

٦. قَالَ السَّرِّيُّ رَحِمَهُ الله: مَنْ أَرَادَ أَنْ يَسْلَمَ دِيْنُهُ، وَيَسْتَرِيْحَ قَلْبُهُ وَبَدَنُهُ، وَيَقِلَّ غَمُّهُ؛ فَلْيَعْتَزِلِ النَّاسَ، لِأَنَّ هٰذَا زَمَانُ عُزْلَةٍ وَوَحْدَةٍ.

''حضرت سری سقطی رَحِمَهُ الله نے فرمایا: جو شخص چاہتا ہے کہ اس کا دین سلامت اور محفوظ ہو جائے اور یہ کہ اس کا دل اور بدن استراحت کریں اور اس کا غم ہلکا ہوا سے چاہیے کہ لوگوں سے علیحدگی اختیار کر لے کیونکہ یہ خلوت نشینی اور تنہا رہنے کا زمانہ ہے''۔

٧. قَالَ يَحْيَي بْنُ مُعَاذٍ رَحِمَهُ الله: اَلصَّبْرُ عَلَى الْخَلْوَةِ مِنْ عَلَامَاتِ الإِخْلَاصِ.

''حضرت یحییٰ بن معاذ رَحِمَهُ الله نے فرمایا: (گناہ سے بچنے کے لیے) خلوت (کی حالت میں جم کر بیٹھے رہنے) پر صبر کرنا اخلاص کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔''

٨. قَالَ إِبْرَاهِيْمُ الْخَوَّاصُ رَحِمَهُ الله: اَلْمُرَاعَاةُ تُوْرِثُ الْمُرَاقَبَةَ، وَالْمُرَاقَبَةُ تُوْرِثُ خُلُوْصَ السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ لِلّٰهِ تَعَالٰى.

''حضرت ابراہیم خواص رَحِمَهُ الله نے فرمایا: احکامِ خداوندی کا لحاظ رکھنے سے

٦: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية/ ٥٠۔

٧: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية/ ١٠٩۔

٨: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٩١۔

مراقبہ پیدا ہوتا ہے اور مراقبہ سے ظاہر و باطن میں اللہ تعالیٰ کے لئے خلوص پیدا ہوتا ہے۔‘‘

فَصْلٌ فِي فَضْلِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

﴿شبِ قدر کی فضیلت کا بیان﴾

اَلآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَo (الدخان، ٤٤: ٣)

’’بے شک ہم نے اسے ایک با برکت رات میں اُتارا ہے بے شک ہم ڈر سنانے والے ہیںo‘‘

٢. اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِo وَمَآ اَدْرٰکَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِo لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍo تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ الرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍo سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِo (القدر، ٩٧: ١-٥)

’’بے شک ہم نے اس (قرآن) کو شبِ قدر میں اتارا ہےo اور آپ کیا سمجھے ہیں (کہ) شبِ قدر کیا ہے؟o شبِ قدر (فضیلت و برکت اور اَجر وثواب میں) ہزار مہینوں سے بہتر ہےo اس (رات) میں فرشتے اور روح الامین (جبرائیل) اپنے رب کے حکم سے (خیر و برکت کے) ہر امر کے ساتھ اترتے ہیںo یہ (رات) طلوعِ فجر تک (سراسر) سلامتی ہےo‘‘

اَلأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ: قَالَ: تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، وَفِي رِوَايَةٍ: فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شبِ قدر کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں (اور ایک روایت میں ہے کہ رمضان کی آخری سات طاق راتوں) میں تلاش کیا کرو۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: الْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي تَاسِعَةٍ تَبْقٰى، فِي سَابِعَةٍ تَبْقٰى، فِي خَامِسَةٍ تَبْقٰى. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب صلاة التراويح، باب تحري ليلة القدر في الوتر من العشر الأواخر، ٢/٧١٠، الرقم: ١٩١٣، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب فضل ليلة القدر والحث على طلبها وبيان محلها وأرجى أوقات طلبها، ٢/٨٢٣، الرقم: ١١٦٥/ ١١٦٩، والترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في ليلة القدر، ٣/١٥٨، الرقم: ٧٩٢۔

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصيام، باب تحري ليلة القدر في الوتر من العشر الأواخر، ٢/٧١١، الرقم: ١٩١٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٣٠٨، الرقم: ٨٣١٦، وابن حجر العسقلاني في تغليق التعليق، ٣/٢٠٥، والشوكاني في نيل الأوطار، ٤/٣٧٠۔

''حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس (یعنی شبِ قدر) کو رمضان المبارک کے آخری عشرے میں باقی رہنے والی راتوں میں سے نویں، ساتویں اور پانچویں رات میں تلاش کرو۔''

اس حدیث کو امام بخاری اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۳. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے شبِ قدر میں حالت ایمان میں ثواب کی غرض سے قیام کیا اُس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور جس نے ایمان کی حالت میں ثواب کی غرض سے رمضان کے روزے رکھے اُس کے بھی سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ يَقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ

۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصوم، باب من صام صوم رمضان إيمانا واحتسابا، ٦٧٢/٢، الرقم: ١٨٠٢، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب الترغيب في قيام رمضان وهو التراويح، ٥٢٣/١، الرقم: ٧٦٠، والترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب الترغيب في قيام رمضان وما جاء فيه من الفضل، ١٧١/٣، الرقم: ٨٠٨، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب في قيام شهر رمضان، ٤٩/٢، الرقم: ١٣٧١۔

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الإيمان، باب قيام ليلة القدر من الإيمان، ٢١/١، الرقم: ٣٥، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة—

فَيُوَافِقُهَا، أُرَاهُ قَالَ: إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص لیلۃ القدر میں قیام کرے اور اس کو پا لے اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ ابو ہریرہ نے یہ بھی کہا تھا کہ ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور یہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

٥. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ عَلِمْتُ أَيُّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ، مَا أَقُوْلُ فِيْهَا؟ قَالَ: قُوْلِي: اَللّٰهُمَّ إِنَّکَ عُفُوٌّ كَرِيْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بتایئے اگر مجھے شب قدر معلوم ہو جائے تو میں اس میں کیا دعا مانگوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہو: ’’اَللّٰهُمَّ إِنَّکَ عُفُوٌّ كَرِيْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي‘‘ (یا اللہ!

المسافرين وقصرها، باب الترغيب في قيام، رمضان وهو التراويح، ١/٥٢٤، الرقم: ٧٦٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٣٠٦، الرقم: ٨٣٠٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٦٥، الرقم: ١٥٠٦ـ

٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ٨٥، ٥/٥٣٤، الرقم: ٣٥١٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٢٥٨، الرقم: ٢٦٢٥٨، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٢١٨، الرقم: ١٠٧٠٨، والحاكم في المستدرك، ١/٧١٢، الرقم: ١٩٤٢ـ

تو بہت معاف فرمانے والا کریم ہے، عفو و درگزر کو پسند کرتا ہے پس مجھے معاف فرما دے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور نسائی نے روایت کیا ہے نیز امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُبَارَكٌ فَرَضَ اللهُ ﷻ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ، تُفْتَحُ فِيْهِ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَتُغْلَقُ فِيْهِ أَبْوَابُ الْجَحِيْمِ وَتُغَلُّ فِيْهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِيْنِ، لِلّٰهِ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ، مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے پاس رمضان المبارک کا مہینہ آیا۔ اللہ تعالیٰ نے تم پر اس کے روزے فرض کیے ہیں۔ اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور سرکش و شریر شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس ماہ میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار راتوں سے افضل اور بہتر ہے، جو اس (رات) کی خیرات و برکات سے محروم کر دیا گیا وہ (ہر خیر سے) محروم کر دیا گیا۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٦: أخرجه النسائي في السنن، كتاب الصيام، باب ذكر اختلاف على معمر فيه، ٤/١٢٩، الرقم: ٢١٠٦، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب ما جاء في فضل شهر رمضان، ١/٥٢٦، الرقم: ١٦٤٤، وعبد الرزاق في المصنف، ٤/١٧٥، الرقم: ٧٣٨٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٣٠، الرقم: ٧١٤٨، وابن راهويه في المسند، ١/٧٤۔

٧. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: دَخَلَ رَمَضَانُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: إِنَّ هٰذَا الشَّهْرَ قَدْ حَضَرَكُمْ وَفِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَيْرَ كُلَّهُ وَلَا يُحْرَمُ خَيْرَهَا إِلَّا مَحْرُومٌ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ماہ رمضان آیا تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ جو مہینہ تم پر آ گیا ہے، اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے، جو شخص اس رات کی خیرات و برکات سے محروم کر دیا گیا وہ گویا تمام خیر سے محروم کر دیا گیا اور اس رات کی خیرات و برکات سے محروم صرف وہی شخص کیا جاتا ہے جو (اصلاً ہر خیر سے) محروم ہو۔'' اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٨. عَنْ مَالِكٍ رضي الله عنه أَنَّهُ سَمِعَ مَنْ يَثِقُ بِهٖ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَقُوْلُ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم أُرِيَ أَعْمَارَ النَّاسِ قَبْلَهُ أَوْ مَا شَاءَ اللهُ مِنْ ذٰلِکَ، فَكَأَنَّهُ تَقَاصَرَ أَعْمَارَ أُمَّتِهٖ أَنْ يَبْلُغُوْا مِنَ الْعَمَلِ مِثْلَ الَّذِي بَلَغَ غَيْرُهُمْ فِي طُوْلِ الْعُمُرِ، فَأَعْطَاهُ اللهُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْبَيْهَقِيُّ.

٧: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب ما جاء في فضل شهر رمضان، ١/٥٢٦، الرقم: ١٦٤٤، والمقدسي في فضائل الأعمال، ١/٤٤، الرقم: ١٧٦، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٦٠، الرقم: ١٤٩١۔

٨: أخرجه مالك في الموطأ، كتاب الاعتكاف، باب ما جاء في ليلة القدر، ١/٣٢١، الرقم: ٦٩٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٣٢٣، الرقم: ٣٦٦٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٦٥، الرقم: ١٥٠٨۔

’’حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ثقہ (یعنی قابل اعتماد) اہل علم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سابقہ امتوں کی عمریں دکھائی گئیں یا اس بارے میں جو اللہ تعالیٰ نے چاہا دکھایا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کی عمروں کو چھوٹا خیال فرمایا کہ وہ کم عمروں کی وجہ سے اس قدر کثیر اعمال نہ کرسکیں گے جس قدر دیگر امتوں کے افراد اپنی طوالتِ عمری کی وجہ سے کر پائیں گے تو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شبِ قدر عطا فرما دی جو ہزار مہینوں سے بھی افضل ہے۔‘‘

اِس حدیث کو امام مالک اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٩. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی الله عليه وآله وسلم: إِنَّ اللهَ عزوجل وَهَبَ لِأُمَّتِي لَيْلَةَ الْقَدْرِ، وَلَمْ يُعْطِهَا مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بلا شبہ اللہ تعالیٰ نے لیلۃ القدر میری امت ہی کو عطا کی ہے ان سے پہلے کسی امت کو یہ نہیں ملی۔‘‘ اِس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

١٠. عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی الله عنه أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَخْبِرْنَا عَنْ

٩: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ١/١٧٣، الرقم: ٦٤٧، والسيوطي في تنوير الحوالك، ١/٢٣٧، والمناوي في فيض القدير، ٢/٢٦٩، والزرقاني في شرح الزرقاني على الموطأ لإمام مالك، ٢/٢٩٣۔

١٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣١٨، ٣٢١، ٣٢٤، الرقم: ٢٢٧٦٥، ٢٢٧٩٣، ٢٢٨١٥، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢/٧١، الرقم: ١٢٨٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٦٥، الرقم: ١٥٠٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/١٧٥۔١٧٦۔

لَيْلَةِ الْقَدْرِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: هِيَ فِي رَمَضَانَ الْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، فَإِنَّهَا وِتْرٌ فِي إِحْدَى وَعِشْرِيْنَ أَوْ ثَـلَاثٍ وَّعِشْرِيْنَ أَوْ خَمْسٍ وَّعِشْرِيْنَ أَوْ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ أَوْ تِسْعٍ وَّعِشْرِيْنَ أَوْ فِي آخِرِ لَيْلَةٍ، فَمَنْ قَامَهَا إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَأَخَّرَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمیں شبِ قدر کے بارے میں بتائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ (رات) ماہِ رمضان کے آخری عشرے میں ہوتی ہے۔ اس رات کو آخری عشرہ میں تلاش کرو۔ بے شک یہ رات طاق راتوں یعنی اکیسویں، تئیسویں، پچیسویں، ستائیسویں، انتیسویں میں سے کوئی ایک یا رمضان کی آخری رات ہوتی ہے۔ جو بندہ اس میں ایمان وثواب کے ارادہ سے قیام کرے اس کے اگلے پچھلے (تمام) گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔‘‘

اِس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١١. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ نَزَلَ جِبْرِيْلُ عليه السلام فِي كَبْكَبَةٍ مِنَ الْمَـلَائِكَةِ يُصَلُّوْنَ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ قَائِمٍ أَوْ قَاعِدٍ يَذْكُرُ اللهَ عزوجل، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدِهِمْ يَعْنِي يَوْمَ فِطْرِهِمْ بَاهٰى بِهِمْ مَـلَائِكَتَهُ فَقَالَ: يَا مَـلَائِكَتِي، مَا جَزَاءُ أَجِيْرٍ وَفّٰى عَمَلَهُ، قَالُوْا: رَبَّنَا، جَزَاءُهُ أَنْ يُوَفّٰى أَجْرُهُ. قَالَ: مَـلَائِكَتِي، عَبِيْدِي وَإِمَائِي قَضَوْا

١١: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٣/٣٤٣، الرقم: ٣٧١٧، وفي فضائل الأوقات، ١/٣١٨، الرقم: ١٥٥.

فَرِيْضَتِي عَلَيْهِمْ ثُمَّ خَرَجُوْا يَعُجُّوْنَ إِلَيَّ بِالدُّعَاءِ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَكَرَمِي وَعُلُوِّي وَارْتِفَاعِ مَكَانِي لَأُجِيْبَنَّهُمْ فَيَقُوْلُ: ارْجِعُوْا قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ وَبَدَّلْتُ سَيِّاٰتِكُمْ حَسَنَاتٍ قَالَ: فَيَرْجِعُوْنَ مَغْفُوْرًا لَّهُمْ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب شب قدر ہوتی ہے تو جبریل علیہ السلام فرشتوں کی جماعت میں اترتے ہیں، اور ہر اس کھڑے بیٹھے بندے پر جو اللہ کا ذکر کرتا ہے، سلام بھیجتے ہیں۔ جب ان کی عید کا دن ہوتا ہے یعنی عید الفطر کا دن تو اللہ ان بندوں سے اپنے فرشتوں پر فخر کرتے ہوئے فرماتا ہے: اے میرے فرشتو! اُس مزدور کی اُجرت کیا ہونی چاہیے جو اپنا کام پورا کر دے؟ وہ عرض کرتے ہیں: الٰہی! اس کی اُجرت یہ ہے کہ اسے پورا پورا اجر دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے فرشتو! میرے بندے اور بندیوں نے میرا وہ فریضہ پورا کر دیا جو ان پر تھا۔ پھر وہ دعا میں دست طلب دراز کرتے ہوئے نکل پڑے۔ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا:) مجھے اپنی عزت، اپنے جلال، اپنے کرم، اپنی بلندی اور رفعتِ مکانی کی قسم: میں ان کی دعا ضرور قبول کروں گا۔ پھر (اپنے بندوں سے) فرماتا ہے: لوٹ جاؤ میں نے تمہیں بخش دیا اور تمہاری برائیوں کو نیکیوں میں بدل دیا۔ فرمایا: پھر یہ لوگ بخشے ہوئے اپنے گھروں کو لوٹتے ہیں۔‘‘

اِس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

فَصْلٌ فِي تَحَرِّي لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ

﴿رمضان کے آخری عشرہ میں تلاشِ لیلۃ القدر کا بیان﴾

اَلآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقٰتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ج وَقَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ ○ (الأعراف، ۷: ۱٤۲)

''اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) سے تیس راتوں کا وعدہ فرمایا اور ہم نے اسے (مزید) دس (راتیں) ملا کر پورا کیا، سو ان کے رب کی (مقرر کردہ) میعاد چالیس راتوں میں پوری ہوگئی۔ اور موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنے بھائی ہارون (علیہ السلام) سے فرمایا: تم (اس دوران) میری قوم میں میرے جانشین رہنا اور (ان کی) اصلاح کرتے رہنا اور فساد کرنے والوں کی راہ پر نہ چلنا (یعنی انہیں اس راہ پر نہ چلنے دینا)○''

اَلأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

۱. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ: قَالَ: تَحَرَّوْا لَيْلَةَ

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب صلاة التراويح، باب تحري ليلة القدر في الوتر من العشر الأواخر، ۲/ ۷۱۰، الرقم: ۱۹۱۳، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب فضل ليلة القدر والحث على طلبها وبيان محلها وأرجى أوقات طلبها، ۲/ ۸۲۳، الرقم: ۱۱٦٥/

الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، وفي رواية: فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شبِ قدر کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کیا کرو اور ایک روایت میں ہے کہ رمضان کی آخری سات طاق راتوں میں تلاش کیا کرو۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رِجَالًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أُرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

--------- ١١٦٩، والترمذي في السنن، كتاب الصوم عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء في ليلة القدر، وقال حديث عائشة رضي الله عنها حديث حسن صحيح، ٣/١٥٨، الرقم: ٧٩٢، وأبوداود في السنن، كتاب الصلاة، باب من روى في السبع الأواخر، ٢/٥٣، الرقم: ١٣٨٥، ومالك في الموطأ، ١/٣١٩-٣٢٠، الرقم: ٦٩٣-٦٩٤.

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصوم، باب قول النبي ﷺ: إذا رأيتم الهلال فصوموا وإذا رأيتموه فأفطروا، ٢/٧٠٩، الرقم: ١٩١١، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب فضل ليلة القدر والحث على طلبها وبيان محلها وأرجى أوقات طلبها، ٢/٨٢٢، الرقم: ١١٦٥، ومالك في الموطأ، ١/٣٢١، الرقم: ٦٩٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٧، الرقم: ٤٦٧١، والنسائي في السنن الكبرى، ٢/٢٧٢، الرقم: ٣٣٩٩.

’’حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے بعض اصحاب کو شب قدر خواب میں آخری سات راتوں کے اندر دکھائی گئی۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے خواب آخری سات راتوں پر متفق ہو گئے ہیں، لہٰذا جو تم میں سے اسے تلاش کرنا چاہے تو وہ آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣. عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ رضي الله عنه قَالَ: رَأَى رَجُلٌ أَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَرَى رُؤْيَاكُمْ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فَاطْلُبُوْهَا فِي الْوِتْرِ مِنْهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ يَعْلٰى.

’’حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رمضان کی ستائیسویں شب میں لیلۃ القدر کو خواب میں دیکھا، حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں دیکھتا ہوں کہ تمہارا خواب آخری دس دنوں میں واقع ہوا ہے۔ پس لیلۃ القدر کو آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

٤. قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ اعْتَكَفْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ مِنْ

٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب فضل ليلة القدر والحث على طلبها وبيان محلها وأرجى أوقات طلبها، ٢/٨٢٣، الرقم: ١١٦٥، وأبو يعلى في المسند، ٩/٢٩٣، الرقم: ٥٤١٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٣٠٨، الرقم: ٨٣١٣، وابن حزم في المحلى، ٧/٣٤۔

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب صلاة التراويح، باب التماس ليلة القدر في السبع الأواخر، ٢/٧٠٩، الرقم: ١٩١٢، وأبو يعلى في المسند، ٢/٤٦٢، الرقم: ١٢٨٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢٤، ٦٠، الرقم: ١١٢٠٢، ١١٥٩٧۔

رَمَضَانَ فَخَرَجَ صَبِيْحَةَ عِشْرِيْنَ فَخَطَبَنَا وَقَالَ: إِنِّي أُرِيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ أُنْسِيْتُهَا أَوْ نُسِّيْتُهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي الْوِتْرِ وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنِّي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِيْنٍ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَلْيَرْجِعْ فَرَجَعْنَا وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً فَجَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمَطَرَتْ حَتَّى سَالَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ وَكَانَ مِنْ جَرِيْدِ النَّخْلِ وَأُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَسْجُدُ فِي الْمَاءِ وَالطِّيْنِ حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّيْنِ فِي جَبْهَتِهِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْ يَعْلٰى.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا۔ آپ ﷺ بیس تاریخ کی صبح کو باہر تشریف لے گئے اور خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: مجھے شب قدر دکھائی گئی لیکن میں اُسے بھول گیا یا وہ مجھے بھلا دی گئی۔ پس اُسے رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو اور میں نے دیکھا کہ میں پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں۔ پس جس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اعتکاف کیا ہے اسے لوٹ جانا چاہیے۔ ہم لوٹ گئے اور ہمیں آسمان میں کوئی بادل نظر نہیں آتا تھا۔ چنانچہ ایک بدلی آئی اور برسنے لگی۔ یہاں تک کہ مسجد کی چھت ٹپکنے لگی جو کھجور کی شاخوں کی تھی۔ نماز قائم کی گئی تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو پانی اور مٹی میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا۔ یہاں تک کہ مٹی کا نشان میں نے آپ ﷺ کی پیشانی میں دیکھا۔‘‘ اِس حدیث کو امام بخاری اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُجَاوِرُ فِي

٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب صلاة التراويح، باب التماس ليلة القدر في السبع الاواخر، ٢/٧٠٩، الرقم: ١٩١٦، والترمذي في—

الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَيَقُوْلُ: تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف بیٹھتے تھے اور فرمایا کرتے تھے: شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کیا کرو۔‘‘

اِس حدیث کو امام بخاری اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: الْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي تَاسِعَةٍ تَبْقَى، فِي سَابِعَةٍ تَبْقَى، فِي خَامِسَةٍ تَبْقَى. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اُسے (شبِ قدر کو) رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو۔ شب قدر نو راتیں باقی رہنے پر ہے یا سات باقی رہنے پر یا پانچ باقی رہنے پر۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

.... السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في ليلة القدر، ٣/١٥٨، الرقم: ٧٩٢، وابن راهويه في المسند، ٢/١٧٠، الرقم: ٦٧٠۔

٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب صلاة التراويح، باب التماس ليلة القدر في السبع الأواخر، ٢/٧٠٩، الرقم: ١٩١٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٣٢٨، الرقم: ٣٦٨٠، والطيالسي في المسند، ١/٧٨، الرقم: ٥٧٦، والشوكاني في نيل الأوطار، ٤/٣٧٠۔

٧. عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ يَقُوْلُ: سَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ ﷺ فَقُلْتُ: إِنَّ أَخَاکَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ: مَنْ يَقُمِ الْحَوْلَ يُصِبْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ: رَحِمَهُ اللهُ أَرَادَ أَنْ لَا يَتَّكِلَ النَّاسُ أَمَا إِنَّهُ قَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِي رَمَضَانَ وَأَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ وَأَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ ثُمَّ حَلَفَ لَا يَسْتَثْنِي أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ. فَقُلْتُ: بِأَيِّ شَيْءٍ تَقُوْلُ ذٰلِکَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ؟ قَالَ: بِالْعَلَامَةِ أَوْ بِالْآيَةِ الَّتِي أَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَّهَا تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ لَا شُعَاعَ لَهَا. رَوَاهُ مُسْلِم.

حضرت زر بن حبیش علیہ الرحمۃ (جو اکابر تابعین میں سے ہیں) بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعب ﷺ سے کہا کہ آپ کے بھائی عبد اللہ بن مسعود ﷺ فرماتے ہیں: جو شخص تمام سال قیام کرے گا وہ لیلۃ القدر کو پا لے گا۔ حضرت کعب ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابن مسعود ﷺ پر رحم فرمائے، ان کا ارادہ یہ تھا کہ کہیں لوگ ایک رات پر تکیہ کر کے نہ بیٹھ جائیں ورنہ وہ خوب جانتے تھے کہ لیلۃ القدر رمضان میں ہے اور رمضان کے آخری عشرے میں ہے اور اغلب طور پر وہ رمضان کی ستائیسویں شب ہے، پھر انہوں نے بغیر اِن شاء اللہ کہے قسم کھا کر کہا کہ لیلۃ القدر رمضان کی ستائیسویں شب

٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب فضل ليلة القدر والحث على طلبها وبيان محلها وأرجى أوقات طلبها، ٢/٨٢٨، الرقم: ٧٦٢، والترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة القدر، ٥/٤٤٥، الرقم: ٣٣٥١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٣٠، الرقم: ٢١٢٣١، والنسائي في السنن الكبرى، ٢/٢٧٤، الرقم: ٣٤٠٦، وابن حبان في الصحيح، ٨/٤٤٤، الرقم: ٣٦٨٩، وابن خزيمة في الصحيح، ٣/٣٣١، الرقم: ٢١٩١۔

ہی ہے۔ میں نے کہا: اے ابو المنذر! تم یہ بات اتنے یقین سے کس وجہ سے کہہ رہے ہو؟ انہوں نے کہا اس دلیل یا اس نشانی کی بنا پر جو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بتائی ہے اور وہ یہ ہے کہ اس رات کے بعد جب سورج طلوع ہوتا ہے تو اس میں شعائیں نہیں ہوتیں۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

۸. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ فِي قُبَّةٍ تُرْكِيَّةٍ عَلَى سُدَّتِهَا حَصِيْرٌ قَالَ: فَأَخَذَ الْحَصِيْرَ بِيَدِهِ فَنَحَّاهَا فِي نَاحِيَةِ الْقُبَّةِ ثُمَّ أَطْلَعَ رَأْسَهُ فَكَلَّمَ النَّاسَ فَدَنَوْا مِنْهُ فَقَالَ: إِنِّي اعْتَكَفْتُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ أَلْتَمِسُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ اعْتَكَفْتُ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ ثُمَّ أُتِيْتُ فَقِيْلَ لِي: إِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَعْتَكِفَ فَلْيَعْتَكِفْ فَاعْتَكَفَ النَّاسُ مَعَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے رمضان المبارک کے پہلے عشرے میں اعتکاف کیا، پھر ایک ترکی خیمہ میں رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا، جس کے دروازے پر چٹائی لگی ہوئی تھی۔ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے وہ چٹائی ہٹائی اور خیمہ کے ایک کونے میں کر دی، پھر خیمہ سے سر باہر نکالا

۸: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب فضل ليلة القدر والحث على طلبها وبيان محلها وأرجى أوقات طلبها، ۲/۸۲۵، الرقم: ۱۱٦۷، وابن حبان في الصحيح، ۸/٤۳۹، الرقم: ۳٦۸٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/۳۱٤، الرقم: ۸۳۵۰، والشوكاني في نيل الأوطار، ٤/۳٦۸۔

اور لوگوں سے مخاطب ہوئے۔ لوگ آپ ﷺ کے قریب ہو گئے، آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: میں اس رات کی تلاش میں پہلے عشرے میں اعتکاف کرتا تھا، پھر میں درمیانی عشرہ میں اعتکاف بیٹھا، پھر میرے پاس کوئی (فرشتہ) آیا، میری طرف وحی کی گئی کہ یہ آخری عشرے میں ہے تم میں سے جس شخص کو پسند ہو وہ اعتکاف کرے، لوگوں نے آپ ﷺ کے ساتھ اعتکاف کیا۔'' اس حدیث کو امام مسلم اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٩. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: قَالَ ذُكِرَتْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ عِنْدَ أَبِي بَكْرَةَ فَقَالَ: مَا أَنَا مُلْتَمِسُهَا لِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ إِلَّا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: الْتَمِسُوْهَا فِي تِسْعٍ يَبْقَيْنَ أَوْ فِي سَبْعٍ يَبْقَيْنَ أَوْ فِي خَمْسٍ يَبْقَيْنَ أَوْ فِي ثَلَاثِ أَوَاخِرِ لَيْلَةٍ. قَالَ: وَكَانَ أَبُو بَكْرَةَ يُصَلِّي فِي الْعِشْرِيْنَ مِنْ رَمَضَانَ كَصَلَاتِهِ فِي سَائِرِ السَّنَةِ. فَإِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ اجْتَهَدَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''عینیہ بن عبد الرحمٰن فرماتے ہیں مجھ سے میرے والد نے بیان کرتے ہوئے فرمایا: میں نے ابوبکرہ کے پاس لیلۃ القدر کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا: میں اسے تلاش نہیں کرتا کیونکہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے ایک بات سنی (آپ نے فرمایا) آگاہ رہو! وہ رمضان کے آخری عشرہ میں ہے، نیز میں نے سنا آپ ﷺ نے فرمایا: اسے تلاش کرو جب نو یا سات یا پانچ یا تین راتیں یا آخری رات باقی رہ جائے۔ عبدالرحمٰن کہتے ہیں:

٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في ليلة القدر، ٣/ ١٦٠، الرقم: ٧٩٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٧١، الرقم: ١١٦٩٧۔

ابوبکرہ، رمضان کے پہلے بیس دنوں میں عام دنوں کی طرح نماز پڑھتے، جب آخری دس دن شروع ہوتے تو معمول سے ہٹ کر زیادہ عبادت میں مشغول ہو جاتے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٠. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَيَقُوْلُ: تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَان.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حضور نبی اکرم ﷺ رمضان شریف کے آخری دس دنوں میں اعتکاف بیٹھتے اور ارشاد فرماتے رمضان کے آخری عشرہ میں لیلۃ القدر کو تلاش کرو۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا اور امام ترمذی فرماتے ہیں: حدیث عائشہ حسن صحیح ہے۔

١١. عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي لَيْلَةِ

١٠: أخرجه الترمذي في السنن، باب ما جاء في ليلة القدر، ٣/١٥٩، الرقم: ٧٩٢

١١: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب من قال سبع وعشرين، ٢/٥٣، الرقم: ١٣٨٦، وابن حبان في الصحيح، ٨/٤٣٦، الرقم: ٣٦٨٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٣١٢، الرقم: ٨٣٣٨، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/٢٣١، الرقم: ٩٢٥۔

الْقَدْرِ قَالَ: لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ شب قدر ستائیسویں رات کی ہوتی ہے۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابو داود اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۲. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: اعْتَكَفْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ: إِنِّي أُرِيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَأُنْسِيْتُهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي الْوِتْرِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ رمضان کے درمیانی عشرہ میں اعتکاف بیٹھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے لیلۃ القدر دکھائی گئی تھی لیکن میں اسے بھول گیا ہوں، اسے آخری عشرہ میں تلاش کیا کرو۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۱۳. عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی الله عنه أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! أَخْبِرْنَا عَنْ

۱۲: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب في ليلة القدر، ۱/۵۶۱، الرقم: ۱۷۶۶، وابن أبي شيبة في المصنف، ۲/۳۲۶، الرقم: ۹۵۳۹، والمقدسي في فضائل الأعمال، ۱/۵۳، الرقم: ۲۱۹۔

۱۳: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۵/۳۱۸، ۳۲۱، ۳۲۴، الرقم: ۲۲۷۶۵، ۲۲۷۹۳، ۲۲۸۱۵، والطبراني في المعجم الأوسط، ۲/۷۱، الرقم: ۱۲۸۴، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲/۶۵، الرقم: ۱۵۰۷، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۳/۱۷۵۔ ۱۷۶۔

لَيْلَةِ الْقَدْرِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: هِيَ فِي رَمَضَانَ الْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فَإِنَّهَا وِتْرٌ فِي إِحْدَى وَعِشْرِيْنَ أَوْ ثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ أَوْ خَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ أَوْ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ أَوْ تِسْعٍ وَعِشْرِيْنَ أَوْ فِي آخِرِ لَيْلَةٍ فَمَنْ قَامَهَا إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمیں شبِ قدر کے بارے میں بتائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ (رات) ماہِ رمضان کے آخری عشرے میں اکسویں، تیئسویں، پچیسویں، ستائیسویں، انتیسویں یا رمضان کی آخری رات ہوتی ہے۔ جو بندہ اس میں ایمان وثواب کے ارادہ سے قیام کرے اس کے اگلے پچھلے (تمام) گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱٤. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما: أَنَّ رَجُلًا أَتَى نَبِيَّ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ، إِنِّي شَيْخٌ كَبِيْرٌ عَلِيْلٌ يَشُقُّ عَلَيَّ الْقِيَامُ، فَأْمُرْنِي بِلَيْلَةٍ لَعَلَّ اللهَ يُوَفِّقُنِي فِيْهَا لِلَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَقَالَ: عَلَيْکَ بِالسَّابِعَةِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی میں ایک ضعیف اور بیمار آدمی ہوں، میرے لئے (طویل) قیام بہت مشکل ہے لہٰذا میرے لیے کسی ایسی رات میں قیام

۱٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱/۲٤۰، الرقم: ۲۱٤۹، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۱/۳۱۱، الرقم: ۱۱۸۳٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/۳۱۲، الرقم: ۸۳٤۰، وابن عبد البر في التمهيد، ۲۱/۲۱۳، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۹/۲۳۰۔

کا حکم فرمائیں کہ جس میں اللہ تعالی مجھے لیلۃ القدر عطا فرما دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (پھر تو) تیرے لئے (رمضان کے آخری عشرہ کی) ساتویں رات جاگنا ضروری ہے۔‘‘

اِس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

١٥. عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ: لَيْلَةٌ سَمْحَةٌ طَلْقَةٌ لَا حَارَّةٌ وَلَا بَارِدَةٌ تُصْبِحُ شَمْسُهَا صُبَيْحَهَا ضَعِيْفَةً حَمْرَاءَ. رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے شبِ قدر کے بارے میں ارشاد فرمایا: یہ ایک خوشگوار و معتدل کھلی کھلی (گھٹن سے محفوظ) رات ہے نہ گرم نہ سرد اس کی صبح سورج کمزور شعاعوں کے ساتھ سرخ طلوع ہوتا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن خزیمہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

١٥: أخرجه ابن خزيمة في الصحيح، ٣/٣٣١، الرقم: ٢١٩٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٣٣٤، الرقم: ٣٦٩٣۔

فَصْلٌ فِي فَضْلِ تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ فِي رَمَضَانَ

﴿رمضان المبارک میں تلاوت قرآن کی فضیلت کا بیان﴾

اَلآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ط اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ط وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○ (البقرة، ٢: ١٢١)

”(ایسے لوگ بھی ہیں) جنہیں ہم نے کتاب دی وہ اسے اس طرح پڑھتے ہیں جیسے پڑھنے کا حق ہے، وہی لوگ اس (کتاب) پر ایمان رکھتے ہیں، اور جو اس کا انکار کر رہے ہیں سو وہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں○“

٢. وَ قُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَّ نَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا○ قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖٓ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا. (بني إسرائيل، ١٧: ١٠٦-١٠٧)

”اور قرآن کو ہم نے جدا جدا کرکے اتارا تاکہ آپ اسے لوگوں پر ٹھہر ٹھہر کر پڑھیں○ اور ہم نے اسے رفتہ رفتہ (حالات اور مصالح کے مطابق) تدریجاً اتارا ہے۔“

٣. وَ رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا○ اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا○

(المزمل، ٧٣: ٤-٥)

”اور (اے حبیب!) قرآن کو (وقوف، اعراب، تمام کیفیات، مفہوم و معنی کے ساتھ) خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کریں○ ہم عنقریب آپ پر ایک بھاری فرمان نازل کریں گے○“

اَلأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: كَانَ يَعْرِضُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ الْقُرْآنَ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً فَعَرَضَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ فِي الْعَامِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ وَكَانَ يَعْتَكِفُ كُلَّ عَامٍ عَشْرًا فَاعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ فِي الْعَامِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حضرت جبریل ﷺ سال میں ایک دفعہ قرآن کریم کا دور کیا کرتے تھے، لیکن جس سال آپ ﷺ کا وصال مبارک ہوا اس سال دو مرتبہ دور کیا۔ پہلے آپ ﷺ ہر سال دس روز اعتکاف فرمایا کرتے لیکن جس سال آپ ﷺ کا وصال ہوا اس سال بیس روز اعتکاف فرمایا۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری، ابو داود اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٢. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَأَجْوَدُ مَا يَكُوْنُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ لِأَنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب فضائل القرآن باب كان جبرئيل يعرض القرآن على النبي ﷺ ٤/١٩١١، الرقم: ٤٧١٢، وأبو داود في السنن، كتاب الصوم، باب أين يكون الاعتكاف، ٢/٣٣٢، الرقم: ٢٤٦٦، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب ما جاء في الاعتكاف، ١/٥٦٢، الرقم: ١٧٦٩، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٧، الرقم: ٧٩٩٢، والدارمي في السنن، ٢/٤٣، الرقم: ١٧٧٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٣٦، ٣٥٥، الرقم: ٨٤١٦، ٨٦٤٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٣١٤، الرقم: ٨٣٤٦۔

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصوم، باب أجود ما كان النبي ﷺ يكون في رمضان، ٢/٦٧٢، الرقم: ١٨٠٣، وفي كتاب ـــ

لَيْلَةٍ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ حَتَّى يَنْسَلِخَ يَعْرِضُ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الْقُرْآنَ فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيْلُ كَانَ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عبد اللہ ابن عباس رضي الله عنهما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ خیرات کرنے میں تمام لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور رمضان المبارک کے مہینے میں تو آپ ﷺ کے دریائے سخاوت کے اندر طغیانی آ جاتی، حضرت جبرائیل علیہ السلام ماہِ رمضان المبارک کی ہر رات آخر ماہ تک حاضر خدمت ہوتے رہتے کیونکہ رسول اللہ ﷺ ان کے ساتھ قرآن کریم کا دور فرمایا کرتے تھے۔ جب حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوتے تو آپ صدقہ و خیرات کرنے میں تیز چلنے والی ہوا سے بھی زیادہ سخی ہو جاتے تھے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَجْوَدَ

.... فضائل القرآن، باب كان جبريل يعرض القرآن على النبي ﷺ، ٤/١٩١١، الرقم: ٤٧١١، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب كان النبي ﷺ أجود الناس بالخير من الريح المرسلة، ٤/١٨٠٣، الرقم: ٢٣٠٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٦٣، الرقم: ٣٤٢٥، وابن حبان في الصحيح، ٨/٢٢٥، الرقم: ٣٤٤٠، وابن خزيمة في الصحيح، ٣/١٩٣، الرقم: ١٨٨٩۔

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب بدء الوحي، باب كيف كان بدء الوحي إلى رسول الله ﷺ، ١/٦، الرقم: ٦، وفي كتاب المناقب، باب صفة النبي ﷺ، ٣/١٣٠٤، الرقم: ٣٣٦١، والنسائي في السنن، كتاب الصيام، باب الفضل والجود في شهر رمضان، ٤/١٢٥، الرقم: ٢٠٩٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٨٨، الرقم: ٢٦١٦، وأبو يعلى في المسند، ٤/٤٢٦، الرقم: ٢٥٥٢، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٢٨٥، الرقم: ٦٣٧٠۔

النَّاسِ، وَكَانَ أَجْوَدُ مَا يَكُوْنُ فِي رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ، وَكَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ، فَلَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں جب حضرت جبریل علیہ السلام سے ملاقات ہوتی تو آپ ﷺ کی سخاوت اور بڑھ جاتی۔ وہ رمضان کی ہر رات میں آپ ﷺ سے ملتے اور آپ ﷺ کے ساتھ قرآن مجید کا دور کرتے۔ پس رسول اللہ ﷺ احسان کرنے میں تیز ہوا سے بھی زیادہ سخی تھے۔‘‘ اِس حدیث کو امام بخاری اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: أَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي كَأَنَّ مِشْيَتَهَا مَشْيُ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَرْحَبًا بِابْنَتِي ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِيْنِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ، ثُمَّ أَسَرَّ إِلَيْهَا حَدِيْثًا فَبَكَتْ، فَقُلْتُ لَهَا: لِمَ تَبْكِيْنَ؟ ثُمَّ أَسَرَّ إِلَيْهَا حَدِيْثًا فَضَحِكَتْ، فَقُلْتُ: مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ فَرَحًا أَقْرَبُ مِنْ حُزْنٍ، فَسَأَلْتُهَا عَمَّا قَالَ، فَقَالَتْ: مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، حَتَّى قُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ فَسَأَلْتُهَا، فَقَالَتْ: أَسَرَّ إِلَيَّ: إِنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣٢٦، ١٣٢٧، الرقم: ٣٤٢٦، ٣٤٢٧، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب فضائل فاطمة بنت النبي ﷺ، ٤/١٩٠٤، الرقم: ٢٤٥٠، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٩٦، الرقم: ٨٣٦٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٢٨٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/٤١٨، الرقم: ١٠٣٢۔

يُعَارِضُنِي الْقُرْآنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً، وَإِنَّهُ عَارَضَنِي الْعَامَ مَرَّتَيْنِ، وَلَا أُرَاهُ إِلَّا حَضَرَ أَجَلِي، وَإِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِي لَحَاقًا بِي. فَبَكَيْتُ، فَقَالَ: أَمَا تَرْضَيْنَ، أَنْ تَكُوْنِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، أَوْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَضَحِكْتُ لِذَلِکَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا تشریف لائیں اور ان کا چلنا ہو بہو حضور نبی اکرم ﷺ کے چلنے جیسا تھا۔ آپ ﷺ نے اپنی لختِ جگر کو خوش آمدید کہا اور اپنے دائیں یا بائیں جانب بٹھا لیا، پھر چپکے سے ان سے کوئی بات کہی تو وہ رونے لگیں۔ میں نے ان سے پوچھا آپ کیوں رو رہی ہیں؟ پھر آپ ﷺ نے اُن سے کوئی بات چپکے سے کہی تو وہ ہنس پڑیں۔ پس میں نے کہا کہ آج کی طرح میں نے خوشی کو غم کے اتنے نزدیک کبھی نہیں دیکھا۔ میں نے (حضرت فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا سے) پوچھا: آپ سے حضور نبی اکرم ﷺ نے کیا فرمایا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: میں رسول اللہ ﷺ کے راز کو ظاہر نہیں کر سکتی۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ کا وِصال ہو گیا تو میں نے ان سے (اُس بارے میں) پھر پوچھا تو اُنہوں نے جواب دیا: آپ ﷺ نے مجھ سے یہ سرگوشی کی تھی کہ جبرائیل علیہ السلام ہر سال میرے ساتھ قرآن مجید کا ایک بار دَور کیا کرتے تھے لیکن اس سال دو مرتبہ دَور کیا ہے، میرا خیال یہی ہے کہ میرا وقت وصال آ پہنچا ہے اور بے شک میرے گھر والوں میں سے تم ہو جو سب سے پہلے مجھ سے ملو گی۔ اس بات نے مجھے رلا دیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تم تمام جنتی عورتوں کی سردار ہو یا تمام مسلمان عورتوں کی سردار ہو! تو اس بات پر میں ہنس پڑی۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَإِذَا أُنَاسٌ فِي رَمَضَانَ يُصَلُّوْنَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ: مَا هَؤُلَاءِ؟ فَقِيْلَ: هَؤُلَاءِ نَاسٌ لَيْسَ مَعَهُمْ قُرْآنٌ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يُصَلِّي وَهُمْ يُصَلُّوْنَ بِصَلَاتِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَصَابُوْا وَنِعْمَ مَا صَنَعُوْا.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

وفي رواية للبيهقي: قَالَ: قَدْ أَحْسَنُوْا أَوْ قَدْ أَصَابُوْا وَلَمْ يَكْرَهْ ذَلِکَ لَهُمْ.

’’حضرت ابوہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ (حجرہ مبارک سے) باہر تشریف لائے تو (آپ ﷺ نے دیکھا کہ) رمضان المبارک میں لوگ مسجد کے ایک گوشہ میں نماز پڑھ رہے تھے، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ کون ہیں؟ عرض کیا گیا: یہ وہ لوگ ہیں جنہیں قرآن پاک یاد نہیں ۔ حضرت ابی بن کعب نماز پڑھتے ہیں اور یہ لوگ ان کی اقتداء میں نماز پڑھتے ہیں تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انہوں نے درست کیا اور کتنا ہی اچھا عمل ہے جو انہوں نے کیا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود، ابن خزیمہ، ابن حبان اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

اور بیہقی کی ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’انہوں نے کتنا

٥: أخرجه أبو داود في السنن، کتاب الصلاة، باب في قيام شهر رمضان، ٢/٥٠، الرقم: ١٣٧٧، وابن خزيمة في الصحيح، ٣/٣٣٩، الرقم: ٢٢٠٨، وابن حبان في الصحيح، ٦/٢٨٢، الرقم: ٢٥٤١، والبيهقي في السنن الکبری، ٢/٤٩٥، الرقم: ٤٣٨٦۔ ٤٣٨٨، وابن عبد البر في التمهيد، ٨/١١١، وابن قدامة في المغني، ١/٤٥٥۔

احسن اقدام یا کتنا اچھا عمل کیا اور ان کے اس عمل کو حضور نبی اکرم ﷺ نے ناپسند نہیں فرمایا۔‘‘

٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ عَلَّمَهُ اللهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوْهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ فَسَمِعَهُ جَارٌ لَهُ فَقَالَ: لَيْتَنِي أُوْتِيتُ مِثْلَ مَا أُوْتِيَ فُلَانٌ فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ. وَرَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالًا فَهُوَ يُهْلِكُهُ فِي الْحَقِّ، فَقَالَ رَجُلٌ: لَيْتَنِي أُوْتِيتُ مِثْلَ مَا أُوْتِيَ فُلَانٌ فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حسد (رشک) تو بس دو آدمیوں سے ہی کرنا جائز ہے۔ پہلا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن (پڑھنا و سمجھنا) سکھایا تو وہ رات اور دن کے اوقات میں (یعنی صبح و شام کثرت سے) اس کی تلاوت کرتا ہے، اس کا پڑوسی اسے قرآن پڑھتے ہوئے سنتا ہے تو کہہ اٹھتا ہے کہ کاش مجھے بھی اس کی مثل قرآن عطا کیا جاتا تو میں بھی اسی طرح عمل کرتا جس طرح یہ کرتا ہے اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال بخشا ہے اور وہ اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں صرف کرتا ہے۔ دوسرا شخص اسے دیکھ کر کہتا ہے کاش مجھے بھی اتنا مال ملتا جتنا اسے ملا ہے تو میں بھی اسی طرح عمل کرتا جس طرح یہ کرتا ہے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب فضائل القرآن، باب اغتباط صاحب القرآن، ٤/١٩١٩، الرقم: ٤٧٣٨، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب فضل من يقوم بالقرآن، ١/ ٥٥٨، الرقم: ٨١٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٧٩، الرقم: ١٠٢١٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/١٨٩، الرقم: ٧٦١٦۔

۷. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اَلصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يَقُوْلُ الصِّيَامُ: أَيْ رَبِّ، مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِي فِيْهِ، وَيَقُوْلُ الْقُرْآنُ: مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِي فِيْهِ. قَالَ: فَيُشَفَّعَانِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ: صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روزہ اور قرآن بندے کے لیے قیامت کے دن شفاعت کریں گے۔ روزہ کہے گا: اے میرے رب! میں نے اسے کھانے پینے اور خواہشِ نفس سے روکے رکھا لہٰذا اس کے لیے میری شفاعت قبول فرما اور قرآن کہے گا: اے میرے رب! میں نے اسے رات کے وقت نیند سے روکے رکھا (اور قیام اللیل میں مجھے پڑھتا یا سنتا رہا) لہٰذا اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دونوں کی شفاعت قبول کر لی جائے گی۔‘‘

اِس حدیث کو امام احمد، طبرانی اور حاکم نے روایت کیا ہے، نیز امام حاکم نے اسے مسلم کی شرط کے مطابق صحیح قرار دیا ہے۔

۷: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲/۱۷٤، الرقم: ٦٦٢٦، والحاكم في المستدرك، ۱/۷٤۰، الرقم: ۲۰۳٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ۲/۳٤٦، الرقم: ۱۹۹٤، وابن المبارك في المسند، ۱/۵۹، الرقم: ۹٦، والديلمي في مسند الفردوس، ۲/٤۰۸، الرقم: ۳۸۱۵، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۳/۱۸۱، وقال: ورجاله رجال الصحيح۔

٨. عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عُبَيْدٍ الطَّائِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ وَهُوَ يُصَلِّي بِهِمْ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ يُرَدِّدُ هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَo اِذِالْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ ط يُسْحَبُوْنَo فِي الْحَمِيْمِ لا ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُوْنَo [غافر، ٤٠: ٧١]﴾. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''سعید بن عبید الطائی بیان کرتے ہیں کہ سعید بن جبیر ماہِ رمضان میں نماز میں ان کی امامت کر رہے تھے اور یہ آیت دہرا رہے تھے: ''تو وہ عنقریب (اپنا انجام) جان لیں گےo جب اُن کی گردنوں میں طوق اور زنجیریں ہوں گی، وہ گھسیٹے جا رہے ہوں گےo کھولتے ہوئے پانی میں، پھر آگ میں (ایندھن کے طور پر) جھونک دیے جائیں گےo'' اِس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٩. عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، قَالَ: شَهِدْتُ قَتَادَةَ رضي الله عنه يُدَرِّسُ الْقُرْآنَ فِي رَمَضَانَ. رَوَاهُ ابْنُ الْجَعْدِ.

''حضرت ابو عوانہ سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا کہ میں حضرت قتادہ رضي الله عنه کی خدمت میں حاضر ہوا، وہ رمضان المبارک میں (لوگوں کو) قرآن حکیم کا درس دیتے تھے۔'' اسے امام ابن جعد نے روایت کیا ہے۔

١٠. عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: دَعَا الْقُرَّاءَ

٨: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢/٢٢٤، الرقم: ٨٣٦٩، والنووي في التبيان، ١/٩٠، وأبو عبيد في فضائل القرآن، ١/٦٨-٦٩۔

٩: أخرجه ابن الجعد في المسند، ١/١٦٠، الرقم: ١٠٢٤۔

١٠: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤٩٦، الرقم: ٤٣٩٦، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٣/٤٤٤۔

فِي رَمَضَانَ فَأَمَرَ مِنْهُمْ رَجُلًا يُصَلِّي بِالنَّاسِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً، قَالَ: وَكَانَ عَلِيٌّ ﷺ يُوْتِرُ بِهِمْ. وَرُوِيَ ذَلِکَ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ عَلِيٍّ ﷺ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت ابو عبدالرحمٰن سلمی سے مروی ہے کہ حضرت علی ﷺ نے رمضان المبارک میں قاریوں کو بلایا اور ان میں سے ایک شخص کو بیس رکعت تراویح پڑھانے کا حکم دیا اور خود حضرت علی ﷺ انہیں وتر پڑھاتے تھے۔‘‘ یہ حدیث حضرت علی ﷺ سے دیگر سند سے بھی مروی ہے۔ اِسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

فَصْلٌ فِي فَضْلِ صَدَقَةِ الْفِطْرِ

﴿صدقہ فطر کی فضیلت کا بیان﴾

اَلآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِيْنَ وَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ط فَرِيْضَةً مِّنَ اللهِ ط وَاللهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ○ (التوبة، ٩: ٦٠)

’’بے شک صدقات (زکوٰۃ) محض غریبوں اور محتاجوں اور ان کی وصولی پر مقرر کیے گئے کارکنوں اور ایسے لوگوں کے لیے ہیں جن کے دلوں میں اسلام کی الفت پیدا کرنا مقصود ہو اور (مزید یہ کہ) انسانی گردنوں کو (غلامی کی زندگی سے) آزاد کرانے میں اور قرضداروں کے بوجھ اتارنے میں اور اللہ کی راہ میں اور مسافروں پر (زکوٰۃ کا خرچ کیا جانا حق ہے)۔ یہ (سب) اللہ کی طرف سے فرض کیا گیا ہے اور اللہ خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہے○‘‘

٢. خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَ تُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ط اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ط وَ اللهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○ (التوبة، ٩: ١٠٣)

’’آپ ان کے اموال میں سے صدقہ (زکوٰۃ) وصول کیجئے کہ آپ اس (صدقہ) کے باعث انہیں (گناہوں سے) پاک فرما دیں اور انہیں (ایمان و مال کی پاکیزگی سے) برکت بخش دیں اور ان کے حق میں دعا فرمائیں، بے شک آپ کی دعا ان

کے لیے (باعثِ) تسکین ہے، اور اللہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہےo‘‘

۳. قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰىo وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰىo

(الأعلی، ۸۷: ۱۴۔۱۵)

’’بے شک وہی بامراد ہوا جو (نفس کی آفتوں اور گناہ کی آلودگیوں سے) پاک ہوگیاo اور وہ اپنے رب کے نام کا ذکر کرتا رہا اور (کثرت و پابندی سے) نماز پڑھتا رہاo‘‘

اَلأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

۱. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: فَرَضَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى وَالصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فطرانے کی

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، أبواب صدقة الفطر، باب فرض صدقة الفطر، ۲/۵۴۷، الرقم: ۱۴۳۲، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب زكاة الفطر على المسلمين من التمر والشعير، ۲/۶۷۷، الرقم: ۹۸۴، والترمذي في السنن، كتاب الزكاة، باب ما جاء في صدقة الفطر، ۳/۶۱، الرقم: ۶۷۶، والنسائي في السنن، كتاب الزكاة، باب فرض زكاة رمضان على المسلمين دون المعاهدين، ۵/۴۸، الرقم: ۲۵۰۴، وأبو داود في السنن، كتاب الزكاة، باب كم يؤدى في صدقة الفطر، ۲/۱۱۲، الرقم: ۱۶۱۲۔

زکوٰۃ فرض فرمائی ہے کہ ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جَو ہر غلام اور آزاد مرد اور عورت، چھوٹے اور بڑے مسلمان کی طرف سے اور حکم فرمایا کہ اسے لوگوں کے نماز عید کے لیے نکلنے سے پہلے ہی ادا کر دیا جائے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه يَقُوْلُ: كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيْبٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم صدقۂ فطر کا ایک صاع کھانا نکالا کرتے یا ایک صاع جَو یا ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع پنیر یا ایک صاع کشمش میں سے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم أَمَرَ بِإِخْرَاجِ زَكَاةِ

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، أبواب صدقة الفطر، باب فرض صدقة الفطر، ٢/٥٤٨، الرقم: ١٤٣٥، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب زكاة الفطر على المسلمين من التمر و الشعير، ٢/٦٧٨، الرقم: ٩٨٥، والترمذي في السنن، كتاب الزكاة، باب ما جاء في صدقة الفطر، ٣/٥٩، الرقم: ٦٧٣، والنسائي في السنن، كتاب الزكاة، باب زيب، ٥/٥١، الرقم: ٢٥١١، وابن ماجه في السنن، كتاب الزكاة، باب صدقة الفطر، ١/٥٨٥، الرقم: ١٨٢٩۔

٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب الأمر بإخراج زكاة الفطر قبل الصلاة، ٢/٦٧٩، الرقم: ٩٨٦، وأبو داود في السنن، كتاب الزكاة، باب متى تؤدى، ٢/١١١، الرقم: ١٦١٠، والنسائي في السنن، كتاب الزكاة، باب الوقت الذي يستحب أن تؤدى صدقة—

الْفِطْرِ أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا کہ صدقہ فطر نمازِ عید کے لیے جانے سے پہلے ادا کیا جائے۔''

اس کو امام مسلم، ابو داود اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى تَمْرٍ فَإِنَّهُ بَرَكَةٌ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ تَمْرًا فَالْمَاءُ فَإِنَّهُ طَهُوْرٌ وَقَالَ: اَلصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِيْنِ صَدَقَةٌ وَهِيَ عَلَى ذِي الرَّحِمِ ثِنْتَانِ: صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

''سلیمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی (روزہ) افطار کرے تو کھجور سے کرے کیونکہ اس میں برکت ہے، اگر کھجور نہ پائے تو پانی سے افطار کرے کیونکہ یہ پاک ہے، نیز فرمایا مسکین کو صدقہ دینا صرف

.... الفطر فيه، ٥/٥٤، الرقم: ٢٥٢١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٦٧، الرقم: ٥٣٤٥، وابن حبان في الصحيح، ٨/٩٣، الرقم: ٣٢٩٩.

٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الزكاة، باب ما جاء في الصدقة على ذي القرابة، ٣/٤٦، الرقم: ٦٥٨، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب ما جاء على ما يستحب الفطر، ١/٥٤٢، الرقم: ١٦٩٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٧، االرقم: ١٦٢٧١، والنسائي في السنن الكبرى، ٢/٢٥٤، الرقم: ٣٣٢١.

صدقہ ہے لیکن رشتہ دار پر صدقہ دو چیزیں ہیں صدقہ بھی ہے اور صلہ رحمی بھی۔‘‘

اِس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: فَرَضَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ طُهْرَةً لِلصَّائِمِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطُعْمَةً لِلْمَسَاكِيْنِ. مَنْ أَدَّاهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَهِيَ زَكَاةٌ مَقْبُوْلَةٌ وَمَنْ أَدَّاهَا بَعْدَ الصَّلَاةِ فَهِيَ صَدَقَةٌ مِنَ الصَّدَقَاتِ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه.

’’حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر کو فرض فرمایا جو روزہ داروں کی لغویات اور بیہودہ باتوں سے پاکی ہے اور غریبوں کی پرورش کے لیے ہے۔ جس نے نماز عید سے پہلے اسے ادا کیا تو یہ مقبول زکوٰۃ ہے اور جس نے اسے نماز عید کے بعد ادا کیا تو یہ دوسرے صدقات کی طرح ایک صدقہ ہوگا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي صُعَيْرٍ عَنْ أَبِيْهِ رضي الله عنه قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ

٥: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الزكاة، باب زكاة الفطر، ٢/١١١، الرقم: ١٦٠٩، وابن ماجه في السنن، كتاب الزكاة، باب صدقة الفطر، ١/٥٨٥، الرقم: ١٨٢٧، والحاكم في المستدرك، ١/٥٦٨، الرقم: ١٤٨٨، والدارقطني في السنن، ٢/١٣٨، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/٢٩٦، الرقم: ٣٣٤٨۔

٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٤٣٢، الرقم: ٢٣٧١٤، وعبد الرزاق في المصنف، ٣/٣١٨، الرقم: ٥٧٨٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/١٦٣، الرقم: ٧٤٨٤، والدارقطني في السنن،—

قَالَ: أَدُّوْا صَاعًا مِنْ قَمْحٍ أَوْ صَاعًا مِنْ بِرٍّ عَنْ كُلِّ اثْنَيْنِ صَغِيْرٍ أَوْ كَبِيْرٍ حُرٍّ أَوْ مَمْلُوْكٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى غَنِيٍّ أَوْ فَقِيْرٍ أَمَّا غَنِيُّكُمْ فَيُزَكِّيْهِ اللهُ وَأَمَّا فَقِيْرُكُمْ فَيُرَدُّ عَلَيْهِ أَكْثَرُ مِمَّا يُعْطِي. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن ابی صعیر رضی اللہ عنہ اپنے باپ رضی اللہ عنہ (سے) روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: گندم کا ایک صاع (صدقہ فطر) تم میں سے ہر چھوٹے بڑے، آزاد وغلام، مرد وعورت، غنی اور فقیر ہر ایک پر فرض ہے۔ غنی کو اللہ تعالیٰ (اس کے ذریعے) پاک کر دیتا ہے اور فقیر جتنا دیتا ہے اس کی طرف اس سے زیادہ اسے واپس لوٹا دیا جاتا ہے۔'' اس حدیث کو امام احمد، عبد الرزاق اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۷. عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: خَطَبَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَحِمَهُ اللهُ فِي آخِرِ رَمَضَانَ عَلَى مِنْبَرِ الْبَصْرَةِ فَقَالَ: أَخْرِجُوْا صَدَقَةَ صَوْمِكُمْ فَكَأَنَّ النَّاسَ لَمْ يَعْلَمُوْا فَقَالَ: مَنْ هَاهُنَا مِنْ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ قُوْمُوْا إِلَى إِخْوَانِكُمْ فَعَلِّمُوْهُمْ فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ. فَرَضَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم هَذِهِ الصَّدَقَةَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ شَعِيْرٍ أَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ قَمْحٍ عَلَى كُلِّ حُرٍّ أَوْ مَمْلُوْكٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى صَغِيْرٍ أَوْ كَبِيْرٍ. فَلَمَّا قَدِمَ عَلِيٌّ رضی الله عنه رَأَى رُخْصَ السِّعْرِ قَالَ: قَدْ أَوْسَعَ

--------- ۲/۱۴۸، الرقم: ۳۹، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۹/۱۲۰، الرقم: ۱۰۸۔

۷: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الزكاة، باب من روى نصف صاع من قمح، ۲/۱۱۴، الرقم: ۱۶۱۹، والنسائي في السنن الكبرى، ۲/۲۸، الرقم: ۲۲۹۴، والبيهقي في السنن الكبرى، ۴/۱۶۸، الرقم: ۷۵۰۱، والعيني في عمدة القاري، ۹/۱۱۴۔

اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَلَوْ جَعَلْتُمُوْهُ صَاعًا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت حسن سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے رمضان کے آخر میں بصرے کے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ اپنے روزوں کا صدقہ نکالو۔ لوگ کچھ نہ سمجھے تو انہوں نے فرمایا کہ جو یہاں مدینہ منورہ کے رہنے والے ہیں وہ اپنے بھائیوں کے پاس جائیں اور انہیں بتائیں کیونکہ وہ نہیں جانتے کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقۂ فطر کو مقرر فرمایا ہے کہ ایک صاع کھجوریں یا جَو اور نصف صاع گندم ہر آزاد، غلام، مرد، عورت، چھوٹے اور بڑے کی طرف سے۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور غلے کی فراوانی دیکھی تو فرمایا: ’’اللہ تعالیٰ نے تمہیں وسعت دی ہے لہٰذا ہر چیز کا ایک صاع رکھ لو‘‘۔ اس حدیث کو امام ابو داود، نسائی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٨. عَنْ عَوْفٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ صَلَاةَ الْعِيْدِ وَيَتْلُوْ هَذِهِ الْآيَةَ ﴿قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰىo وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰىo [الأعلى، ٨٧: ١٤-١٥]﴾ رَوَاهُ الْبَزَّارُ.

’’حضرت عوف رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ عید والے دن نمازِ عید سے پہلے صدقۂ فطر ادا کرنے کا حکم دیتے تھے، اور اس آیتِ کریمہ کی تلاوت فرماتے تھے: ﴿بے شک وہی بامراد ہوا جو (نفس کی آفتوں اور گناہ کی آلودگیوں سے) پاک ہوگیاo اور وہ اپنے رب کے نام کا ذکر کرتا رہا اور (کثرت و پابندی سے) نماز پڑھتا رہاo﴾‘‘ اِس روایت کو امام بزار نے بیان کیا ہے۔

٨: أخرجه البزار في المسند، ٨/٣١٣، الرقم: ٣٣٨٣۔

٩. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ قَالَ: خَطَبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ النَّاسَ قَبْلَ يَوْمَ الْفِطْرِ بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ فَقَالَ: أَدُّوْا صَاعًا مِنْ بِرٍّ أَوْ قَمْحٍ بَيْنَ اثْنَيْنِ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمَرٍ أَوْ شَعِيْرٍ عَنْ كُلِّ حُرٍّ وَ عَبْدٍ. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ.

''حضرت عبد اللہ بن ثعلبہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے عید الفطر سے ایک دن یا دو دن پہلے لوگوں سے یوں خطاب فرمایا: ایک صاع جَو یا ایک صاع گندم ہر دو میں تقسیم کرو یا ایک صاع کھجور یا جَو ہر آزاد اور غلام شخص کی طرف سے ادا کرو۔''

اِس حدیث کو امام عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔

١٠. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَمَرَ صَارِخًا بِبَطَنِ مَكَّةَ يُنَادِي أَنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَغِيْرٍ أَوْ كَبِيْرٍ، ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى، حُرٍّ أَوْ مَمْلُوْكٍ، حَاضِرٍ أَوْ بَادٍ صَاعٌ مِنْ شَعِيْرٍ أَوْ تَمَرٍ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

''حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے وادی مکہ کے بیچ ایک پکارنے والے کو حکم دیا کہ وہ یہ ندا لگائے کہ صدقۂ فطر ہر مسلمان چھوٹے بڑے، مرد و زن، آزاد و غلام، شہری و دیہاتی پر ایک صاع جَو اور ایک صاع کھجور

٩: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ٣/٣١٨، الرقم: ٥٧٨٥، والدارقطني في السنن، ٢/١٥٠، الرقم: ٥٢۔

١٠: أخرجه الحاكم في المستدرك، ١/٥٦٩، الرقم: ١٤٩٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/١٧٢، الرقم: ٧٥١٥، والزيلعي في نصب الراية، ٢/٤٤١، وابن حجر العسقلاني في تلخيص الحبير، ٢/١٨٣، الرقم: ٨٦٦۔

واجب ہے۔'' اِس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

١١. عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: صَدَقَةُ الْفِطْرِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَمَنْ أَعْطَاهَا بَعْدَ ذَلِكَ فَهِيَ صَدَقَةٌ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت مجاہد کہتے ہیں کہ صرف وہی صدقہ فطرانہ کہلائے گا جو عید الفطر تک ادا کر دیا جائے گا اور جس نے اس عید کے بعد کچھ صدقہ دیا تو وہ (فطرانہ نہیں بلکہ صرف) صدقہ ہوگا۔'' اِسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١١: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢/٣٩٥، الرقم: ١٠٣٣٢۔

فَصْلٌ فِي فَضْلِ لَيْلَةِ الْفِطْرِ

﴿شبِ عید الفطر کی فضیلت کا بیان﴾

اَلآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْکَ ج وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ○

(المائدة، ٥:١١٤)

’’عیسٰی ابن مریم علیہ السلام نے عرض کیا: اے اللہ! اے ہمارے رب! ہم پر آسمان سے خوانِ (نعمت) نازل فرما دے کہ (اس کے اترنے کا دن) ہمارے لیے عید ہو جائے ہمارے اگلوں کے لیے (بھی) اور ہمارے پچھلوں کے لیے (بھی) اور (وہ خوان) تیری طرف سے نشانی ہو اور ہمیں رزق عطا کر! اور تو سب سے بہتر رزق دینے والا ہے○‘‘

۲. كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓئًا م بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِى الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ○

(الحاقة، ٦٩: ٢٤)

’’(اُن سے کہا جائے گا:) خوب لطف اندوزی کے ساتھ کھاؤ اور پیو اُن (اَعمال) کے بدلے جو تم گزشتہ (زندگی کے) اَیام میں آگے بھیج چکے تھے○‘‘

اَلأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

۱. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: أُعْطِيَتْ أُمَّتِي

١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٩٢، الرقم: ٧٩٠٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٣٠٣، الرقم: ٣٦٠٣، وابن عبد البر__

خَمْسَ خِصَالٍ فِي رَمَضَانَ لَمْ تُعْطَهَا أُمَّةٌ قَبْلَهُمْ: خُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْکِ وَتَسْتَغْفِرُ لَهُمُ الْمَلَائِکَةُ حَتَّى يُفْطِرُوْا وَيُزَيِّنُ اللهُ ﷻ کُلَّ يَوْمٍ جَنَّتَهُ ثُمَّ يَقُوْلُ: يُوْشِکُ عِبَادِي الصَّالِحُوْنَ أَنْ يُلْقُوْا عَنْهُمُ الْمَئُوْنَةَ وَالْأَذَى وَيَصِيْرُوْا إِلَيْکِ وَيُصَفَّدُ فِيْهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِينِ فَلَا يَخْلُصُوْا إِلَى مَا کَانُوْا يَخْلُصُوْنَ إِلَيْهِ فِي غَيْرِهِ وَيُغْفَرُ لَهُمْ فِي آخِرِ لَيْلَةٍ. قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَهِيَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ؟ قَالَ: لَا وَلَکِنَّ الْعَامِلَ إِنَّمَا يُوَفَّى أَجْرَهُ إِذَا قَضَى عَمَلَهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری اُمت کو رمضان المبارک میں پانچ ایسی خصوصیات عطا کی گئی ہیں جو اس سے قبل کسی امت کو عطا نہیں کی گئیں: پہلی یہ کہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کو کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ اچھی لگتی ہے۔ دوسری یہ کہ فرشتے ان کے لیے مغفرت طلب کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ افطار کر لیں۔ تیسری یہ کہ اللہ تعالی ہر روز اپنی جنت کو مزین کرتا ہے، پھر فرماتا ہے عنقریب میرے صالحین بندے دنیا کی تھکاوٹ اور تکالیف سے میرے گھر اور میرے دارِ رحمت میں پہنچ کر آرام حاصل کریں گے، چوتھا یہ کہ اس مہینے میں سرکش شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے، پانچواں یہ ہے کہ جب (رمضان کی) آخری رات ہوتی ہے ان (روزہ داروں) کو بخش دیا جاتا ہے۔ ایک صحابی نے عرض کیا: کیا یہ (آخری رات) شبِ قدر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ بلکہ جب مزدور اپنے کام سے فارغ ہو جاتا ہے تو اسے مکمل

.... في التمهيد، ١٦/١٥٣، والهيثمي في مسند الحارث، ١/٤١٠، الرقم: ٣١٩، وفي مجمع الزوائد، ٣/١٤٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٥٥، الرقم: ١٤٧٦۔

مزدوری دی جاتی ہے؟'' اِس حدیث کو امام احمد اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٢. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ﷺ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: أُعْطِيَتْ أُمَّتِي فِي شَهْرِ رَمَضَانَ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ نَبِيٌّ قَبْلِي: أَمَّا وَاحِدَةٌ فَإِنَّهُ إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ نَظَرَ اللهُ ﷻ إِلَيْهِمْ وَمَنْ نَظَرَ اللهُ إِلَيْهِ لَمْ يُعَذِّبْهُ أَبَدًا. وَأَمَّا الثَّانِيَةُ فَإِنَّ خُلُوْفَ أَفْوَاهِهِمْ حِيْنَ يُمْسُوْنَ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ. وَأَمَّا الثَّالِثَةُ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ. وَأَمَّا الرَّابِعَةُ فَإِنَّ اللهَ ﷻ يَأْمُرُ جَنَّتَهُ فَيَقُوْلُ لَهَا: اسْتَعِدِّي وَتَزَيَّنِي لِعِبَادِي أَوْشَكُوْا أَنْ يَسْتَرِيْحُوْا مِنْ تَعَبِ الدُّنْيَا إِلٰى دَارِي وَكَرَامَتِي. وَأَمَّا الْخَامِسَةُ فَإِنَّهُ إِذَا كَانَ آخِرُ لَيْلَةٍ غُفِرَ لَهُمْ جَمِيْعًا. فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَهِيَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ؟ فَقَالَ: لَا، أَلَمْ تَرَ إِلَى الْعُمَّالِ يَعْمَلُوْنَ فَإِذَا فَرَغُوْا مِنْ أَعْمَالِهِمْ وُفُّوْا أُجُوْرَهُمْ؟ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کو ماہ رمضان میں پانچ تحفے ملے ہیں جو اس سے پہلے کسی نبی کو نہیں ملے۔ پہلا یہ ہے کہ جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان کی طرف نظر التفات فرماتا ہے اور جس پر اس کی نظرِ رحمت پڑ جائے اسے کبھی عذاب نہیں دے گا۔ دوسرا یہ ہے کہ شام کے وقت ان کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کو کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ اچھی

٢: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٣/٣٠٣، الرقم: ٣٦٠٣، وفي فضائل الأوقات، ١/١٤٥، الرقم: ٣٦، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٥٦، الرقم: ١٤٧٧۔

لگتی ہے۔ تیسرا یہ ہے کہ فرشتے ہر دن اور ہر رات ان کے لیے بخشش کی دعا کرتے رہتے ہیں۔ چوتھا یہ ہے کہ اللہ ﷻ اپنی جنت کو حکم دیتا ہے کہ میرے بندوں کے لیے تیاری کر لے اور مزین ہو جا، تاکہ وہ دنیا کی تھکاوٹ سے میرے گھر اور میرے دارِ رحمت میں پہنچ کر آرام حاصل کریں۔ پانچواں یہ ہے کہ جب (رمضان کی) آخری رات ہوتی ہے ان سب کو بخش دیا جاتا ہے۔ ایک صحابی نے عرض کیا: کیا یہ شبِ قدر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ کیا تم جانتے نہیں ہو کہ جب مزدور اپنے کام سے فارغ ہو جاتے ہیں تو انہیں پوری پوری مزدوری دی جاتی ہے؟'' اِس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۳. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ نَزَلَ جِبْرِيْلُ علیہ السلام فِي كَبْكَبَةٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ يُصَلُّوْنَ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ قَائِمٍ أَوْ قَاعِدٍ يَذْكُرُ اللهَ ﷻ، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدِهِمْ يَعْنِي يَوْمَ فِطْرِهِمْ بَاهٰى بِهِمْ مَلَائِكَتَهُ فَقَالَ: يَا مَلَائِكَتِي، مَا جَزَاءُ أَجِيْرٍ وَفّٰى عَمَلَهُ، قَالُوْا: رَبَّنَا، جَزَاءُهُ أَنْ يُوَفّٰى أَجْرُهُ. قَالَ: مَلَائِكَتِي، عَبِيْدِي وَإِمَائِي قَضَوْا فَرِيْضَتِي عَلَيْهِمْ ثُمَّ خَرَجُوْا يَعُجُّوْنَ إِلَيَّ بِالدُّعَاءِ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَكَرَمِي وَعُلُوِّي وَارْتِفَاعِ مَكَانِي لَأُجِيْبَنَّهُمْ فَيَقُوْلُ: ارْجِعُوْا قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ وَبَدَّلْتُ سَيِّاٰتِكُمْ حَسَنَاتٍ قَالَ: فَيَرْجِعُوْنَ مَغْفُوْرًا لَّهُمْ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب شب قدر ہوتی ہے تو جبریل علیہ السلام فرشتوں کی جماعت میں اترتے ہیں، اور ہر اس کھڑے بیٹھے بندے پر جو اللہ کا ذکر کرتا ہے، سلام بھیجتے ہیں۔ جب ان کی عید کا دن ہوتا ہے یعنی

۳: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ۳/۳٤۳، الرقم: ۳۷۱۷، وفي فضائل الأوقات، ۱/۳۱۸، الرقم: ۱۵۵۔

عید الفطر کا دن تو اللہ ان بندوں سے اپنے فرشتوں پر فخر کرتے ہوئے فرماتا ہے: اے میرے فرشتو! اُس مزدور کی اُجرت کیا ہونی چاہیے جو اپنا کام پورا کر دے؟ وہ عرض کرتے ہیں: الٰہی! اس کی اُجرت یہ ہے کہ اسے پورا پورا اجر دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے فرشتو! میرے بندے اور بندیوں نے میرا وہ فریضہ پورا کر دیا جو ان پر تھا۔ پھر وہ دعا میں دست طلب دراز کرتے ہوئے نکل پڑے۔ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا:) مجھے اپنی عزت، اپنے جلال، اپنے کرم، اپنی بلندی اور رفعتِ مکانی کی قسم: میں ان کی دعا ضرور قبول کروں گا۔ پھر (اپنے بندوں سے) فرماتا ہے: لوٹ جاؤ میں نے تمہیں بخش دیا اور تمہاری برائیوں کو نیکیوں میں بدل دیا۔ فرمایا: پھر یہ لوگ بخشے ہوئے لوٹتے ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی الله عنه أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَخْبِرْنَا عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: هِيَ فِي رَمَضَانَ الْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، فَإِنَّهَا وِتْرٌ فِي إِحْدَى وَعِشْرِيْنَ أَوْ ثَلَاثٍ وَّعِشْرِيْنَ أَوْ خَمْسٍ وَّعِشْرِيْنَ أَوْ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ أَوْ تِسْعٍ وَّعِشْرِيْنَ أَوْ فِي آخِرِ لَيْلَةٍ، فَمَنْ قَامَهَا إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبادہ بن صامت رضی الله عنه سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول

٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣١٨، ٣٢١، ٣٢٤، الرقم: ٢٢٧٦٥، ٢٢٧٩٣، ٢٢٨١٥، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢/٧١، الرقم: ١٢٨٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٦٥، الرقم: ١٥٠٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/١٧٥ـ ١٧٦ـ

اللہ! ہمیں شبِ قدر کے بارے میں بتائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ (رات) ماہِ رمضان کے آخری عشرے میں ہوتی ہے۔ اس رات کو آخری عشرہ میں تلاش کرو۔ بے شک یہ رات طاق راتوں یعنی اکیسویں، تیئیسویں، پچیسویں، ستائیسویں، انتیسویں میں سے کوئی ایک یا رمضان کی آخری رات ہوتی ہے۔ جو بندہ اس میں ایمان وثواب کے ارادہ سے قیام کرے اس کے اگلے پچھلے (تمام) گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔‘‘

اِس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فُتِحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ فَلَا يُغْلَقُ مِنْهَا بَابٌ حَتَّى يَكُوْنَ آخِرُ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ وَلَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّي فِي لَيْلَةٍ مِنْهَا إِلَّا كَتَبَ اللهُ لَهُ أَلْفَ وَخَمْسَمِائَةِ حَسَنَةٍ بِكُلِّ سَجْدَةٍ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا یہاں تک کہ رمضان کی آخری رات ہوتی ہے۔ اور کوئی شخص ایسا نہیں جو رمضان کی کسی رات میں نماز ادا کرتا ہے مگر اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس کے ہر سجدے کے بدلے میں پندرہ سو نیکیاں لکھ دیتا ہے۔‘‘

اِس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ أَحْيَا

٥: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٣/٣٤١، الرقم: ٣٦٣٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٥٧، الرقم: ١٤٨٢۔

٦: أخرجه المنذري في الترغيب و الترهيب، ٢/٩٨، رقم: ١٦٥٦۔

اللَّيَالِي الْخَمْسَ، وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ لَيْلَةَ التَّرْوِيَةِ، وَلَيْلَةَ عَرَفَةَ، وَلَيْلَةَ النَّحْرِ، وَلَيْلَةَ الْفِطْرِ، وَلَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ.

رَوَاهُ الْأَصْبَهَانِيُّ كَمَا قَالَ الْمُنْذِرِيُّ.

''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے پانچ راتوں کو زندہ رکھا اس کے لئے جنت واجب ہوگئی وہ پانچ راتیں یہ ہیں: (۱) آٹھویں ذی الحجہ کی شب، (۲) نوویں ذی الحجہ کی شب، (۳) عید الاضحیٰ کی رات، (۴) عید الفطر کی رات، (۵) پندرہویں شعبان کی رات۔''

بقول منذری اس کو امام اصبہانی نے روایت کیا ہے۔

فَصْلٌ فِي فَضْلِ صِيَامِ التَّطَوُّعِ

﴿نفلی روزوں کی فضیلت کا بیان﴾

اَلآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ط فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ط وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ط فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ط وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○

(البقرة، ٢: ١٨٤)

’’(یہ) گنتی کے چند دن (ہیں) پس اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو یا سفر پر ہو تو دوسرے دنوں (کے روزوں) سے گنتی پوری کر لے، اور جنہیں اس کی طاقت نہ ہو ان کے ذمے ایک مسکین کے کھانے کا بدلہ ہے، پھر جو کوئی اپنی خوشی سے (زیادہ) نیکی کرے تو وہ اس کے لیے بہتر ہے، اور تمہارا روزہ رکھ لینا تمہارے لیے بہتر ہے اگر تمہیں سمجھ ہو○‘‘

٢. فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَ قَرِّيْ عَيْنًا ج فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا لا فَقُوْلِيْٓ اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا ○ (مريم، ١٩: ٢٦)

’’سو تم کھاؤ اور پیو اور (اپنے حسین و جمیل فرزند کو دیکھ کر) آنکھیں ٹھنڈی کرو، پھر اگر تم کسی بھی انسان کو دیکھو تو (اشارے سے) کہہ دینا کہ میں نے (خدائے) رحمٰن کے لیے (خاموشی کے) روزہ کی نذر مانی ہوئی ہے سو میں آج کسی انسان سے قطعاً گفتگو نہیں کروں گی○‘‘

١. فَضْلُ صِيَامِ شَعْبَانَ وَنِصْفٍ مِّنْ شَعْبَانَ

﴿شعبان اور نصف شعبان کے روزوں کی فضیلت﴾

١. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، قَالَتْ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ، يَصُوْمُ مِنْ شَهْرٍ أَكْثَرَ مِنْ شَعْبَانَ، فَإِنَّهُ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ كُلَّهُ. (وَفِي رِوَايَةٍ): كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ إِلَّا قَلِيْلاً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، کہ حضور نبی اکرم ﷺ شعبان سے زیادہ روزے کسی مہینے میں نہیں رکھتے تھے۔ آپ ﷺ شعبان کا سارا مہینہ روزے رکھتے تھے۔ اور ایک روایت میں ہے: آپ ﷺ چند دن چھوڑ کر شعبان کا سارا مہینہ روزے رکھتے تھے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَصُوْمُ حَتَّى

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصوم، باب صوم شعبان، ٦٩٥/٢، ١٨٦٩، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب صيام النبي ﷺ رمضان واستحباب أن لا يخلي شهرا عن صوم، ٨١١/٢، الرقم:١١٥٦/٧٨٢، و النسائي في السنن، كتاب الصيام، باب ذكر اختلاف ألفاظ الناقلين لخبر عائشة فيه، ١٥١/٤، الرقم: ٢١٧٩-٢١٨٠، و ابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب ما جاء في صيام النبي ﷺ، ٥٤٥/١، الرقم:١٧١٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٤٣:٦، الرقم:٢٥١٤٤۔

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصوم، صوم شعبان، ٦٩٥/٢، __

نَقُوْلَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُوْلَ: لَا يَصُوْمُ فَمَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ إِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَأَيْتُهُ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب حضور نبی اکرم ﷺ روزے رکھنا شروع کرتے تو ہم یہ کہتے کہ اب آپ ﷺ افطار نہیں کریں گے اور جب آپ ﷺ افطار شروع کرتے تو ہم کہتے کہ اب آپ روزہ نہیں رکھیں گے اور میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو ماہ رمضان کے سوا کسی ماہ مکمل روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا، اور نہ کسی ماہ میں آپ کو شعبان سے زیادہ روزے رکھتے ہوئے دیکھا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣. عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضي الله عنهما قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، لَمْ أَرَکَ تَصُوْمُ شَهْرًا مِنَ الشُّهُوْرِ مَا تَصُوْمُ مِنْ شَعْبَانَ؟ قَالَ: ذَالِکَ شَهْرٌ

.... الرقم: ١٨٦٨، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب صيام النبي ﷺ في غير رمضان واستحباب أن لا يخلي شهرا عن صوم، ٢/٨١٠، الرقم: ١١٥٦، وأبو داود في السنن، كتاب الصوم، باب كيف كان يصوم النبي ﷺ، ٢/٣٢٤، الرقم: ٢٤٣٤، ومالك في الموطأ، ١/٣٠٩، الرقم: ٦٨١، والنسائي في السنن الكبرى، ٢/١١٩، الرقم: ٢٦٦٠۔

٣: أخرجه النسائي في السنن، كتاب الصيام، باب صوم النبي ﷺ بأبي هو وأمّي وذكر اختلاف الناقلين للخبر في ذلك، ٤/٢٠١، الرقم: ٢٣٥٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٠١، الرقم: ٢١٨٠١، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٢/٨٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/٣٤٦، الرقم: ٩٧٦٥۔

يَغْفُلُ النَّاسُ عَنْهُ بَيْنَ رَجَبٍ وَرَمَضَانَ وَهُوَ شَهْرٌ تُرْفَعُ فِيْهِ الْأَعْمَالُ إِلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ فَأُحِبُّ أَنْ يُرْفَعَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جس قدر آپ ﷺ شعبان میں روزے رکھتے ہیں اس قدر میں نے آپ ﷺ کو کسی اور مہینے میں روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ایک ایسا مہینہ ہے جو رجب اور رمضان کے درمیان میں (آتا) ہے اور لوگ اس سے غفلت برتتے ہیں حالانکہ اس مہینے میں (پورے سال کے) عمل اللہ تعالیٰ کی طرف اٹھائے جاتے ہیں لہٰذا میں چاہتا ہوں کہ میرے عمل روزہ دار ہونے کی حالت میں اُٹھائے جائیں۔''

اِس حدیث کو امام نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ: أَيُّ الصَّوْمِ أَفْضَلُ بَعْدَ رَمَضَانَ؟ فَقَالَ: شَعْبَانُ لِتَعْظِيْمِ رَمَضَانَ. قِيْلَ: فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: صَدَقَةٌ فِي رَمَضَانَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا کہ رمضان المبارک کے بعد کس مہینے میں روزے افضل ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تعظیم رمضان کے لیے شعبان کے روزے رکھنا (افضل ہیں)۔ پوچھا گیا کہ کون سا صدقہ افضل

٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الزكاة، باب ما جاء في فضل الصدقة، ٣/٥١، الرقم: ٦٦٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٣٠٥، الرقم: ٨٣٠٠، وفي شعب الإيمان، ٣/٣٧٧، الرقم: ٣٨١٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٧٢، الرقم: ١٥٣٩، والمناوي في فيض القدير، ٢/٤٣۔

ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: رمضان المبارک میں صدقہ دینا (افضل ہے)۔‘‘

اِس حدیث کو امام ترمذی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ لَيْلَةً فَخَرَجْتُ فَإِذَا هُوَ بِالْبَقِيْعِ فَقَالَ: أَكُنْتِ تَخَافِيْنَ أَنْ يَحِيْفَ اللهُ عَلَيْکِ وَرَسُوْلُهُ؟ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي ظَنَنْتُ أَنَّکَ أَتَيْتَ بَعْضَ نِسَائِکَ فَقَالَ: إِنَّ اللهَ عزوجل يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِأَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک رات میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو نہ پایا تو میں آپ ﷺ کی تلاش میں نکلی کیا دیکھتی ہوں کہ آپ ﷺ جنت البقیع میں ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تجھے ڈر ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول تجھ پر ظلم کرے گا؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے سوچا شاید آپ ﷺ کسی دوسری زوجہ کے ہاں تشریف لے گئے، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پندرہویں شعبان کی رات کو آسمان دنیا پر (جیسا کہ اس کی شایاں شان ہے) اترتا ہے اور بنوکلب قبیلہ کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ لوگوں کو بخشتا ہے۔‘‘

٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في ليلة النصف من شعبان، ٣/١١٦، الرقم: ٧٣٩، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في ليلة النصف من شعبان، ١/٤٤٤، الرقم: ١٣٨٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٢٣٨، الرقم: ٢٦٠٦٠، ابن راهويه في المسند، ٢/٣٢٧، الرقم: ٨٥٠، وعبد بن حميد في المسند، ١/٤٣٧، الرقم: ١٥٠٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٣٧٩، الرقم: ٣٨٢٥۔

اِس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، فَقُوْمُوْا لَيْلَهَا وَصُوْمُوْا نَهَارَهَا. فَإِنَّ اللهَ يَنزِلُ فِيْهَا لِغُرُوْبِ الشَّمْسِ إِلٰى سَمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ: أَلاَ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ لِي فَأَغْفِرَ لَهُ؟ أَلا مِنْ مُسْتَرْزِقٍ فَأَرْزُقَهُ؟ أَلا مُبْتَلًى فَأُعَافِيَهُ؟ أَلا كَذَا أَلا كَذَا؟ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

’’حضرت علی بن ابی طالب ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب پندرہ شعبان کی رات ہوتو اس رات کو قیام کیا کرو اور دن کو روزہ رکھا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ غروب آفتاب کے وقت آسمانِ دنیا پر نزول فرماتا ہے اور اعلان فرماتا ہے: کیا کوئی میری بخشش کا طالب ہے کہ میں اسے بخش دوں؟ کیا کوئی رزق مانگنے والا ہے کہ میں اسے رزق دوں؟ کیا کوئی مصیبت زدہ ہے کہ میں اسے عافیت عطا فرما دوں؟ کیا کوئی ایسے ہے؟ کیا کوئی ایسے ہے؟ (رب ذو الجلال کی طرف سے ندائیں آتی رہتی ہیں) یہاں تک کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٧. عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَطْلَعُ اللهُ إِلَى خَلْقِهِ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِجَمِيْعِ خَلْقِهِ إِلَّا لِمُشْرِكٍ أَوْ

:٦ أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في ليلة النصف من شعبان، ١/٤٤٤، الرقم: ١٣٨٨، والكناني في مصباح الزجاجة، ٢/١٠، الرقم: ٤٩١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٧٤، الرقم: ١٥٥٠۔

:٧ أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما ـــ

مُشَاحِنٍ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ ﷺ، وَابْنُ حِبَّانَ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت معاذ بن جبل ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات اپنی مخلوق پر نظرِ رحمت فرماتا ہے اور مشرک اور کینہ پرور کے سوا ہر کسی کو معاف فرما دیتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے ابو موسیٰ اشعری کے طریق سے اوب ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٨. عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ كُلَّهُ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَحَبُّ الشُّهُوْرِ إِلَيْكَ أَنْ تَصُوْمَهُ شَعْبَانُ؟ قَالَ: إِنَّ اللهَ يَكْتُبُ فِيْهِ عَلَى كُلِّ نَفْسٍ مَيْتَةٍ تِلْكَ السَّنَةَ فَأُحِبُّ أَنْ يَأْتِيَنِي أَجَلِي وَأَنَا صَائِمٌ. رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (تقریباً) پورا

جاء في ليلة النصف من شعبان، ١/٤٤٥، الرقم: ١٣٩٠، وابن حبان في الصحيح، ١٢/٤٨١، الرقم: ٥٦٦٥، والطبراني في المعجم الأوسط، ٧/٣٦، الرقم: ٦٧٧٦، وأيضاً في المعجم الكبير، ٢٠/١٠٨، الرقم: ٢١٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٥/٢٧٢، الرقم: ٦٦٢٨، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٥/١٩١وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣٨/٢٣٥، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/٤٨٦، الرقم: ١٩٨٠۔

٨: أخرجه أبو يعلي في المسند، ٨/٣١١، الرقم: ٤٩١١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٧٢، الرقم: ١٥٤٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/١٩٢۔

شعبان روزہ رکھا کرتے تھے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ (کیا روزے رکھنے کے لیے) آپ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ مہینہ شعبان ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس مہینے میں پورے سال میں مرنے والی ہر روح کی اجل مقرر کرتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ مجھے روزے کی حالت میں موت آئے۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

٢. فَضْلُ صِيَامِ الشَّوَّالِ

﴿شوال کے روزوں کی فضیلت کا بیان﴾

١. عَنْ أَبِي أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ، ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے رمضان المبارک کے روزے رکھے، پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے گویا اس نے عمر بھر کے روزے رکھے۔‘‘

اِس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب استحباب صوم ستة أيام من شوال إتباعا لرمضان، ٢/٨٢٢، الرقم/١١٦٤، والترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في صيام ستة أيام من شوال ٣/١٣٢، الرقم:٧٥٩، وأبو داود في السنن، كتاب الصوم، باب في صوم ستة أيام من شوال، ٢/٣٢٤، الرقم:٢٤٣٣۔

٢. عَنْ ثَوْبَانَ رضي الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: جَعَلَ اللهُ الْحَسَنَةَ بِعَشْرٍ فَشَهْرٌ بِعَشْرَةِ أَشْهُرٍ وسِتَّةُ أَيَّامٍ بَعْدَ الْفِطْرِ تَمَامُ السَّنَةِ.

وَفِي رِوَايَةٍ: وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ بِعَشْرَةِ أَشْهُرٍ وَصِيَامُ سِتَّةِ أَيَّامٍ بِشَهْرَيْنِ فَذٰلِکَ صِيَامُ سَنَةٍ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ مَاجَه وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

’’حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ایک نیکی کو دس گنا کر دیتا ہے۔ رمضان کا ایک مہینہ دس مہینے کے برابر ہے اور عید الفطر کے بعد چھ دن (روزہ رکھنے سے) سال کا ثواب پورا ہو جاتا ہے۔

دوسری روایت میں ہے کہ ماہ رمضان کے روزے دس مہینوں کے برابر ہیں اور چھ دن کے روزے دو ماہ کے برابر ہیں۔ اس طرح پورے سال کے روزے بن جاتے ہیں۔‘‘

اسے امام نسائی، ابن ماجہ اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ نسائی کے ہیں۔

٣. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَنْ صَامَ

٢: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب صيام ستة أيام من شوال، ١/٥٤٧، الرقم: ١٧١٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٨٠، الرقم: ٢٢٤٦٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٢/١٦٢، ١٦٣، الرقم: ٢٨٦٠، ٢٨٦١، وابن خزيمة في الصحيح، ٣/٢٩٨، الرقم: ٢١١٥۔

٣: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٨/٢٧٥، الرقم: ٨٦٢٢، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٦٧، الرقم: ١٥١٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/١٨٤۔

رَمَضَانَ وَأَتْبَعَهُ سِتًّا مِّنْ شَوَّالٍ خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ.

’’حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص رمضان المبارک کے روزے رکھے اور اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے وہ اپنے گناہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے جیسے وہ پیدائش کے دن تھا۔‘‘

اسے امام طبرانی نے ’’المعجم الأوسط‘‘ میں روایت کیا ہے۔

٣. فَضْلُ صِيَامِ الْمُحَرَّمِ وَيَوْمِ الْعَاشُوْرَاءِ

﴿ماہ محرم اور یومِ عاشوراء کے روزوں کی فضیلت﴾

١. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَوَجَدَ الْيَهُوْدَ صِيَامًا يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي تَصُوْمُوْنَهُ فَقَالُوْا: هَذَا يَوْمٌ عَظِيْمٌ أَنْجَى اللهُ فِيْهِ مُوْسَى وَقَوْمَهُ

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأنبياء، باب قول الله تعالى: وهل اتك حديث موسى وكلم الله موسى تكليما، ٣/١٢٤٤، الرقم: ٣٢١٦، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب صوم يوم عاشوراء، ٢/٧٩٦، الرقم: ١١٣٠، وأبوداود في السنن، كتاب الصوم، باب في صوم يوم عاشوراء، ٢/٣٢٦، الرقم: ٢٤٤٤، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب صيام يوم عاشوراء، ١/٥٥٢، الرقم: ١٧٣٤ والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٢٨٦، الرقم: ٨١٨٠، والطيالسي في المسند، ١/٣٤٢، الرقم: ٢٦٢٥۔

وَغَرَّقَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَهُ فَصَامَهُ مُوْسَى شُكْرًا فَنَحْنُ نَصُوْمُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَنَحْنُ أَحَقُّ وَأَوْلَى بِمُوْسَى مِنْكُمْ فَصَامَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

’’حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو دیکھا کہ یہودی یوم عاشورہ (دس محرم کے دن) روزہ رکھتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: تمہارے اس دن روزہ رکھنے کا کیا سبب ہے؟ انہوں نے کہا: یہ ایک عظیم دن ہے، اس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کو نجات دی اور فرعون اور اس کی قوم کو غرق کر دیا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے شکر ادا کرنے کے لئے اس دن کا روزہ رکھا، اور ہم بھی روزہ رکھتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وجہ سے شکر ادا کرنے کا تم سے زیادہ ہمارا حق ہے، پھر رسول اللہ ﷺ نے اس دن کا روزہ رکھا اور اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

٢. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَتَحَرَّى صِيَامَ يَوْمٍ فَضَّلَهُ عَلَى غَيْرِهِ إِلَّا هَذَا الْيَوْمَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَهَذَا الشَّهْرَ

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصيام، باب صيام يوم عاشوراء، ٢/٧٠٥، الرقم: ١٩٠٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب صوم يوم عاشوراء، ٢/٧٩٧، الرقم: ١١٣٢، وعبد الرزاق في المصنف، ٤/٢٨٧، الرقم: ٧٨٣٧، والطبراني في المعجم الكبير، ١١/١٢٦، الرقم: ١١٢٥٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٢٨٦، الرقم: ٨١٨١۔

يَعْنِي شَهْرَ رَمَضَانَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو نہیں دیکھا کہ کسی دن کو دوسرے پر فضیلت دے کر روزہ رکھتے ہوں مگر اِس روز یعنی عاشورہ کو اور اس مہینہ یعنی ماہ رمضان کو۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ، شَهْرُ اللهِ الْمُحَرَّمُ. وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ، صَلَاةُ اللَّيْلِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: رمضان کے بعد سب سے افضل روزے اللہ کے مہینے محرم کے ہیں اور فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز تہجد کی نماز ہے۔‘‘

اِس حدیث کو امام مسلم، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ؟ فَقَالَ: يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب فضل صوم المحرم، ٢/٨٢١، الرقم: ١١٦٣، والترمذي في السنن، كتاب الصلاة، باب ما جاء في فضل صلاة الليل، ٢/٣٠١، الرقم: ٤٣٨، والنسائي في السنن، كتاب قيام الليل وتطوع النهار، باب فضل صلاة الليل، ٣/٢٠٦، الرقم: ١٦١٣۔

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب استحباب صيام ثلاثة أيام من كل شهر وصوم يوم عرفة وعاشوراء، ٢/٨١٩، الرقم: ١١٦٢، —

’’حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عاشوراء کے روزے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ گزشتہ سال کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم فَقَالَ: أَيُّ الصِّيَامِ أَفْضَلُ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ؟ قَالَ: شَهْرُ اللهِ الَّذِي تَدْعُوْنَهُ الْمُحَرَّمَ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ ماہ رمضان کے بعد افضل ترین روزے کون سے ہیں (یعنی کس مہینے کے ہیں)؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ کا وہ مہینہ جسے تم محرم کہتے ہو (کے روزے سب سے افضل ہیں)۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ماجہ، احمد اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَنْ صَامَ

.... والترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في الحث على صوم يوم عاشوراء، ٣/١٢٦، الرقم: ٧٥٢، وأبوداود في السنن، كتاب الصيام، باب في صوم الدهر تطوعا، ٢/٣٢١، الرقم: ٢٤٢٥۔

٥: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب صيام أشهر المحرم، ١/٥٥٤، الرقم: ١٧٤٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٢٩، الرقم: ٨٣٤٠، والدارمي في السنن، ٢/٣٥، الرقم: ١٧٥٧، والنسائي في السنن الكبرى، ٢/١١٧، الرقم: ٢٩٠٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ٦/٢٨١، الرقم: ٦٤١٧۔

٦: أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، ٢/١٦٤، الرقم: ٩٦٣، وفي المعجم الكبير، ١١/٧٢، الرقم: ١١٠٨١، والمنذري في الترغيب ـــ

يَوْمَ عَرَفَةَ كَانَ لَهُ كَفَّارَةَ سَنَتَيْنِ وَمَنْ صَامَ يَوْمًا مِنَ الْمُحَرَّمِ فَلَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ ثَـلاثُوْنَ يَوْمًا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ.

’’حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص یوم عرفہ کا روزہ رکھتا ہے وہ اس کے لیے دو سال کے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے اور جو شخص محرم کے ایک دن کا روزہ رکھتا ہے اسے ہر دن کے بدلے تیس دن (کے روزوں) کا ثواب ملتا ہے۔‘‘

اِسے امام طبرانی نے ناقابل اعتراض سند کے ساتھ بیان کیا ہے۔

٤. فَضْلُ صِيَامِ يَوْمِ عَرَفَةَ

﴿یومِ عرفہ کے روزہ کی فضیلت﴾

١. عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضی الله عنه قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ يَوْمِ عَرَفَةَ فَقَالَ: يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

.... والترهيب، ٢/ ٧٠، الرقم: ١٥٢٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/ ١٩٠۔

١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب استحباب صيام ثلاثة أيام من كل شهر وصوم يوم عرفة، ٢/ ٨١٩، الرقم: ١١٦٢، والترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في فضل صوم يوم عرفة، ٣/ ١٢٤، وقال أبوعيسى: حديث أبي قتادة حديث حسن، الرقم: ٧٤٩، وأبو داود في السنن، كتاب الصوم، باب في صوم الدهر تطوعا، ٢/ ٣٢١، الرقم: ٢٤٢٥۔

وَفِي رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ: صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ إِنِّي أَحْتَسِبُ عَلَى اللهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ.

’’حضرت ابو قتادہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے یوم عرفہ (نویں ذو الحجہ) کے روزہ کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: (یوم عرفہ کا روزہ) گزشتہ اور آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔‘‘ اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

امام ترمذی کی روایت کے الفاظ ہیں: ’’یوم عرفہ کے روزہ کے متعلق مجھے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ اسے گزشتہ اور آئندہ سال کا کفارہ بنا دیتا ہے۔

٢. عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ صَامَ يَوْمَ عَرَفَةَ، غُفِرَ لَهُ سَنَةٌ أَمَامَهُ وَسَنَةٌ بَعْدَهُ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ وَأَبُوْ يَعْلٰى.

’’حضرت قتادہ بن نعمان ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص یومِ عرفہ کا روزہ رکھتا ہے اس کے ایک پچھلے سال کے اور ایک بعد والے سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، نسائی اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

٢: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب صيام يوم عرفة، ١/٥٥١، الرقم: ١٧٣١، والنسائي في السنن الكبرى، ٢/١٥١، الرقم: ٢٨٠١، وأبو يعلي في المسند، ١٣/٥٤٢، الرقم: ٧٥٤٨، والطبراني في المعجم الكبير، ٦/١٧٩، الرقم: ٥٩٢٣۔

٣. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَنْ صَامَ يَوْمَ عَرَفَةَ غُفِرَ لَهُ ذَنْبُ سَنَتَيْنِ مُتَتَابِعَتَيْنِ. رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص یوم عرفہ کا روزہ رکھتا ہے اس کے دو سالوں کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔''

اس حدیث کو امام ابو یعلی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ كَصِيَامِ أَلْفِ يَوْمٍ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

''حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ یوم عرفہ کا روزہ ہزار دن کے روزوں کی طرح ہے۔''

اس حدیث کو امام طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے، اور مذکورہ الفاظ امام بیہقی کے ہیں۔

٣: أخرجه أبو يعلى في المسند، ١٣/٥٤٢، الرقم: ٧٥٤٨، والطبراني في المعجم الكبير، ٦/١٧٩، الرقم: ٥٩٢٣، وعبد بن حميد في المسند، ١/١٧٠، الرقم: ٤٦٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/١٨٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٦٨، الرقم: ١٥١٩۔

٤: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٧/٤٤، الرقم: ٦٨٠٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٣٥٧، الرقم: ٣٧٦٤، وابن عبد البر في التمهيد، ١٢/١٥٨، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٦٩، الرقم: ١٥٢٢، والسيوطي في الدر المنثور، ١/١٥٤۔

٥. عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ﷺ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رضي الله عنهما عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ، فَقَالَ: كُنَّا وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ نَعْدِلُهُ بِصَوْمِ سَنَتَيْنِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

''حضرت سعید بن جبیر ﷺ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یوم عرفہ کے روزے کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: ہم (صحابہ کرام) رسول اللہ ﷺ سمیت اسے دو سال کے روزوں کے برابر سمجھتے تھے۔''

اسے طبرانی نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

٥. فَضْلُ صِيَامِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ

﴿پیر اور جمعرات کے روزوں کی فضیلت﴾

١. عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ﷺ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الاِثْنَيْنِ؟ قَالَ: ذَاکَ يَوْمٌ وُلِدْتُ فِيْهِ، وَيَوْمٌ بُعِثْتُ، أَوْ أُنْزِلَ عَلَيَّ فِيْهِ.

٥: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ١/٢٢٩، الرقم: ٧٥١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٣/١٩٦، الرقم: ١٣٣٨٨، و أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٠٧، الرقم: ٢٢٦٦٩، والمنذري في الترغيب و الترهيب، ٢/٦٩، ١٥٢٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/١٩٠۔

١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب استحباب صيام ثلاثة أيام من كل شهر وصوم يوم عرفة وعاشوراء والاثنين والخميس، ٢/٨١٩، الرقم: ١١٦٢، والنسائي في السنن الكبرى، ٢/١٤٦، الرقم:٢٧٧٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٩٧، الرقم: ٢٢٥٩٤۔

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوموار کے روزے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ وہ دن ہے جس میں میری ولادت باسعادت ہوئی اور اسی دن میں مبعوث ہوا یا مجھ پر قرآن نازل فرمایا گیا۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ رَفَعَهُ مَرَّةً قَالَ: تُعْرَضُ الْأَعْمَالُ فِي كُلِّ يَوْمِ خَمِيْسٍ وَاثْنَيْنِ. فَيَغْفِرُ اللهُ عزوجل فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ لِكُلِّ امْرِئٍ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا. إِلَّا امْرَأً كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيْهِ شَحْنَاءُ. فَيُقَالُ: ارْكُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا، ارْكُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَمَالِكٌ وَأَحْمَدُ.

وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرٰى: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: تُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ، وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ. فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا. إِلَّا رَجُلًا كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيْهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ: أَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا. أَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا، أَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مرفوعاً بیان کیا کہ ہر پیر اور جمعرات کو اعمال پیش

٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب النهي عن الشحناء والتهاجر، ٤/١٩٨٧، الرقم: ٢٥٦٥، ومالك في الموطأ، كتاب حسن الخلق، باب ما جاء في المهاجرة، ٢/٩٠٩، الرقم: ١٩١٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٨٩، الرقم: ٩٠٤١۔

کیے جاتے ہیں۔ اس دن اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کی مغفرت فرما دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا، سوائے اس شخص کے جو اپنے بھائی کے ساتھ کینہ رکھتا ہے، ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ان کو (ان کے حال پر) چھوڑ دو حتی کہ یہ صلح کر لیں، ان کو چھوڑ دو حتی کہ یہ صلح کر لیں۔'' اس حدیث کو امام مسلم، مالک اور احمد نے روایت کیا ہے۔

''امام مسلم کی دوسری روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ہر اس بندے کی مغفرت کر دی جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناتا، سوائے اس بندے کے جو اپنے بھائی کے ساتھ کینہ رکھتا ہو اور یہ کہا جاتا ہے کہ ان کو مہلت دو حتی کہ یہ صلح کر لیں، ان کو مہلت دو حتیٰ کہ یہ صلح کر لیں۔ ان کو مہلت دو حتیٰ کہ یہ صلح کر لیں۔''

٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: تُعْرَضُ الأَعْمَالُ يَوْمَ الاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَأُحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سوموار اور جمعرات کو اعمال (بارگاہِ الٰہی میں) پیش کئے جاتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ میرا عمل روزے کی حالت میں پیش ہو۔''

٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في صوم يوم الاثنين والخميس، ٣/١٢٢، الرقم: ٧٤٧، وفي الشمائل المحمدية، ١/٢٥٢، الرقم: ٣٠٨، وعبد الرزاق في المصنف، ٤/٣١٤، الرقم: ٧٩١٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٧٨، الرقم: ١٥٦٩، والمقدسي في فضائل الأعمال، ١/٤٨، الرقم: ١٩٤، والنووي في رياض الصالحين، ١/٢٩٢۔

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے نیز کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٤. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَحَرَّى صَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَ أَحْمَدُ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور نبی اکرم ﷺ سوموار اور جمعرات کے دن کے روزے کا خاص خیال فرماتے تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضي الله عنهما قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّکَ تَصُوْمُ حَتَّى لَا تَکَادُ تُفْطِرُ وَ تُفْطِرُ حَتَّى لَا تَکَادُ تَصُوْمُ إِلَّا يَوْمَيْنِ إِنْ

٤: أخرجه الترمذی في السنن، کتاب الصوم، باب ما جاء في صوم يوم الإثنين والخميس، ٣/١٢١، الرقم: ٧٤٥، والنسائی في السنن، کتاب الصوم، باب صوم النبی ﷺ بأبي هو وأمي، ٤/٢٠٢، ٢٠٣، الرقم: ٢٣٦٠، ٢٣٦١، ٢٣٦٣، وفي السنن الکبری، ٢/١٢١، الرقم: ٢٦٧٠،وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/١٠٦، الرقم: ٢٤٧٩٢، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٧/١٢٣۔

٥: أخرجه أبو داود في السنن، کتاب الصوم، باب صوم الإثنين والخميس، ٢/٣٢٥، الرقم:٢٤٣٦، والنسائي في السنن، کتاب الصوم، باب صوم النبي ﷺ بأبي هو وأمي، ٤/٢٠١، الرقم: ٢٣٥٨، وفي السنن الکبری، ٢/١٢١، الرقم:٢٦٦٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٠١، الرقم:٢١٨٠١، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٤/١٤٢، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٧٩، الرقم:١٥٧١۔

دَخَلاَ فِي صِيَامِکَ وَإِنْ لَا صُمْتَهُمَا قَالَ: أَيٌّ؟ قُلْتُ: يَوْمُ الإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ، قَالَ: ذَلِکَ يَوْمَانِ تُعْرَضُ فِيْهِمَا الأَعْمَالُ عَلَى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، فَأَحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِي وَ أَنَا صَائِمٌ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَاللَّفْظُ لَـهُ.

’’حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ جب روزے رکھتے ہیں تو افطار کے قریب نہیں جاتے اور جب افطار کرنے لگتے ہیں تو روزے کے قریب نہیں جاتے، البتہ دو دن ایسے ہیں خواہ وہ روزوں کے دوران آئیں یا افطار کے دوران آپ ان کا روزہ ضرور رکھتے ہی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ کون سے ہیں؟ میں نے کہا: سوموار اور جمعرات۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ان دو دونوں میں رب العالمین کے حضور اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ میرا عمل روزہ دار ہونے کی حالت میں پیش ہو۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود اور نسائی نے روایت کیا ہے، اور مذکورہ الفاظ نسائی کے ہیں۔

٦. عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: سَأَلْتُ أَوْ سُئِلَ

٦: أخرجه الترمذي في السنن، کتاب الصوم، باب ماجاء في صوم يوم الأربعاء والخميس، ٢/١٢٣، الرقم:٧٤٨، وأبوداود في السنن، کتاب الصوم، باب في صوم شوال، ٢/٣٢٤، الرقم:٢٤٣٢، والنسائی في السنن الکبری، ٢/١٤٧، الرقم:٢٧٧٩، والبيهقی في شعب الإيمان، ٣/٣٩٦، الرقم:٣٨٦٩، والشيبانی في الأحاد والمثاني، ٢/١٤١، الرقم:٨٦٢، والمنذری في الترغيب والترهيب، ٢/٨٠، الرقم:١٥٨٠۔

رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ؟ فَقَالَ: لَا إِنَّ لِأَهْلِکَ عَلَيْکَ حَقًّا صُمْ رَمَضَانَ وَالَّذِي يَلِيْهِ وَ كُلَّ أَرْبِعَاءَ وَخَمِيْسٍ فَإِذَا أَنْتَ قَدْ صُمْتَ الدَّهْرَ وَ أَفْطَرْتَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ بِإِسْنَادٍ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’حضرت عبید اللہ بن مسلم قرشی نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ میں نے یا کسی شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ سے زندگی بھر (مسلسل) روزہ رکھنے کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: (یہ جائز) نہیں ہے، تیری بیوی کا تجھ پر حق ہے۔ رمضان کے روزے رکھ، اس کے متصل بعد (شوال کے) روزے رکھ اور ہر بدھ اور جمعرات کو روزہ رکھ۔ اس طرح (گویا) تو نے عمر بھر روزے بھی رکھے اور افطار بھی کیا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود اور نسائی نے ایسی سند کے ساتھ روایت کیا ہے، جس کے رجال ثقہ ہیں۔

٧. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: مَنْ صَامَ الْأَرْبِعَاءَ وَالْخَمِيْسَ وَالْجُمُعَةَ بَنَى اللهُ لَهُ قَصْرًا فِي الْجَنَّةِ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَ يَاقُوْتٍ وَزَبَرْجَدٍ وَكَتَبَ لَهُ بَرَاءَةً مِنَ النَّارِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص بدھ، جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں موتی،

٧: أخرجه الطبرانی في المعجم الأوسط، ١/٨٧، الرقم:٢٥٤، و في مسند الشاميين، ٢/٣٦٦، الرقم:١٥٠٦، والبيهقی في شعب الإيمان، ٣/٣٩٧، الرقم:٣٨٧٣، والهيثمی في مجمع الزوائد، ٣/١٩٨، والمنذری في الترغيب والترهيب، ٢/٨٠، الرقم:١٥٧٧۔

یاقوت اور زبرجد (نہایت قیمتی پتھر) کا گھر بنا دیتا ہے اور دوزخ سے اس کی آزادی لکھ دیتا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے اپنی سند کے ساتھ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٨. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ صَامَ الأَرْبِعَاءَ وَالخَمِيْسَ وَالجُمُعَةَ بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي الجَنَّةِ يُرَى ظَاهِرُهُ مِنْ بَاطِنِهِ وَ بَاطِنُهُ مِنْ ظَاهِرِهِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِهِ.

’’حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص بدھ، جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایسا (صاف و شفاف) گھر بناتا ہے جس کا بیرونی حصہ اندر سے نظر آتا ہے اور اندرونی حصہ باہر سے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

٩. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ صَامَ الأَرْبِعَاءَ وَالخُمِيْسَ وَ يَوْمَ الجُمُعَةِ ثُمَّ تَصَدَّقَ يَوْمَ الجُمُعَةِ بِمَا قَلَّ أَوْ كَثُرَ غُفِرَلَهُ كُلُّ ذَنْبٍ عَمِلَهُ حَتَّى يَصِيْرَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ مِنَ الْخَطَايَا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادِهِمَا.

٨: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٨/٢٥٠، الرقم:٧٩٨١، وفي المعجم الأوسط، ١/٨٦، الرقم: ٢٥٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/١٩٨، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢: ٨٠، الرقم:١٥٧٦۔

٩: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٢/٣٤٧، الرقم:١٣٣٠٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٣٩٧، الرقم:٧٢٣٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/١٩٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٨٠، الرقم:١٥٧٨۔

’’حضرت (عبداللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص بدھ، جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھے اور جمعہ کے دن کچھ نہ کچھ حسبِ استطاعت صدقہ کرے جو گناہ بھی اس نے کیا ہو معاف ہو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ گناہوں سے (ایسے) صاف ہو جاتا ہے جیسے اس دن تھا جس دن اسے اس کی ماں نے جنم دیا تھا۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی اور بیہقی نے اپنی اپنی سندوں کے ساتھ روایت کیا ہے۔

٦. فَضْلُ مَنْ صَامَ الأَيَّامَ الْبِيْضَ

﴿اَیامِ بیض کے روزے رکھنے کی فضیلت کا بیان﴾

١. عَنْ قَتَادَةَ بْنِ مِلْحَانَ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَأْمُرُنَا أَنْ نَصُوْمَ الْبِيْضَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ قَالَ: وَقَالَ: هُنَّ كَهَيْئَةِ الدَّهْرِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه.

’’حضرت قتادہ بن ملحان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہمیں ایام بیض (یعنی ہر ماہ کی) تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کے روزے رکھنے کا حکم دیا کرتے تھے اور فرماتے کہ یہ عمر بھر روزے رکھنے کے برابر ہیں۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابو داود اور ابن ماجہ نے روایت کیا۔

١: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصوم، باب في الصوم الثلاث من كل شهر، ٣٢٨/٢، الرقم: ٢٤٤٩، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب ما جاء في صيام الدهر، ٥٤٤/١، الرقم: ١٧٠٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٨/٥۔

٢. عَنْ جَرِيْرٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: صِيَامُ ثَـلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ صِيَامُ الدَّهْرِ وَأَيَّامُ الْبِيْضِ صَبِيْحَةَ ثَـلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

’’حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر ماہ تین دن کے روزے عمر بھر کے روزوں کے برابر ہیں اور وہ تین دن ایام بیض یعنی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ ہے۔‘‘ اسے امام نسائی نے صحیح سند کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

٣. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يُفْطِرُ أَيَّامَ الْبِيْضِ فِي حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

’’حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایام بیض کے روزے نہ سفر کی حالت میں چھوڑتے اور نہ حضر کی حالت میں چھوڑتے۔‘‘

اِس حدیث کو امام نسائی نے سند حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔

٢: أخرجه النسائي في السنن، كتاب الصيام، باب كيف يصوم ثلاثة أيام من كل شهر، ٤/٢٢١، الرقم: ٢٤٢٠، وفي السنن الكبرى، ٢/١٣٦، الرقم: ٢٧٢٨، وأبو يعلى في المسند، ١٣/٤٩٢، الرقم: ٧٥٠٤، والطبراني في المعجم الكبير، ٢/٣٥٦، الرقم: ٢٤٩٩۔

٣: أخرجه النسائي في السنن، كتاب الصيام، باب صوم النبي ﷺ بأبي هو وأمي وذكر اختلاف الناقلين للخبر في ذلك، ٤/١٩٨، الرقم: ٢٣٤٥، وفي السنن الكبرى، ٢/١١٨، الرقم: ٢٦٥٤، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ١٠/١٠٢، الرقم: ٩٩۔

٤. عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: يَا أَبَا ذَرٍّ، إِذَا صُمْتَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَصُمْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابو ذر! جب تو مہینے کے تین روزے رکھے تو تیرہویں، چودہویں اور پندرہویں کے روزے رکھا کر۔'' اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٧. فَضْلُ مَنْ صَامَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ

﴿ہر ماہ تین روزے رکھنے کی فضیلت کا بیان﴾

١. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ

٤: أخرجه الترمذی في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في صوم ثلاثة أيام من كل شهر، ٣/١٣٤، الرقم: ٧٦١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٢٩٤، الرقم: ٨٢٢٨، وابن خزيمة في الصحيح، ٣/٣٠٢، الرقم: ٢١٢٨۔

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأنبياء، باب قول الله تعالى وآتينا داود زبورا، ٣/١٢٥٣، الرقم: ٣٢٣٧، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب النهي عن صوم الدهر لمن تضرر به، ٢/٨١٧، الرقم: ١١٥٩، والبزار في المسند، ٦/٣٨٠، الرقم: ٢٣٩٩، والنسائي في السنن الكبرى، ٢/١٣٠، الرقم: ٢٧٠٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٢٩٩، الرقم: ٨٢٥٦۔

ﷺ: أَلَمْ أُنَبَّأْ أَنَّکَ تَقُوْمُ اللَّيْلَ وَتَصُوْمُ النَّهَارَ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ فَقَالَ: فَإِنَّکَ إِذَا فَعَلْتَ ذٰلِکَ هَجَمَتِ الْعَيْنُ، وَنَفِهَتِ النَّفْسُ. صُمْ مِنْ کُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَذٰلِکَ صَوْمُ الدَّهْرِ، أَوْ کَصَوْمِ الدَّهْرِ، قُلْتُ: إِنِّي أَجِدُ بِي. قَالَ مِسْعَرٌ: يَعْنِي قُوَّةً قَالَ: فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ عليه السلام وَکَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا، وَيُفْطِرُ يَوْمًا، وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقٰی. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں (ایسی چیز) نہ بتاؤں جس سے تم دن کو ہمیشہ روزہ رکھنے والے اور راتوں کو ہمیشہ قیام کرنے والے شمار ہو جاؤ؟ میں عرض گزار ہوا: ضرور بتایئے، فرمایا: اگر واقعتاً تم وہی کرو (یعنی دن کو ہمیشہ روزہ رکھو اور راتوں کو ہمیشہ قیام کرو) تو آنکھیں کمزور ہو جائیں گی اور حوصلہ چھوڑ بیٹھو گے۔ یوں کرو کہ ہر مہینے میں تین روزے رکھ لیا کرو۔ یہ ہمیشہ روزہ رکھنے والی بات ہو جائے گی یا ایسی بات ہو جائے گی جیسے ہمیشہ روزے رکھے۔ میں عرض گزار ہوا کہ میں اپنے اندر (یہ ہمت) پاتا ہوں۔ مسعر کا قول ہے کہ اس مراد ہے طاقت پاتا ہوں۔ ارشاد فرمایا: تو پھر داؤدی روزہ رکھ لو کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور دوسرے دن چھوڑ دیتے، اور وہ دشمن سے مقابلہ کے وقت بھاگنے والے نہیں تھے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيْلِي ﷺ بِثَلَاثٍ صِيَامِ

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصوم، باب صيام أيام البيض ثلاث عشرة وأربع عشرة وخمس عشرة، ٢/٦٩٩، الرقم: ١٨٨٠، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب استحباب صلاة الضحى وأن أقلها ركعتان وأكملها ثمان ركعات —

ثَلاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَ رَكْعَتَي الضُّحَى، وَ أَنْ أُوْتِرَ قَبْلَ أَنْ أَنَامَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے خلیل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے تین چیزوں کی وصیت فرمائی: ہر مہینے میں تین روزے رکھنا، چاشت کی دو رکعتیں اور سونے سے پہلے وتر پڑھ لینا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣. عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ثَلاثٌ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ فَهَذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

''حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر ماہ کے تین روزے اور رمضان کے روزے رکھنا پوری عمر روزہ رکھنے کے برابر ہیں۔''

اس حدیث کو امام مسلم، ابو داود اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

.... وأوسطها أربع ركعات أوست والحث على المحافظة عليها، ٤٩٩/١، الرقم: ٧٢١، وابن راهويه في المسند، ٤١٦/١، الرقم: ٤٧٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣٦/٣ الرقم: ٤٦٢٠، والمنذرى في الترغيب والترهيب، ٢٦٤/١، الرقم: ١٦۔

٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب استحباب صيام ثلاثة أيام من كل شهر، ٨١٨/٢، الرقم: ١١٦٢، وأبوداود في السنن، كتاب الصوم، باب في صوم الدهر تطوعًا، ٣٢١/٢، الرقم: ٢٤٢٥، والنسائي في السنن، كتاب الصيام، باب صوم ثلثي الدهر وذكر اختلاف الناقلين للخبر في ذلك، ٢٠٨/٤، الرقم: ٢٣٨٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٩٦/٥، الرقم: ٢٢٥٩٠۔

٤. عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: مَنْ صَامَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَـلَاثَةَ أَيَّامٍ فَذٰلِکَ صِيَامُ الدَّهْرِ فَأَنْزَلَ اللهُ عزوجل تَصْدِيْقَ ذٰلِکَ فِي كِتَابِهٖ: ﴿مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا﴾ [الأنعام، ٦: ١٦٠] اَلْيَوْمُ بِعَشْرَةِ أَيَّامٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

’’حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ہر ماہ تین روزے رکھتا ہے، گویا وہ عمر بھر روزہ رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق قرآن مجید میں نازل فرمائی ہے کہ ﴿جو شخص کوئی ایک نیکی لے کر آتا ہے پس اس کے لیے دس گنا ہے۔﴾ لہٰذا ایک دن دس دن کے برابر ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: قِيْلَ لِلنَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم: رَجُلٌ يَصُوْمُ الدَّهْرَ قَالَ: وَدِدْتُ أَنَّهُ لَمْ يَطْعَمِ

٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في صوم ثلاثة أيام من كل شهر، ٣/١٣٥، الرقم: ٧٦٢، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب ما جاء في صيام ثلاثة أيام من كل شهر، ١/٥٤٥، الرقم: ١٧٠٨، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٧٥، الرقم: ١٥٥٩۔

٥: أخرجه النسائي في السنن، كتاب الصوم، باب صوم ثلثى الشهر وذكر اختلاف الناقلين للخبر، ٤/٢٠٨، الرقم: ٢٣٨٥، وفي السنن الكبرى، ٢/١٢٦، الرقم: ٢٦٩٣، وعبد الرزاق في المصنف، ٤/٢٩٦، الرقم: ٧٨٦٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/٣٢٨، الرقم: ٩٥٥٥۔

الدَّهْرَ قَالُوْا: فَثُلُثَيْهِ؟ قَالَ: أَكْثَرَ. قَالُوْا: فَنِصْفَهُ قَالَ: أَكْثَرَ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا يُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ؟ صَوْمُ ثَـلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

’’عمرو بن شرحبیل ایک صحابیِ رسول ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے اُس آدمی کے متعلق پوچھا گیا جو عمر بھر روزہ رکھنا چاہتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں خیال کرتا ہوں کہ اس نے عمر بھر نہیں کھایا (یعنی یہ روزے بہت زیادہ ہیں)۔ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: عمر کے دو تہائی حصے کے متعلق کیا خیال ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بھی زیادہ ہے۔ پھر فرمایا: کیا میں تمہیں ایسا روزہ نہ بتاؤں جو سینے کا کینہ اور وسوسے ختم کر دیتا ہے؟ ہر ماہ تین دن روزہ رکھا کرو۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ كَجُنَّةِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْقِتَالِ، قَالَ: وَصِيَامٌ حَسَنٌ صِيَامُ ثَـلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت عثمان ابن ابی العاص ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول

٦: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب ما جاء في فضل الصيام، ١/ ٥٢٥، الرقم: ١٦٣٩، والنسائي في السنن، كتاب الصيام، باب ذكر الاختلاف على محمد بن أبي يعقوب في حديث أبي أمامة في فضل الصائم، ٤/ ١٦٧، الرقم: ٢٢٣١، والطبراني في المعجم الكبير، ٩/ ٥١، الرقم: ٨٣٦٠، وابن خزيمة في الصحيح، ٣/ ١٩٣، الرقم: ١٨٩١۔

اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جیسے تم میدانِ جنگ میں (دشمن سے بچاؤ کے لیے) ڈھال استعمال کرتے ہو ایسے ہی روزہ دوزخ سے (بچاؤ کے لیے) ڈھال ہے۔ بہتر (طریقہ) ہر ماہ تین دن روزہ رکھنا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، نسائی اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے، مذکورہ الفاظ ابن خزیمہ کے ہیں۔

۸. فَضْلُ مَنْ صَامَ يَوْمًا وَأَفْطَرَ يَوْمًا

﴿صومِ داودی (ایک دن روزہ اور ایک دن افطار) کی فضیلت کا بیان﴾

۱. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو، بَلَغَنِي أَنَّکَ تَصُوْمُ النَّهَارَ وَتَقُوْمُ اللَّيْلَ. فَلَا تَفْعَلْ. فَإِنَّ لِجَسَدِکَ عَلَيْکَ حَظًّا. وَلِعَيْنِکَ عَلَيْکَ حَظًّا. وَإِنَّ لِزَوْجِکَ عَلَيْکَ حَظًّا. صُمْ وَأَفْطِرْ. صُمْ مِنْ کُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ؛ فَذٰلِکَ صَوْمُ الدَّهْرِ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ بِي قُوَّةً قَالَ: فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ عليه السلام صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا فَکَانَ يَقُوْلُ: يَا لَيْتَنِي! أَخَذْتُ بِالرُّخْصَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب الأنبياء، باب قول الله تعالى وآتينا داود زبورا، ۳/۱۲۵۳، الرقم: ۳۲۳۷، ومسلم في الصحيح، کتاب الصيام، باب النهي عن صوم الدهر لمن تضرر به، ۲/۸۱۷، الرقم: ۱۱۵۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۱۹٤، الرقم: ٦۸۳۲۔

نے مجھے فرمایا: اے عبد اللہ بن عمرو! مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ تم دن میں روزہ رکھتے ہو اور ساری رات قیام کرتے ہو، تم ایسا نہ کیا کرو، کیونکہ تمہارے جسم کا تم پر حق ہے، تمہاری آنکھوں کا تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے، روزہ بھی رکھو اور افطار بھی کرو اور ہر مہینہ میں تین روزے رکھ لیا کرو اور یہ صوم دہر ہو جائیں گے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اس سے زیادہ کی قوت ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: پھر حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے رکھو، ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو۔ حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے تھے کاش کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی دی ہوئی رخصت مان لی ہوتی۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے، اور مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

۲. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللهِ صِيَامُ دَاوُدَ: كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا، وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللهِ صَلَاةُ دَاوُدَ: كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُوْمُ ثُلُثَهُ، وَيَنَامُ سُدُسَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھ

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأنبياء، باب أحب الصلاة إلى الله صلاة داود، ۳/۱۲۵۷، الرقم: ۳۲۳۸، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب النهي عن صوم الدهر لمن تضرر به، ۲/۸۱٦، الرقم: ۱۱۵۹، والترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في سرد الصوم، ۳/۱٤۰، الرقم: ۷۷۰، والنسائي في السنن، كتاب قيام الليل وتطوع النهار، باب ذكر صلاة نبي الله داود عليه السلام بالليل، ۳/۲۱٤، الرقم: ۱٦۳۰، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب ما جاء في صيام داود عليه السلام، ۱/۵٤٦، الرقم: ۱۷۱۲۔

سے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو داؤدی روزہ سب روزوں سے زیادہ پسند ہے۔ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور دوسرے دن افطار کرتے اور اللہ تعالیٰ کو داؤدی نماز سب نمازوں سے زیادہ پسند ہے۔ وہ نصف رات تک سوتے، تہائی رات قیام کرتے پھر باقی چھٹا حصہ سوتے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

١. قَالَ ابْنُ شَوْذَبٍ رحمه الله: كَانَ ابْنُ سِيْرِيْنَ رحمه الله يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَكَانَ الْيَوْمَ الَّذِيْ يُفْطِرُ فِيْهِ يَتَغَدّٰى وَلَا يَتَعَشّٰى ثُمَّ يَتَسَحَّرُ وَيُصْبِحُ صَائِمًا.

’’حضرت ابن شوذب رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں کہ امام ابن سیرین رَحِمَهُ الله ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے تھے، اور جس دن افطار کرتے تھے اس میں دوپہر کا کھانا کھاتے اور شام کا نہیں کھاتے تھے پھر سحری کھاتے اور روزہ دار ہو جاتے۔‘‘

٢. قَالَ الْفُضَيْلُ رَحِمَهُ الله: ثَلَاثُ خِصَالٍ تُقَسِّي الْقَلْبَ: كَثْرَةُ الْأَكْلِ، وَكَثْرَةُ النَّوْمِ، وَكَثْرَةُ الْكَلَامِ.

’’حضرت فضیل بن عیاض رَحِمَهُ الله نے فرمایا: تین خصلتیں ایسی ہیں جو دل کو سخت کر دیتی ہیں: کثرتِ طعام، کثرتِ منام اور کثرتِ کلام۔‘‘

٣. قَالَ بِشْرٌ رَحِمَهُ الله: اَلْمُتَقَلِّبُ فِي جُوْعِهِ، كَالْمُتَشَحِّطِ فِي دَمِهِ

١: أخرجه أحمد بن حنبل في الزهد: ٤٣٢۔

٢: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية: ١٣۔

٣: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية: ٤٤۔

فِي سَبِيْلِ اللهِ. وَثَوَابُهُ الْجَنَّةُ.

''حضرت بشر حافی رَحِمَهُ اللہ نے فرمایا: اپنی بھوک میں لوٹ پوٹ ہونے والا اللہ تعالی کی راہ میں خون آلود ہونے والے کی طرح ہے اور اس کا ثواب جنت ہے۔''

٤. قَالَ يَحْيَى بْنُ مُعَاذٍ رَحِمَهُ اللهُ: لَوْ أَنَّ الْجُوْعَ يُبَاعُ فِي السُّوْقِ لَمَا كَانَ يَنْبَغِي لِطُلَّابِ الآخِرَةِ إِذَا دَخَلُوْا السُّوْقَ أَنْ يَّشْتَرُوْا غَيْرَهُ.

''حضرت یحیٰی بن معاذ رَحِمَهُ اللہ نے فرمایا: اگر بھوک ایسی چیز ہوتی، جو بازار میں بیچی جاتی تو آخرت کے طالبین کے لئے، جب بھی بازار میں داخل ہوتے، یہ مناسب نہ ہوتا کہ بھوک کے سوا کسی اور چیز کو خریدتے۔''

٥. قَالَ مُظَفَّرُ الْقِرْمِيْسِيْنِيُّ رَحِمَهُ اللهُ: اَلصَّوْمُ ثَلَاثَةٌ: صَوْمُ الرُّوْحِ، بِقَصْرِ الأَمَلِ، وَصَوْمُ الْعَقْلِ، بِخَلَافِ الْهَوٰى، وَصَوْمُ النَّفْسِ، بِالإِمْسَاكِ عَنِ الطَّعَامِ وَالْمَحَارِمِ.

''شیخ مظفر قرمیسینی رَحِمَهُ اللہ نے فرمایا: روزے تین طرح کے ہوتے ہیں: روح کا روزہ، یہ امید کو مختصر کرنے سے ہوتا ہے۔ عقل کا روزہ، یہ خواہش نفس کی خلاف ورزی سے ہوتا ہے اور نفس کا روزہ، یہ کھانے اور حرام کاموں سے رکنے سے ہوتا ہے۔''

٦. قَالَ أَبُوْ حَمْزَةَ رَحِمَهُ اللهُ: مَنْ رُزِقَ ثَلَاثَةُ أَشْيَاءَ، مَعَ ثَلَاثَةِ أَشْيَاءَ، فَقَدْ نَجَا مِنَ الآفَاتِ: بَطْنٌ خَالٍ مَعَ قَلْبٍ قَانِعٍ، وَفَقْرٌ دَائِمٌ مَعَ

٤: أخرجه القشيري في الرسالة: ١٤١۔

٥: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ٣٩٦۔

٦: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية: ٢٩٧۔

زُهْدٍ حَاضِرٍ، وَصَبْرٌ كَامِلٌ مَعَ ذِكْرٍ دَائِمٍ.

’’حضرت ابوحمزہ رَحِمَهُ الله نے فرمایا: جس کو تین چیزوں کے ساتھ تین چیزیں عطا کر دی گئیں وہ آفات سے نجات پا گیا۔ خالی پیٹ قلب نافع کے ساتھ، دائمی فقر زہد حاضر کے ساتھ، صبر کامل دائمی ذکر کے ساتھ۔‘‘

فَصْلٌ فِي النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ الْعِيْدَيْنِ وَأَيَّامِ التَّشْرِيْقِ

﴿عیدین اور ایام تشریق کے روزوں کی ممانعت کا بیان﴾

١. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضی الله عنه قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صلی الله علیه وآله وسلم عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

''حضرت ابو سعید رضی الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی الله علیه وآله وسلم نے عید الفطر اور قربانی کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور یہ الفاظ بخاری کے ہیں۔

٢. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: لَا صَوْمَ

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصوم، باب صوم يوم الفطر، ٧٠٢/٢، الرقم:١٨٩٠، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب النهي عن صوم يوم الفطر ويوم الأضحى، ٧٩٩/٢، الرقم:١١٣٨، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب في النهي عن صيام يوم الفطر والأضحى، ٥٤٩/١، الرقم:١٧٢١، والأصبهاني في مسند أبي حنيفة، ١٦٣/١، والنسائي في السنن الكبرى، ١٤٩/٢، الرقم:٢٧٩١، والبزار في المسند، ٢٩٠/١، الرقم:١٨٦، و أحمد بن حنبل في المنسد، ٨٥/٣، الرقم:١١٨٢١۔

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصوم، باب صوم يوم النحر، ٧٠٣/٢، الرقم: ١٨٩٣، وفي كتاب الجمعة، باب مسجد بيت المقدس، ٤٠٠/١، الرقم: ١١٣٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٤/٣، ٧١، الرقم: ١١٣١٢، ١١٦٩٩۔

فِي يَوْمَيْنِ: الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو دنوں کا روزہ نہیں ہے یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ کا۔''

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٣. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ قَطُّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو عشرۂ ذی الحجہ کے روزے رکھتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا۔''

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ نُبَيْشَةَ الْهُذَلِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَيَّامُ التَّشْرِيْقِ

٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الاعتكاف، باب صوم عشر ذي الحجة، ٢/٨٣٣، الرقم:١١٧٦، والترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في صيام العشر، ٣/١٢٩، الرقم:٧٥٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٢/١٦٥، الرقم:٢٨٧٢، و أحمد بن حنبل في المسند، ٦/٤٢، الرقم:٢٤١٩٣، وابن الجعد في المسند، ١/٢٦٥، الرقم:١٧٤٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧/٢٨٥، الرقم:٨١٧٧۔

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب تحريم صوم أيام التشريق، ٢/٨٠٠، الرقم:١١٤١، والنسائي في السنن الكبرى، ٢/٤٦٣، الرقم: ٤١٨٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٧٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٣/٩٤، الرقم: ١٥٢٦٨۔

أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

''حضرت نبیشہ ہذلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایام تشریق (عیدالاضحیٰ کے بعد تین دن) کھانے پینے کے ایام ہیں۔''

اس حدیث کو امام مسلم اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ عائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَا: لَمْ يُرَخَّصْ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ أَنْ يُصَمْنَ إِلَّا لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْهَدْيَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ ایام تشریق کے روزوں کی صرف اُسے اجازت دی گئی ہے جس کو قربانی کا جانور میسر نہ ہو۔''

اس حدیث کو امام بخاری اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَوْمُ عَرَفَةَ، وَيَوْمُ

:٥ أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصوم، باب صيام أيام التشريق، ٢/٧٠٣، الرقم: ١٨٩٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٣/١٥٥، الرقم: ١٢٩٩٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٢٩٨، الرقم: ٨٢٤٨، وابن حجر العسقلاني في تلخيص الحبير، ٢/١٩٦، الرقم: ٨٩٢، والزيلعي في نصب الراية، ٣/١١٢۔

:٦ أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في كراهية الصوم، ٣/١٤٣، الرقم: ٧٧٣، وأبو داود في السنن، كتاب الصوم، باب صيام أيام التشريق، ٢/٣٢٠، الرقم: ٢٤١٩، والدارمي في السنن، ٢/٣٧، الرقم: ١٧٦٤، والطبراني في المعجم الكبير، ١٧/٢٩١، الرقم: ٨٠٣۔

النَّحرِ، وَأَيَّامُ التَّشْرِيْقِ عِيْدُنَا أَهْلَ الإِسْلَامِ، وَهِيَ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ.

’’حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یومِ عرفہ، قربانی کا دن اور اَیامِ تشریق (عید الاضحیٰ کے بعد تین دن) ہم مسلمانوں کی عید اور کھانے پینے کے دن ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

٧. عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم بَعَثَهُ وَأَوْسَ بْنَ الْحَدَثَانِ أَيَّامَ التَّشْرِيْقِ فَنَادَى أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَأَيَّامُ مِنًى أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت کعب بن مالک اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مالک اور اوس بن حدثان کو ایام تشریق میں یہ اعلان کرنے کے لیے بھیجا کہ جنت میں صرف مومن داخل ہوگا اور ایامِ منیٰ کھانے پینے کے ایام ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب تحريم صوم أيام التشريق، ٢/٨٠٠، الرقم: ١١٤٢، والطبراني في المعجم الكبير، ١/٢٢٤، الرقم: ٦١٢، وفي المعجم الصغير، ١/٦٧، الرقم: ٨١، والهيثمي في السنن الكبرى، ٤/٢٦٠، الرقم: ٨٠٤٠، وابن عبد البر في التمهيد، ٢١/٢٣٢، والمروزي في تعظيم قدر الصلاة، ٢/٦٢٣، الرقم: ٦٧٣۔

٨. عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ صَوْمِ خَمْسَةِ أَيَّامٍ فِي السَّنَةِ: يَوْمِ الْفِطْرِ، وَيَوْمِ النَّحْرِ، وَثَلَاثَةِ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ. رَوَاهُ الدَّارَ قُطْنِيُّ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں سال میں پانچ دنوں کے روزے رکھنے سے منع فرمایا، وہ عید الفطر، قربانی کا دن اور تین دن ایام تشریق کے ہیں۔''

اس حدیث کو امام دارقطنی نے روایت کیا ہے۔

٨: أخرجه الدارقطني في السنن، ٢/٢١٢، الرقم: ٣٤، وأبو يعلى في المسند، ٧/١٤٩، الرقم: ٤١١٧، والشيباني في الحجة، ١/٣٩٠، والهيثمي في مسند الحارث، ١/٤٣٣، الرقم: ٣٤٨، والعيني في عمدة القاري، ١١/١١٥۔

فَصْلٌ فِي كَرَاهَةِ إِفْرَادِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَيَوْمِ السَّبْتِ بِالصَّوْمِ

﴿محض جمعہ یا ہفتہ کے دن کا روزہ مکروہ ہونے کا بیان﴾

١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: لَا يَصُوْمَنَّ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا يَوْمًا قَبْلَهُ أَوْ بَعْدَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وفي رواية مسلم: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: لَا يَصُمْ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا أَنْ يَصُوْمَ قَبْلَهُ أَوْ يَصُوْمَ بَعْدَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصوم، باب صوم يوم الجمعة فإذا أصبح صائما يوم الجمعة فعليه أن يفطر يعني إذا لم يصم قبله ولا يريد أن يصوم بعده، ٧٠٠/٢، الرقم: ١٨٨٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب كراهة صيام يوم الجمعة منفردا، ٨٠١/٢، الرقم:١١٤٤، والترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في كراهية صوم يوم الجمعة وحده، ١١٩/٣، الرقم:٧٤٣، وأبو داود في السنن، كتاب الصوم، باب النهي أن يخص يوم الجمعة بصوم، ٣٢٠/٢، الرقم: ٢٤٢٠، والنسائي في السنن الكبرى، ١٤٢/٢، الرقم: ٢٧٥٦-٢٧٥٧، وعبد الرزاق في المصنف، ٢٨٠/٤، الرقم:٧٨٠٥۔

فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے کوئی صرف جمعہ کا روزہ نہ رکھے مگر اس صورت میں کہ اس سے پہلے یا بعد والے دن کا بھی روزہ رکھے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

امام مسلم کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے دن کا روزہ نہ رکھے مگر یہ کہ اس سے پہلے ایک دن یا اس کے بعد ایک دن کا روزہ اس کے ساتھ (ملا کر) رکھے۔''

۲. عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رضي الله عنها أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهِيَ صَائِمَةٌ فَقَالَ: أَصُمْتِ أَمْسِ؟ قَالَتْ: لَا. قَالَ: تُرِيْدِيْنَ أَنْ تَصُوْمِي غَدًا؟ قَالَتْ: لَا. قَالَ: فَأَفْطِرِي.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

''اُم المومنین حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جمعہ کے روز اُن کے پاس تشریف لائے اور وہ روزے سے تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے کل روزہ رکھا تھا؟ انہوں نے عرض کی: نہیں۔ فرمایا: کیا کل روزہ رکھو گی؟ عرض گزار ہوئیں کہ نہیں۔ فرمایا تو روزہ افطار کر لو۔''

اس حدیث کو امام بخاری، ابو داود اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصوم، باب صوم يوم الجمعة فإذا أصبح صائما يوم الجمعة فعليه أن يفطر يعني إذا لم يصم قبله ولا يريد أن يصوم بعده، ۲/۷۰۱، الرقم: ۱۸۸۵، وأبو داود في السنن، كتاب الصوم، باب الرخصة في ذلك، ۲/۳۲۱، الرقم: ۲۴۲۲، والنسائي في السنن الكبرى، ۲/۱۴۲، الرقم: ۲۷۵۳، وأحمد بن حنبل في المسند، ۶/۳۲۴، الرقم: ۲۶۷۹۹، وأبو يعلى في المسند، ۱۲/۴۹۰، الرقم: ۷۰۶۶۔

٣. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرًا رضی الله عنه نَهَى النَّبِيُّ صلی الله عليه وآله وسلم عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ ؟ قَالَ: نَعَمْ. زَادَ غَيْرُ أَبِي عَاصِمٍ يَعْنِي أَنْ يَنْفَرِدَ بِصَوْمٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ، وَابْنُ مَاجَه.

''محمد بن عباد سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمعہ کے روزے سے منع فرمایا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ ابو عاصم کے سوا دوسرے راویوں نے کہا ہے کہ جب یہی ایک روزہ رکھے (یعنی اس سے پہلے یا بعد والے دن کا روزہ نہ رکھے تو جمعہ کا تنہا روزہ رکھنا ممنوع ہے)۔'' اس حدیث کو امام بخاری اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: لَا تَخْتَصُّوا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِنْ بَيْنِ اللَّيَالِي وَلَا تَخُصُّوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِنْ بَيْنِ

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصوم، باب صوم يوم الجمعة فإذا أصبح صائما يوم الجمعة فعليه أن يفطر يعني إذا لم يصم قبله ولا يريد أن يصوم بعده، ٢/٧٠٠، الرقم: ١٨٨٣، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب في صيام يوم الجمعة، ١/٥٤٩، الرقم: ١٧٢٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٢/١٤١، الرقم: ٢٧٤٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٠٧، الرقم: ٩٢٧٣۔

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب كراهة صيام يوم الجمعة منفردا، ٢/٨٠١، الرقم:١١٤٤، والنسائي في السنن الكبرى، ٢/١٤١، الرقم: ٢٧٥١، وابن حبان في الصحيح، ٨/٣٧٦، الرقم: ٣٦١٢، والحاكم في المستدرك، ١/٤٥٥، الرقم: ١١٧٢، وابن خزيمة في الصحيح، ٢/١٩٨، الرقم: ١١٧٦۔

الْأَيَّامِ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ فِي صَوْمٍ يَصُوْمُهُ أَحَدُكُمْ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: راتوں میں صرف جمعہ کی رات کو قیام کے ساتھ مخصوص کرو نہ ہی دنوں میں سے صرف جمعہ کے دن کو روزے کے ساتھ مخصوص کرو، سوا اس کے کہ کوئی شخص (کسی مخصوص دن کو) ہمیشہ روزہ رکھتا ہو اور (اس دن میں) جمعہ کا دن آ جائے۔''

اس حدیث کو امام مسلم، نسائی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۵. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ عَنْ أُخْتِهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: لَا تَصُوْمُوا يَوْمَ السَّبْتِ إِلَّا فِيْمَا افْتَرَضَ اللهُ عَلَيْكُمْ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدُكُمْ إِلَّا لِحَاءَ عِنَبَةٍ أَوْ عُوْدَ شَجَرَةٍ فَلْيَمْضُغْهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

''حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ اپنی ہمشیرہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی

۵: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في يوم السبت، ۳/۱۲۰، الرقم: ۷۴۴، وأبوداود في السنن، كتاب الصوم، باب النهي أن يخص يوم السبت بصوم، ۲/۳۲۰، الرقم: ۲۴۲۱، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب ۱/۵۵۰، الرقم: ۱۷۲۶، والنسائي في السنن الكبرى، ۲/۱۴۴، الرقم: ۲۷۶۴، والدارمي في السنن، ۲/۳۲، الرقم: ۱۷۴۹، والحاكم في المستدرك، ۱/۶۰۱، الرقم: ۱۵۹۲۔

اکرم ﷺ نے فرمایا: ہفتہ کے دن روزہ نہ رکھو مگر جو تم پر اللہ تعالیٰ نے فرض کیے ہیں (یعنی رمضان کے روزے) اور اگر تم میں سے کسی کو انگور کا چھلکا یا درخت کی لکڑی کے سوا کچھ نہ ملے تو اسے ہی چبا لے۔‘‘ (اس دن میں کراہت کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص روزہ رکھنے کے لیے ہفتے کا دن مخصوص نہ کرے کیونکہ یہودی اس دن کی تعظیم کرتے ہیں)۔

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

٦. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها، تَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَصُوْمُ يَوْمَ السَّبْتِ وَيَوْمَ الْأَحَدِ أَكْثَرَ مِمَّا يَصُوْمُ مِنَ الْأَيَّامِ وَيَقُوْلُ: إِنَّهُمَا عِيْدَا الْمُشْرِكِيْنَ فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أُخَالِفَهُمْ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالنَّسَائِي فِي الْكُبْرَى.

’’حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہفتہ اور اتوار کے دن دوسرے دنوں سے بڑھ کر روزہ رکھتے تھے اور فرماتے تھے یہ دونوں دن مشرکین کی عید کے دن تھے، پس میں ان دنوں میں ان کی مخالفت کرنا پسند کرتا ہوں۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/٣٢٣، الرقم:٢٦٧٩٣، والنسائی في السنن الكبرى، ٢/١٤٦، الرقم:٢٧٧٦، وابن خزيمة في الصحيح، ٣/٣١٨، الرقم:٢١٦٧، والحاكم في المستدرك، ١/٦٠١، الرقم:١٥٩٣، والطبراني في المعجم الأوسط، ٤/١٥٦، الرقم:٣٨٥٧، وفي المعجم الكبير، ٢٣/٢٨٣، الرقم:٦١٦۔

۷. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَا تَصُوْمُوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَحْدَهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: صرف جمعہ کے دن کا روزہ مت رکھو۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۸. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَوْمُ عِيْدٍ فَلَا تَجْعَلُوْا يَوْمَ عِيْدِكُمْ يَوْمَ صِيَامِكُمْ إِلَّا أَنْ تَصُوْمُوْا قَبْلَهُ أَوْ بَعْدَهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک جمعۃ المبارک کا دن (مسلمانوں کے لیے) یوم عید ہے، لہٰذا اپنے عید کے دن کو یوم صیام نہ بناؤ، مگر اس صورت میں کہ تم اس سے پہلے یا بعد والے دن کا بھی روزہ رکھو۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۷: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱/۲۸۸، رقم: ۲۶۱۵، وأيضاً، ۲/۵۲۶، الرقم: ۱۰۸۱۷، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۳/۱۹۹۔

۸: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲/۳۰۳، الرقم: ۲۶۱۵، والحاكم في المستدرك، ۱/۶۰۳، الرقم: ۱۵۹۵، وابن خزيمة في الصحيح، ۳/۳۱۵، الرقم: ۲۱۶۱، والبيهقي في فضائل الأوقات، ۱/۵۱۱، الرقم: ۲۸۷۔

فَصْلٌ فِي النَّهْيِ عَنْ صِيَامِ الْوِصَالِ

﴿مسلسل نفلی روزوں کی ممانعت کا بیان﴾

۱. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ، قَالُوْا: إِنَّکَ تُوَاصِلُ، قَالَ: إِنِّي لَسْتُ مِثْلَکُمْ إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقَى. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے صومِ وِصال (یعنی سحری و اِفطاری کے بغیر مسلسل روزے رکھنے) سے منع فرمایا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں ہرگز تمہاری مثل نہیں ہوں، مجھے تو (اپنے رب کے ہاں) کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ بخاری کے ہیں۔

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب الصوم، باب الوصال ومن قال: ليس في اللّيلِ صيامٌ، ۲/۶۹۳، الرقم: ۱۸۶۱، ومسلم في الصحيح، کتاب الصيام، باب النهي عن الوصال في الصوم، ۲/۷۷٤، الرقم: ۱۱۰۲، وأبوداود في السنن، کتاب الصوم، باب في الوصال، ۲/۳۰٦، الرقم: ۲۳٦۰، والنسائي في السنن الکبری، ۲/۲٤۱، الرقم: ۳۲٦۳، ومالك في الموطأ، ۱/۳۰۰، الرقم: ٦٦۷، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۱۰۲، الرقم: ۵۷۹۵، وابن حبان في الصحيح، ۸/۳٤۱، الرقم: ۳۵۷۵، وابن أبي شيبة في المصنف، ۲/۳۳۰، الرقم: ۹۵۸۷، وعبد الرزاق في المصنف، ٤/۲٦۸، الرقم: ۷۷۵۵، والبيهقي في السنن الکبری، ٤/۲۸۲، الرقم: ۸۱۵۷۔

٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ: إِنَّکَ تُوَاصِلُ يَا رَسُوْلَ اللهِ. قَالَ: وَأَيُّكُمْ مِثْلِي؟ إِنِّي أَبِيْتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِيْنِ...... الحديث.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام ﷺ کو صومِ وصال سے منع فرمایا تو بعض صحابہ نے آپ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ خود تو صومِ وصال رکھتے ہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کون میری مثل ہوسکتا ہے؟ میں تو اس حال میں رات بسر کرتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی ہے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ بخاری کے ہیں۔

٣. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: نَهَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ رَحْمَةً لَهُمْ، فَقَالُوْا: إِنَّکَ تُوَاصِلُ! قَالَ: إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ، إِنِّي

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الحدود، باب حُكم التعزير والأدب، ٢٥١٢/٦، رقم: ٦٤٥٩، وفي كتاب التمني، باب ما يجوز من اللو، ٢٦٤٦/٦، رقم: ٦٨١٥، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب النهي عن الوصال في الصوم، ٧٧٤/٢، رقم: ١١٠٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٢٤٢/٢، رقم: ٣٢٦٤، والدارمي في السنن، كتاب الصوم، باب النهي عن الوصال في الصوم، ١٥/٢، رقم: ١٧٠٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ٦٨/٢، رقم: ١٢٧٤، والدارقطني في العلل الواردة في الأحاديث النبوية، ٢٣٢/٩۔

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصوم، باب الوصال ومن قال: ليس في اللّيل صيامٌ، ٦٩٣/٢، الرقم: ١٨٦٣، وفي كتاب التمنى، —

يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے لوگوں پر شفقت کے باعث انہیں وصال کے روزے رکھنے سے منع فرمایا تو صحابہ کرام نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم جیسا نہیں ہوں۔ مجھے تو میرا رب کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی ہے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: وَاصَلَ النَّبِيُّ ﷺ آخِرَ الشَّهْرِ، وَوَاصَلَ أُنَاسٌ مِنَ النَّاسِ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: لَوْ مُدَّ بِيَ الشَّهْرُ، لَوَاصَلْتُ

.... باب ما يَجُوزُ مِنَ اللَّوِ، ٦/٢٦٤٥، الرقم: ٦٨١٥، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب النهي عن الوصال في الصوم، ٢/٧٧٦، الرقم: ١١٠٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٥٣، الرقم: ٦٤١٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٢٨٢، الرقم: ٨١٦١، وابن راهويه في المسند، ٢/١٦٨، الرقم: ٦٦٩، وأبوالمحاسن في معتصر المختصر، ١/١٥٠،وابن رجب في جامع العلوم والحكم، ١/٤٣٧۔

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التمنى، باب ما يجوز من اللَّوِ وقوله تعالى: لَوْ أَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً، [هود:٨٠]، ٦/٢٦٤٥، الرقم: ٦٨١٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب النهي عن الوصال في الصوم، ٢/٧٧٦، الرقم: ١١٠٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٢٤، الرقم: ١٢٢٧٠، ١٣٠٣٥، ١٣٠٩٢، ١٣٦٨١، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٣٢٥، الرقم: ٦٤١٤، والبهيقى في السنن الكبرى، ٤/٢٨٢، الرقم: ٨١٦٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/٣٣٠، الرقم: ٩٥٨٥، وأبويعلى في المسند، ٦/٣٦، الرقم: ٣٢٨٢، ٣٥٠١، وعبد بن حميد في المسند، ١/٤٠٠، الرقم: ١٣٥٣۔

وِصَالاً يَدَعُ الْمُتَعَمِّقُوْنَ تَعَمُّقَهُمْ، إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ، إِنِّي أَظَلُّ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مہینے کے آخر میں سحری افطاری کے بغیر مسلسل روزے رکھنے شروع کر دیئے تو بعض دیگر لوگوں نے بھی وصال کے روزے رکھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ تک جب یہ بات پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ رمضان کا مہینہ میرے لیے اور لمبا ہو جاتا تو میں مزید وصال کے روزے رکھتا تاکہ میری برابری کرنے والے میری برابری کرنا چھوڑ دیتے۔ میں قطعاً تمہاری مثل نہیں ہوں، مجھے تو میرا رب (اپنے ہاں) کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی ہے۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۵. عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَجُلٌ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: كَيْفَ تَصُوْمُ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ رضی اللہ عنہ غَضَبَهُ قَالَ: رَضِيْنَا بِاللهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا نَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ غَضَبِ اللهِ وَغَضَبِ رَسُوْلِهِ فَجَعَلَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ يُرَدِّدُ هَذَا الْكَلَامَ حَتَّى سَكَنَ غَضَبُهُ فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، كَيْفَ بِمَنْ يَصُوْمُ الدَّهْرَ كُلَّهُ قَالَ: لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ، أَوْ قَالَ: لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ. قَالَ: كَيْفَ مَنْ يَصُوْمُ يَوْمَيْنِ وَيُفْطِرُ يَوْمًا؟ قَالَ

۵: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب استحباب صيام ثلاثة أيام من كل شهر وصوم يوم العرفة وعاشوراء والإثنين والخميس، ۸۱۸/۲، الرقم: ۱۱۶۲، وأبو داود في السنن، كتاب الصوم، باب في صوم الدهر تطوعا، ۳۲۱/۲، الرقم: ۲٤۲۵، وابن حبان في الصحيح، ٤۰۱/۸، الرقم: ۳٦۳۹۔

وَيُطِيْقُ ذٰلِکَ أَحَدٌ؟ قَالَ: کَيْفَ مَنْ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا؟ قَالَ: ذَاکَ صَوْمُ دَاوُدَ عليه السلام قَالَ: کَيْفَ مَنْ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ؟ قَالَ: وَدِدْتُ أَنِّي طُوِّقْتُ ذٰلِکَ. ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ثَـلَاثٌ مِنْ کُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانُ إِلَی رَمَضَانَ فَهٰذَا صِيَامُ الدَّهْرِ کُلِّهِ صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ أَحْتَسِبُ عَلَی اللهِ أَنْ يُکَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ وَصِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ أَحْتَسِبُ عَلَی اللهِ أَنْ يُکَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

’’حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا آپ ﷺ کیسے روزے رکھتے ہیں؟ حضور نبی اکرم ﷺ اس کی بات سے ناراض ہوئے، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی ناراضگی کو دیکھا تو کہا: ہم اللہ تعالیٰ کو رب ماننے سے راضی ہیں۔ اسلام کو دین ماننے سے راضی ہیں اور محمد ﷺ کو نبی ماننے سے راضی ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول کے غضب سے ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کلام کو بار بار دہراتے رہے حتیٰ کہ آپ ﷺ کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یا رسول اللہ! جو شخص پوری عمر روزے رکھے اس کا کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا روزہ ہے نہ افطار۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: جو شخص دو دن روزے رکھے اور ایک دن افطار کرے اس کا کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی کون طاقت رکھتا ہے؟ حضرت عمر ﷺ نے پوچھا: جو شخص ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ حضرت داوٗد علیہ السلام کے روزے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: جو شخص ایک دن روزہ رکھے اور دو دن افطار کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میری خواہش ہے کہ مجھے اس کی قوت حاصل ہوتی! پھر

حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر ماہ تین دن کے روزے رکھنا اور ایک رمضان کے بعد دوسرے رمضان کے روزے رکھنا یہ تمام عمر (صوم دہر) کے روزے ہیں اور یوم عرفہ کا روزہ رکھنے سے مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہ معاف فرما دے گا اور مجھے امید ہے کہ یوم عاشورہ کا روزہ رکھنے سے اللہ تعالیٰ ایک سال پہلے کے گناہ معاف کر دے گا۔''

اس حدیث کو امام مسلم اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تُوَاصِلُوْا. قَالُوْا: فَإِنَّکَ تُوَاصِلُ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: إِنِّي لَسْتُ کَأَحَدِکُمْ إِنَّ رَبِّي يُطْعِمُنِي وَيَسْقِيْنِي.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ، وَأَحْمَدُ. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دن رات روزہ (صوم وصال) نہ رکھو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ صوم وصال رکھتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہاری طرح کا نہیں ہوں میرا رب مجھے کھلاتا بھی ہے اور پلاتا ہے۔''

اس حدیث کو امام ترمذی، دارمی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی فرماتے ہیں کہ حدیثِ انس حسن صحیح ہے۔

٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في كراهية الوصال للصائم، ١٤٨/٣، الرقم: ٧٧٨، والدارمي في السنن، ١٤/٢، الرقم: ١٧٠٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٠٢/٣، الرقم: ١٣١١٠، وأبو يعلى في المسند، ٣٤١/٥، الرقم: ٢٩٧٢، وابن حبان في الصحيح، ٣٤١/٨، الرقم: ٣٥٧٤۔

مَصَادِرُ التَّخْرِیْج

١. القرآن الحکیم۔

٢. **احمد بن حنبل**، ابو عبد اللہ بن محمد (۱۶۴۔۲۴۱ھ/۷۸۰۔۸۵۵ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء۔

٣. **احمد بن حنبل**، ابو عبداللہ بن محمد (۱۶۴۔۲۴۱ھ/۷۸۰۔۸۵۵ء)۔ الزھد۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العلمیہ، ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء۔

٤. **احمد بن حنبل**، ابو عبداللہ بن محمد (۱۶۴۔۲۴۱ھ/۷۸۰۔۸۵۵ء)۔ الزھد۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء۔

٥. **ازدی**، ربیع بن حبیب بن عمر بصری۔ الجامع الصحیح مسند الامام الربیع بن حبیب۔ بیروت، لبنان: دارالحکمۃ، ۱۴۱۵ھ۔

٦. **اسماعیل بن محمد الانصاری**۔ تصحیح حدیث صلاۃ التروایح و عشرین رکعۃ۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبہ الامام الشافعی، ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء۔

٧. **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/ ۸۱۰۔۸۷۰ء)۔ الادب المفرد۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۹ء۔

٨. **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/ ۸۱۰۔۸۷۰ء). الکنی۔ دار الفکر۔

٩. **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/ ۸۱۰۔ ۸۷۰ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء۔

١٠. **بزار**، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (۲۱۰۔۲۹۲ھ/ ۸۲۵۔۹۰۵ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: ۱۴۰۹ھ۔

١١. **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔ ۱۰۶۶ء)۔ السنن الصغری۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الدار، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۸۹ء۔

١٢. **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ السنن الکبری۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الدار، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۸۹ء۔

١٣. **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔ ۱۰۶۶ء)۔ السنن الکبری۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

١٤. **بیہقی**، ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔ ۱۰۶۶ء)۔ شعب الایمان۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیۃ، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

١٥. **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔ ۱۰۶۶ء)۔ فضائل الأوقات۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبۃ المنارۃ، ۱۴۱۰ھ۔

١٦. **ترمذی**، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (۲۱۰۔ ۲۷۹ھ/ ۸۲۵۔ ۸۹۲ء)۔ الجامع الصحیح۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

١٧. **ترمذی**، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسی بن ضحاک سلمی (۲۱۰۔ ۲۷۹ھ/ ۸۲۵۔ ۸۹۲ء)۔ الجامع الصحیح۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۸ء۔

١٨. **ترمذی**، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (۲۱۰۔ ۲۷۹ھ/ ۸۲۵۔ ۸۹۲ء)۔ الشمائل المحمدیہ۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیہ، ۱۴۱۲ھ۔

١٩. **ترمذی**، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (۲۱۰۔ ۲۷۹ھ/ ۸۲۵۔ ۸۹۲ء)۔ الشمائل المحمدیہ۔ ملتان، پاکستان: فاروقی کتب خانہ۔

٢٠. **ابن تیمیہ**، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (۶۶۱۔ ۷۲۸ھ/ ۱۲۶۳۔ ۱۳۲۸ء)۔ مجموع الفتاویٰ۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

٢١. **ابن جعد**، ابو الحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی (۱۳۳۔ ۲۳۰ھ/ ۷۵۰۔ ۸۴۵ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: مؤسسہ نادر، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

٢٢. **حاکم**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱۔ ۴۰۵ھ/ ۹۳۳۔ ۱۰۱۴ء)۔ المستدرک علی الصحیحین۔ بیروت، لبنان: مکتبہ اسلامی، ۱۳۹۸ھ۔

٢٣. **حاکم**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱۔ ۴۰۵ھ/ ۹۳۳۔ ۱۰۱۴ء)۔

المستدرک علی الصحیحین۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۰ء۔

٢٤. **ابن حبان،** ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰-۳۵۴ھ/۸۸۴-۹۶۵ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء۔

٢٥. **ابن حجر عسقلانی،** احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ **تغلیق التعلیق علی صحیح البخاری**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی + عمان + اُردن: دار عمار، ۱۴۰۵ھ۔

٢٦. **ابن حجر عسقلانی،** احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ **الدرية في تخريج أحاديث الهداية**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

٢٧. **ابن حجر عسقلانی،** احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ **فتح الباری**۔ لاہور، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

٢٨. **ابن حجر عسقلانی،** احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ **تلخیص الحبیر فی أحادیث الرافعی الکبیر**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب، ۱۳۸۴ھ/۱۹۶۴ء۔

٢٩. **ابن حزم،** علی بن احمد بن سعید بن حزم اندلسی (۳۸۴-۴۵۶ھ/۹۹۴-۱۰۶۴ء)۔ **الاحکام فی اصول الاحکام**۔ فیصل آباد، پاکستان: ضیاء السنہ ادارۃ الترجمہ والتعریف، ۱۴۰۴ھ۔

٣٠. **ابن حمید،** عبد بن حمید بن نصر ابو محمد (م ۲۴۹ھ)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر:

مکتبۃ السنۃ، ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء۔

۳۱. **ابن خزیمہ**، ابو بکر محمد بن اسحاق (۲۲۳۔۳۱۱ھ/ ۸۳۸۔۹۲۴ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء۔

۳۲. **خطیب بغدادی**، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔۴۶۳ھ/ ۱۰۰۲۔ ۱۰۷۱ء)۔ موضع اوھام الجمع والتفریق۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۳۳. **خطیب بغدادی**، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔۴۶۳ھ/ ۱۰۰۲۔ ۱۰۷۱ء)۔ تاریخ بغداد۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۳۴. **دار قطنی**، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (۳۰۶۔۳۸۵ھ/ ۹۱۸۔۹۹۵ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۳۸۶ھ/ ۱۹۶۶ء۔

۳۵. **ابو داود**، سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد ازدی سجستانی (۲۰۲۔۲۷۵ھ/ ۸۱۷۔۸۸۹ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

۳۶. **ابو داود**، سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد ازدی سجستانی (۲۰۲۔۲۷۵ھ/ ۸۱۷۔۸۸۹ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۳۷. **دارمی**، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (۱۸۱۔۲۵۵ھ/ ۷۹۷۔۸۶۹ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ۔

٣٨. **دیلمی**، ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ بن فناخسرو ہمذانی (۴۴۵-۵۰۹ھ/ ۱۰۵۳- ۱۱۱۵ء)۔ مسند الفردوس۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸۶ء۔

٣٩. **ذہبی**، شمس الدین محمد بن احمد (۶۷۳-۷۴۸ھ)۔ میزان الاعتدال فی نقد الرجال۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۹۹۵ء۔

٤٠. **ذہبی**، شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان (۶۷۳-۷۴۸ھ/۱۲۷۴-۱۳۴۸ء)۔ سیر أعلام النبلاء۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۷ء۔

٤١. **ابن راہویہ**، ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم بن مخلد بن ابراہیم بن عبداللہ (۱۶۱-۲۳۷ھ/ ۷۷۸-۸۵۱ء)۔ المسند۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الایمان، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۱ء۔

٤٢. **ابن رجب حنبلی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن شہاب الدین (۷۳۶-۷۹۵ھ)۔ جامع العلوم والحکم في شرح خمسين حديثا من جوامع الکلم۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفہ، ۱۴۰۸ھ۔

٤٣. **ابن رجب حنبلی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن شہاب الدین (۷۳۶-۷۹۵ھ)۔ جامع العلوم والحکم۔ مصر: مطبعۃ البیالی الحلبی، ۱۳۴۶ھ۔

٤٤. **ابن رشد**، ابو ولید محمد بن احمد بن محمد بن رشد القرطبی (م ۵۹۵ھ)۔ بدایۃ المجتہد۔ بیروت، لبنان: دارالفکر۔

٤٥. **زرقانی**، ابوعبد اللہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف بن احمد بن علوان مصری ازہری مالکی (۱۰۵۵-۱۱۲۲ھ/ ۱۶۴۵-۱۷۱۰ء)۔ شرح الموطأ۔ بیروت،

لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ۔

٤٦. **زیلعی**، ابو محمد عبد اللہ بن یوسف حنفی (م ۷٦۲ھ)۔ **نصب الراية لأحاديث الهداية**۔ مصر: دارالحدیث، ۱۳۵۷ھ۔

٤٧. **ابن سعد**، ابو عبد اللہ محمد (۱٦۸۔۲۳۰ھ/ ۷۸۴۔۸۴۵ء)۔ **الطبقات الکبری**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء۔

٤٨. **ابن سعد**، ابو عبد اللہ محمد (۱٦۸۔۲۳۰ھ/ ۷۸۴۔۸۴۵ء)۔ **الطبقات الکبری**۔ بیروت، لبنان: دار بیروت للطباعہ و النشر، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء۔

٤٩. **سُلَمی**، ابوعبد الرحمٰن محمد بن حسین بن محمد الازدی السلمی نیشاپوری (۳۲۵۔ ۴۱۲ھ/ ۹۳٦۔ ۱۰۲۱ء)۔ **طبقات الصّوفیہ**۔ قاہرہ، مصر: مبطعۃ المدنی، ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء۔

٥٠. **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔ ۱۵۰۵ء)۔ **الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٥١. **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔ ۱۵۰۵ء)۔ **تنویر الحوالک شرح موطأ مالک**۔ مصر: مکتبہ التجاریہ الکبری، ۱۳۸۹ھ/ ۱۹٦۹ء۔

٥٢. **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔ ۱۵۰۵ء)۔ **الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

٥٣. **شاہ ولی اللہ**، الدھلوی (۱۷۰۴ھ/۱۷۶۲ء)۔ **المسوی من أحادیث الموطأ**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ الحجاز، ۱۳۵۱ھ۔

٥٤. **شعرانی**، عبدالوہاب بن احمد بن علی بن احمد بن محمد بن موسیٰ، الانصاری، الشافعی الشاذلی، المصری (۸۹۸۔۹۷۳ھ/۱۴۹۳۔۱۶۶۵ء)۔ **الطبقات الکبری**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۲۶ھ/۲۰۰۵ء۔

٥٥. **شوکانی**، محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳۔۱۲۵۰ھ/۱۷۶۰۔۱۸۳۴ء)۔ **نیل الأوطار شرح منتقی الأخبار**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء۔

٥٦. **ابن ابی شیبہ**، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان کوفی (۱۵۹۔۲۳۵ھ/۷۷۶۔۸۴۹ء)۔ **المصنف**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد۔

٥٧. **ابن ابی شیبہ**، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان کوفی (۱۵۹۔۲۳۵ھ/۷۷۶۔۸۴۹ء)۔ **المصنف**۔ کراچی، پاکستان: ادارہ القرآن والعلوم۔

٥٨. **صنعانی**، محمد بن اسماعیل الامیر (۷۷۳۔۸۵۲ھ)۔ **سبل السلام شرح بلوغ المرام**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۳۷۹ھ۔

٥٩. **طبرانی**، سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **مسند الشامیین**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۴ء۔

٦٠. **طبرانی**، سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔

۱۹۷۱ء)۔ **المعجم الاوسط**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء۔

٦١. **طبرانی**، سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔ ۹۷۱ء)۔ **المعجم الاوسط**. قاہرہ، مصر: دارالحرمین، ۱۴۱۵ھ۔

٦٢. **طبرانی**، سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔ ۹۷۱ء)۔ **المعجم الصغیر**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

٦٣. **طبرانی**، سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔ ۹۷۱ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

٦٤. **طبرانی**، سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔ ۹۷۱ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ موصل، عراق: مکتبۃ العلوم والحکم، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۳ء۔

٦٥. **طحاوی**، ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (۲۲۹۔ ۳۲۱ھ/ ۸۵۳۔۹۳۳ء)۔ **شرح معانی الآثار**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۳۹۹ھ۔

٦٦. **طیالسی**، ابو داود سلیمان بن داود جارود (۱۳۳۔۲۰۴ھ/۷۵۱۔۸۱۹ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

٦٧. **ابن ابی عاصم**، ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶۔۲۸۷ھ/ ۸۲۲۔۹۰۰ء)۔ **الآحاد والمثاني**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

٦٨. **ابن ابی عاصم**، ابو بکر بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (٢٠٦۔٢٨٧ھ/ ٨٢٢۔٩٠٠ء)۔ الزهد۔ قاہرہ، مصر: دار الريان للتراث، ١٤٠٨ھ۔

٦٩. **ابن عبد البر**، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (٣٦٨۔٤٦٣ھ/ ٩٧٩۔١٠٧١ء)۔ التمهيد۔ مغرب (مراکش): وزات عموم الأوقاف و الشؤون الإسلاميه، ١٣٨٧ھ۔

٧٠. **عبد الرزاق صنعانی**، ابو بکر عبد الرزاق بن ہمام بن نافع صنعانی (١٢٦۔ ٢١١ھ/٧٤٤۔٨٢٦ء)۔ المصنف۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٣ھ۔

٧١. **عظیم آبادی**، ابو الطیب محمد شمس الحق۔ عون المعبود شرح سنن أبي داود۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٥ھ۔

٧٢. **فریابی**، ابو بکر جعفر بن محمد بن حسن (٢٠٧۔٣٠١ھ)۔ الصيام۔ بمبئی، بھارت: دار الکتب السّلفیہ، ١٤١٢ھ۔

٧٣. **ابن قدامہ**، ابو محمد عبد اللہ بن احمد مقدسی حنبلی (٦٢٠ھ)۔ المغنی فی فقه الإمام أحمد بن حنبل الشيباني۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤٠٥ھ۔

٧٤. **قشیری**، ابو القاسم عبد الکریم بن ہوازن نیشاپوری (٣٧٦۔٤٦٥ھ/ ٩٨٦۔ ١٠٧٣ء)۔ الرسالة۔ بیروت، لبنان: دار الجیل۔

٧٥. **قشیری**، ابو القاسم عبد الکریم بن ہوازن نیشاپوری (٣٧٦۔٤٦٥ھ/ ٩٨٦۔ ١٠٧٣ء)۔ الرسالة۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٢٦ھ/ ٢٠٠٥ء۔

۷٦. **ابن قیم**، ابو عبداللہ محمد بن ابی بکر ایوب جوزیہ (٦۹۱۔۷۵۱ھ/ ۱۲۹۲۔ ۱۳۵۰ء)۔ مدارج السالکین۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۲۰۰۴ء۔

۷۷. **ابن کثیر**، ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر بن ضوء بن کثیر بن زرع بصروی (۷۰۱۔۷۷۴ھ/ ۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ تفسیر القرآن العظیم۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

۷۸. **کنانی**، احمد بن ابی بکر بن اسماعیل (۷٦۲۔۸۴۰ھ)۔ مصباح الزجاجة فی زوائد ابن ماجة۔ بیروت، لبنان: دار العربیۃ، ۱۴۰۳ھ۔

۷۹. **ابن ماجہ**، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹۔۲۷۳ھ/۸۲۴۔۸۸۷ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء۔

۸۰. **ابن ماجہ**، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹۔۲۷۳ھ/۸۲۴۔۸۸۷ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۳۹۵ھ/۱۹۷۵ء۔

۸۱. **مالک**، ابن انس بن مالک رضی اللہ عنہ بن ابی عامر بن عمرو بن حارث اصبحی (۹۳۔۱۷۹ھ/۷۱۲۔۷۹۵ء)۔ الموطأ۔ لاہور، پاکستان: مطبع مجتبائی۔

۸۲. **مالک**، ابن انس بن مالک رضی اللہ عنہ بن ابی عامر بن عمرو بن حارث اصبحی (۹۳۔۱۷۹ھ/ ۷۱۲۔۷۹۵ء)۔ الموطأ۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۰٦ھ/ ۱۹۸۵ء۔

۸۳. **مالک**، ابن انس بن مالک رضی اللہ عنہ بن ابی عامر بن عمرو بن حارث اصبحی (۹۳۔۱۷۹ھ/۷۱۲۔۷۹۵ء)۔ المدونة الکبری۔ بیروت، لبنان: دار صادر۔

٨٤. **مبارکپوری**، محمد عبدالرحمٰن بن عبدالرحیم ابوالعلا (۱۲۸۳۔۱۳۵۳ھ)۔ **تحفۃ الأحوذی بشرح جامع الترمذی**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ۔

٨٥. **ابن مبارک**، ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن واضح مروزی (۱۱۸۔۱۸۱ھ/۷۳۶۔۷۹۸ء)۔ **کتاب الزهد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء۔

٨٦. **ابن مبارک**، ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن واضح مروزی (۱۱۸۔۱۸۱ھ/۷۳۶۔۷۹۸ء)۔ **المسند**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ۱۴۰۷ھ۔

٨٧. **مزی**، ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمٰن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (۶۵۴۔۷۴۲ھ/۱۲۵۶۔۱۳۴۱ء)۔ **تهذیب الکمال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

٨٨. **مسلم**، ابو الحسین ابن الحجاج بن مسلم بن ورد قشیری نیشاپوری (۲۰۶۔۲۶۱ھ/۸۲۱۔۸۷۵ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

٨٩. **مسلم**، ابو الحسین ابن الحجاج بن مسلم بن ورد قشیری نیشاپوری (۲۰۶۔۲۶۱ھ/۸۲۱۔۸۷۵ء)۔ **الصحیح**۔ کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ، ۱۳۷۵ھ۔

٩٠. **مقدسی**، ضیاء الدین ابوعبداللہ محمد بن عبد الواحد بن احمد بن عبد الرحمٰن بن اسماعیل بن منصوری سعدی حنبلی (۵۶۹۔۶۴۳ھ/۱۱۷۳۔۱۲۴۵ء)۔ **الاحادیث المختارہ**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبۃ النهضۃ الحدیثۃ، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

٩١. **مقدسی**، ضیاء الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد الواحد بن احمد بن عبد الرحمٰن بن اسماعیل بن منصوری سعدی حنبلی (۵۶۹۔۶۴۳ھ/ ۱۱۷۳۔۱۲۴۵ء)۔ **الاحادیث المختارہ۔** فضائل بیت المقدس، شام: دار الفکر، ۱۴۰۵ھ۔

٩٢. **مقدسی**، ضیاء الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد الواحد بن احمد بن عبد الرحمٰن بن اسماعیل بن منصوری سعدی حنبلی (۵۶۹۔۶۴۳ھ/ ۱۱۷۳۔۱۲۴۵ء)۔ **فضائل الاعمال۔** قاہرہ، مصر: دار الغد العربی۔

٩٣. **مناوی**، عبد الرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین (۹۵۲۔۱۰۳۱ھ/ ۱۵۴۵۔۱۶۲۱ء)۔ **فیض القدیر شرح الجامع الصغیر۔** مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ۱۳۵۶ھ۔

٩٤. **منذری**، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (۵۸۱۔۶۵۶ھ/ ۱۱۸۵۔۱۲۵۸ء)۔ **الترغیب والترھیب۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ۔

٩٥. **نسائی**، ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار (۲۱۵۔۳۰۳ھ/ ۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **السنن۔** کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ۔

٩٦. **نسائی**، ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار (۲۱۵۔۳۰۳ھ/ ۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **السنن الکبری۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

٩٧. **ابونعیم**، احمد بن عبداللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶۔۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ **حلیة الأولیاء و طبقات الأصفیاء۔**

بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

۹۸. **ابونعیم**، احمد بن عبداللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶۔۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ **حلیة الأولیاء وطبقات الأصفیاء۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۳ھ/ ۲۰۰۲ء۔

۹۹. **ابونعیم**، احمد بن عبداللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶۔۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ **تاریخ أصبهان۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۱۰۰. **نووی**، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱۔۶۷۷ھ/ ۱۲۳۳۔۱۲۷۸ء)۔ **ریاض الصالحین من کلام سید المرسلین ﷺ۔** بیروت، لبنان: دار الخیر، ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۱۰۱. **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵۔۱۴۰۵ء)۔ **مجمع الزوائد ومنبع الفوائد۔** قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

۱۰۲. **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵۔۱۴۰۵ء)۔ **مجمع الزوائد ومنبع الفوائد۔** قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

۱۰۳. **ابو یعلی**، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰۔۳۰۷ھ/ ۸۲۵۔۹۱۹ء)۔ **المسند۔** دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۴ھ/ ۱۹۸۴ء۔